

اردو ترجمہ

# تَبْعِيدُ الْعُلَمَاءِ عَنْ تَقْرِيبِ الْأُمَرَاءِ

الْمُصَنَّف

لَا إمام مَلا عَلِي الْقَارِي الْهَرَوِي الْحَنَفِي

مَعْرُوفِي ١٠١٥ هـ

ترجمہ و تخریج

نور محمد احمد بن محمد شارح حفظہ اللہ

اردو ترجمہ

# تَبْعِيْدُ الْعُلَمَاءِ عَنْ تَقْرِيْبِ الْأَمْرَاءِ

مُصَنَّف

للإمام مُلَّا عَلِي الْقَارِي الْهَرَوِي الْحَنَفِي رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

(مُتَوَفَى: ۱۰۱۳ھ)

ترجمہ و تخریج

عَلَّامہ محمد احمد بن محمد شارح رحمہ اللہ

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد کافذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کہ جس نے علماء کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنایا اور اولیاء و اصفیاء کے سلسلہ کے معاملہ میں واسطہ بنایا اور ان کو امراء و اشراف کی ملازمت کی ذلت سے بے پرواہ کر دیا۔ اور صلوة و سلامہ و اس بہترین شخصیت پر جو ہدایت و اہتداء کے وصف کے ساتھ متعفف ہے اور ان کی آل اور ان کے اصحاب اور ان کی پیروی کرنے والوں پر اور ان کے محبوبوں پر کہ ایسے ستارے ہیں کہ جن کی پیروی کی جاتی ہے۔

اما بعد :

حرم کے رب باری تعالیٰ کی پناہ پکڑتے ہوئے علی بن سلطان محمد القاری عرض کرتا ہے، بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اسکی نشانیاں عظیم ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

"وَلَا تَرْكَبُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَعْسَبْتُمْ أَرْثَارَ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا

تَنْصُرُون" (ہود: 113)

اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں پھر مدد نہ پاؤ گے۔

رکون سے مراد تھوڑا سا جھکاؤ ہے، اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

"وَلَوْلَا أَنْ شِئْتَ لَتَكُنْ كَذَّبْتَ لَتَرْكَبُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا" (بنی اسرائیل: 74)

اور اگر ہم تمہیں ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف تھوڑا سا جھکتے۔

اس میں کئی چیزوں میں مبالغہ ہیں جو اس پر دلالت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ ثابت قدمی عطا فرمائی اس طرح کہ آپ نے باطل کی طرف تھوڑی سی توجہ بھی نہیں فرمائی۔

ظلم کا لغوی معنی: شے کو اس کی جگہ میں نہ رکھنا ہے اور اس کا زیادہ شدید (سخت) معنی شرک اور کفر کی انواع ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

"إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ" (لقمان: 13)

بیشک کفر بہت بڑا ظلم ہے۔



اور ظلم کا ادنیٰ معنی دل میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کی محبت رکھنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان عالی شان میں اس طرف اشارہ ہے۔

"وَلَا تَطْغَمَنَّ أَغْضَلْنَا قُلُوبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَآتَيْنَاهُ" (الکھف: 28)

اس کا کہنا مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا۔ اور کم درجہ کا شرک ہے جیسا کہ اس کی طرف عارف کامل ابن فارض<sup>(۱)</sup> کے کلام میں اشارہ ہے

ولو خطرت لي سواك ارادة

على خاطري سوا حكمت برقت

اگر میرے دل میں تیرے سوا کا ارادہ پیدا ہو تو میں سمجھتا ہوں میں مرتد ہو گیا۔ اور عرف میں ظلم سے مراد، غیر کا مال اور اس کی زمین اور اس کی جان کی طرف بغیر کسی شرعی وجہ کے متوجہ ہونا ہے اور وہ ظلم کی بہت ناپسندیدہ قسموں سے ہے۔ اور اس کو مہربانی اور بردباری سے دور کرنا چاہیے۔ اس کی تائید ایک حدیث شریف سے ہوتی ہے۔

حدیث شریف یہ ہے کہ "اعمال نامے تین ہیں، ایک وہ کہ جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ بھی معاف نہیں فرماتا اور دوسرا وہ کہ جس میں سے اللہ تعالیٰ کسی بھی شے کی پرواہ نہیں فرماتا اور تیسرا وہ کہ جس میں اللہ تعالیٰ کچھ بھی نہیں چھوڑتا، بہر حال وہ اعمال نامہ کہ جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ بھی معاف نہیں فرماتا وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ہے اور وہ اعمال نامہ کہ جس میں سے اللہ تعالیٰ کسی شے کی پرواہ نہیں فرماتا وہ اعمال نامہ ہے کہ بندہ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے اس بناء پر جو بندے اور رب کے درمیان ہے یعنی روزے چھوڑنا نمازیں ترک کرنی وغیرہ، بیشک اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا اگر چاہے گا اور درگزر

فرمائے گا۔ اور وہ اعمال نامہ کہ جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہیں چھوڑے گا پس وہ بندوں کے ایک دوسرے پر ظلم ہیں، ان کا قصاص لازمی ہوگا"۔<sup>(2)</sup>

اس حدیث مبارکہ کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مستدرک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان سے درزی نے سوال کیا، کیا میں ان ظالموں کے مددگاروں میں سے ہوں۔ فرمایا نہیں بلکہ تم ان ظلم کرنے والوں میں سے ہو اور ان کے مددگاروں میں وہ شخص ہے کہ جس سے تم نے سوئی اور دھاگہ خرید اس ظلم کے وقت میں۔

ایک حدیث مبارکہ میں یوں وارد ہوا ہے "ظالم فوج، ظالم فوج کے حکمران اور ظلم پر مدد کرنے والے جہنم کے کتے ہیں"۔<sup>(3)</sup>

اس حدیث مبارکہ کو امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الخلیہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

حدیث رحمۃ اللہ علیہ<sup>(4)</sup> فرماتے ہیں کہ بروں کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ تم پر اچھے لوگوں کی صحبت حرام کر دے گی۔ اور السہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ظلم سے نرمی نہ کرو<sup>(5)</sup> کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے

2 رواہ احمد (26031)، والحاکم (575/4) و اللفظ له، و ابو نعیم فی "اخبار اصیہان" (2/2) و البیہقی فی "شعب الایمان" (7069) و (7070) من طریق صدقہ بن موسیٰ، عن ابی عمران الجونی، عن یزید بن ہانیوس، عن عائشہ مرفوعاً، یہ، و قال الحاکم: صحیح الاسناد ولم یخرجاه، و تعقبہ الذہبی بقولہ: صدقہ ضعیف، و ابن ہانیوس فیہ جاہلۃ

3 فی جمیع النسخ: (ابن عمر)، و التصویب من المصادر الآتیۃ. رواہ ابو نعیم فی (الخلیۃ، 21/4)، و الخطیب فی (تاریخ بغداد، 602/11)، و ابن جوزی فی (الموضوعات، 100/3) من طریق محمد بن مسلم الطائفی، عن ابراہیم بن میسرۃ، عن طاوس، عن عبد اللہ بن عمرو مرفوعاً، و قال ابو نعیم: غریب من حدیث طاوس، نثر دہ محمد بن مسلم الطائفی، عن ابراہیم، عنہ.

4 حدیث ابن احمد بن عمار ابو صالح القصار النیسابوری، و شیخ الصوفیۃ فی نیسابور، (مات 271ھ) انظر الرسالۃ القشیریۃ 76/1

5 انظر تفسیر بغوی 204/4، و التفسیر الثعالی 161/2.

"فَتَسْكُمُ الثَّارَ... وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِن أَوْلِيَاءَ"

تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں

یعنی تمہارے مددگار جو تم لوگوں کو عذاب سے بچائے۔

"ثُمَّ لَا تَنفَعُوكُمْ" (ہود: 113)

پھر مددگار نہ پاؤ گے۔

اس کے پردے اٹھانے میں یعنی اس کے عذاب دینے میں۔

امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، تم ان کے اعمال جیسے اعمال نہ کرو اور نہ تم ان کے اعمال پر راضی ہو جاؤ اور نہ تم انکے اعمال کی مدح کرو اور تم ان کے معاملات میں نیکی کو حکم دینا نہ چھوڑو اور ان کو اپنے دلوں میں گھر نہ کرنے دو اور نہ ان سے ملو نہ ان کی صحبت اختیار کرو<sup>(6)</sup> تاکہ تم ان کے اس چیز میں شریک نہ ہو جاؤ جس کی وجہ سے ان کی صحبت اختیار کرنے والوں کو ان کے اعمال کا وبال لاحق ہو۔

فرمایا: جس نے جس قوم سے محبت کی قیامت کے دن انہیں کے ساتھ جمع کیا جائے گا۔<sup>(7)</sup>

بہر حال حدیث مبارکہ ہے کہ "تین چیزوں کی طرف مائل نہ ہو جائے:

(1) دنیا (2) بادشاہ (3) عورت۔ یہ کلام معنی کے اعتبار سے تو ٹھیک ہے لیکن یہ معتبر حدیث نہیں ہے۔<sup>(8)</sup>

بہر حال اس باب میں احادیث کثرت سے ہیں اور معتبر حضرات کے آثار بہت زیادہ ہیں۔

اس حوالہ سے احادیث مبارکہ یہ ہیں: رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

علماء رسولوں کے امین ہوتے ہیں جب تک کہ وہ بادشاہ سے نہیں ملتے اور دنیا میں داخل نہیں ہوتے اور جب وہ بادشاہ سے ملیں اور دنیا میں داخل ہو جائیں تو انہوں نے رسولوں کی امانت میں خیانت کی پس تم ان سے بچو۔ اس حدیث مبارکہ کو امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ اور

6 انظر: لطائف الاشارات للقشيري 161/2.

7 (قد ورد للمع من احب). و قوله: (من احب قوما...) رواه الطبراني في ما قاله العراقي في تحريج

الاحياء 1719/1. من حديث ابي قريصة. وانظر: المقاصد الحسنة ص: 599.

8 انظر: المقاصد الحسنة ص: 274، والاسرار المرفوعة ص: 170.



ان کے علاوہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا<sup>(9)</sup> اور امام عسکری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

اور امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت میں ہے "جب تم عالم کو بادشاہ سے بہت زیادہ ملتے دیکھو تو جان لو وہ عالم چور ہے۔" (10)

نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے "لوگوں پر زمانہ آئے گا کہ ان کے علماء فتنہ ہوں گے اور ان کے دانا لوگ فتنہ ہوں گے مسجدیں اور قاری حضرات کثیر ہوں گے، لیکن صحیح علماء تھوڑے ہوں گے۔" اس حدیث مبارکہ کو امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھڑ سے اور انہوں نے اس کو اپنے ابا جان اور انہوں نے اپنے ابا جان سے اس حدیث مبارکہ کو روایت کیا۔ (11)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے "یشک اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید ایسی اقوام کے ذریعے فرمائے گا جن کا خیر میں کوئی حصہ نہیں" اس حدیث مبارکہ کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا (12) اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ (13)

9 لم اقف علیہ فی مطبوع (الضعفاء) للعقيل، لكن رواه ابن عبد البر في (جامع بيان العلم وفضله) 1: 113 عن عقيل باسناده عن حفص الابري، عن اسماعيل بن سميع، عن انس ابن مالك مرفوعاً، وقال العقيل: حفص هذا كوفي حديثه غير محفوظ. وقال العراقي في (تخريج الاحياء 1/ 593): رواه العقيل في (ترجمة حفص الابري)، وقال: حديثه غير محفوظ. وكذلك نسبة للعقيل في (كنز العمال 10/ 183)، و (كشف الخفاء 2/ 75)

10 هو في (مسند الفردوس للديلمي 1/ 276) بلا اسناد. وانظر: (كنز العمال 10/ 186)

11 هو في (مسند الفردوس للديلمي 5/ 442) بلا اسناد

12 رواه النسائي في (الكبرى، 8834)، و (ابن حبان، 4518) من طريق معمر عن ايوب، عن ابي قلابة عن انس، به و صححه العراقي في (تخريج الاحياء 60)

13 رواه احمد 2045، وابن عدی في (الكامل 2/ 390) من طرق عن الحسن، عن ابي بكرة، واورده الهيثمي في (المجمع 5/ 302)، وقال: رواه احمد والطبرانی، ورجالها ثقات

نبی اکرم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے "یشک اللہ کریم ہر اس شخص سے ناراضگی کا اظہار فرماتا ہے جو دنیا سے باخبر ہو اور آخرت سے جاہل ہو" امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اپنی کتاب "تاریخ" میں ذکر کیا۔<sup>(14)</sup>

نبی اکرم نور مجسم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے "یشک اللہ رب العزت کے نزدیک بدترین مخلوق وہ عالم ہے جو وزراء سے ملاقات کرے" یعنی دنیا کو حصول چاہے۔ ابن لال رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مبارکہ کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔<sup>(15)</sup>

نبی کریم جان دو عالم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے "علماء میں سے شریر علماء وہ ہیں جو امراء کے پاس آتے ہیں اور امراء میں سے بہترین امراء وہ ہیں جو علماء کے پاس آتے ہیں" جیسا کہ کتاب "الاحیاء" میں مذکور ہے۔<sup>(16)</sup> امام عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مبارکہ کا نصف اول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بسند ضعیف روایت کیا<sup>(17)</sup> اور اس کے علاوہ بعض اسلاف سے بھی روایت کیا۔

14 انظر: (کنز العمال 10/188)، فقد نسب إلى الحاكم في تاريخه، وكذلك هو عند البصنف في (مرقاة المفاتيح 7/3020) منسوبا إلى الحاكم في تاريخه. وقال المناوي في (فيض القدير 2/285): فيه أبو بكر النهشل شيخ صالح تكلم فيه ابن حبان، وأخرج أبو الشيخ في (الأمثال، 234) والمستغفرى في (فضائل القرآن، 472)، والبيهقى في (السنن، 10/327) والأصبهاني في (الترغيب والترهيب، 1953) من حديث أبي هريرة مرفوعا باللفظ: (إن الله يعض كل جعظري جواظ سخاب في الأسواق، جيفة الليل، حمار النهار، عالم الدنيا، جاهل الآخرة)

15 انظر: (كنز العمال، 10/188)، ورواه ابن حبان في (المجروحين، 1/195) و (الطبراني في الأوسط، 3090)، وابن عدى في (الكامل 2/204)، وابن الجوزي في (العلل المتناهية، 1/133) من حديث أبي هريرة. وفي إسناده بكير الدامغاني، قال ابن حبان: يروى من الأخبار ما لا يتابع عليها وهو قليل الحديث على مناكير فيه. وقال ابن عدى: هذا الحديث منكر... وأبو الحسن الحنظلي مجهول وقال الهيثمي في (المجمع، 7/128)، فيه بكير بن شهاب الدامغاني، وهو ضعيف. وقال ابن جوزي: حديث لا يصح

16 انظر: الاحیاء، 1/68

17 (تخریج الاحیاء، 1/82)، و انظر سنن ابن ماجه 256، و لفظه: (و ان ابغض القراء الى الله الذين يزورون الامراء)، و اسناده ضعيف فيه عمار بن سيف الضبي و هو ضعيف، و فيه ابو معاذ و هو مجهول



ایک مرفوع حدیث مبارکہ ہے کہ "اچھا حکمران وہ ہے جو فقیر کے دروازے پر آئے اور برا فقیر وہ ہے جو حکمران کے دروازے پر آئے"۔<sup>(18)</sup>

نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارکہ ہے کہ میرے بعد ایسی قوم ہوگی جو دین میں سمجھ دار ہوں گے اور قرآن پڑھتے ہوں گے اور وہ کہتے ہوں گے ہم حکمران لوگوں کے پاس آتے ہیں تاکہ ہم ان کی دنیا سے کچھ حاصل کریں اور اپنا دین لے کر ان سے الگ ہو جائیں۔ اور وہ ایسے ہی ہے کہ جیسے کانٹے دار درختوں سے کانٹے ہی چنے جاتے ہیں یہی حکمرانوں کے قرب سے بھی گناہ ہی چنے جاتے ہیں۔ اس حدیث مبارکہ کو امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔<sup>(19)</sup>

نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے "شریر لوگ: لوگوں میں شریر علماء ہیں" اس حدیث مبارکہ کو امام بزار رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔<sup>(20)</sup>

نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے "لوگوں میں دو قسمیں ایسی ہیں جب وہ صالح ہو جائیں تو لوگ صالح ہو جاتے ہیں اور جب فاسد ہو جائیں تو لوگ فاسد ہو جاتے ہیں اور وہ علماء

18 انظر: (المقاصد الحسنة، ص: 769)، و (تخریج احادیث الاحیاء، 1/ 203)، و تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ص: 25)

19 رواہ ابن ماجہ: 255، والطبرانی فی الاوسط: 8236، و فی مسند الشامیین: 2554. و قال ابو صیری فی (مصباح الرجاء، 1/ 38) هذا اسناد ضعیف، عیّد اللہ بن ابی بردۃ لا یعرف، لکن قال عبد العظیم المنذری فی (کتاب الترغیب) ان جمیع رواۃ ثقات اقلت: لکن عیّد اللہ بن ابی بردۃ تفرد بالروایۃ عنہ یحییٰ بن عبد الرحمن الکندی، و لم یوثقه احد، و قال الذہبی: مجهول. و لم اقف علیہ عند ابن عساکر

20 رواہ البزار فی (البحر الزخار: 2649)، و الطبرانی فی (مسند الشامیین: 447)، و ابو نعیم فی (الحلیۃ، 1/ 242) و (219/5) من طریق الحلیل بن مرۃ، عن ثور بن یزید، عن خالد بن معدان، عن مالک بن یحیٰم السکسکی عن معاذ بن جبل مرفوعاً، بہ و قال ابو نعیم: غریب من حدیث نخالد، تفرد بہ الحلیل عن ثور

اور امراء ہیں۔" امام ابو نعیم رضی اللہ عنہ نے اس حدیث مبارکہ کو اپنی کتاب "الحلیہ" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔<sup>(21)</sup>

رسول اللہ خاتم الانبیاء ﷺ کا فرمانِ ذیشان ہے "جس شخص نے علم بڑھایا لیکن اس نے دنیا میں زہد و تقویٰ کو نہیں بڑھایا، تو پس اس نے صرف اللہ رب العزت سے اپنی دوری کو بڑھایا" اس حدیث مبارکہ کو امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کیا۔<sup>(22)</sup>

نبی الرحمتہ والی دو جہاں ﷺ کا فرمانِ پاکمال و شان ہے "جس آدمی نے علم پڑھا اور دین میں نقاہت حاصل کی پھر وہ بادشاہ کے پاس آیا اس کی طرف مائل ہوتے ہوئے اور اس چیز کی لالچ کرتے ہوئے جو بادشاہ کے پاس ہے تو ایسے شخص کو بادشاہ کی خطاؤں کے برابر جہنم میں داخل کیا جائے گا" اس حدیث مبارکہ کو ابو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔<sup>(23)</sup>

خاتم الانبیاء ﷺ کا فرمانِ مبارک ہے "جو بھی عالم بادشاہ کے وزیر کے پاس بخوشی آئے تاکہ اس کے ہر معاملے میں شریک ہو تو اس کو جہنم میں آگ کا عذاب دیا جائے گا"۔ امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "التاریخ" میں اس حدیث مبارکہ کو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔<sup>(24)</sup>

21 رواہ ابو نعیم فی (الحلیۃ، 4/96)، وابن عبد البر فی (جامع بیان العلم، 1108)، و (1109) من طریق محمد بن زیاد الشکری، عن میمون بن مہران، عن ابن عباس مرفوعاً. و محمد بن زیاد، قال: کذاب ضعیف. وقال الفلاس: موقوف

22 ہو فی (مسند الفردوس: 5887) بلا اسناد. وقال العراقي فی (تخریج احادیث الاحیاء، 1/173): رواہ ابو منصور الدیلمی فی (مسند الفردوس) من طریق موسیٰ بن ابراہیم، عن موسیٰ بن جعفر الصادق، عن آباءہ، عن علی رضی اللہ عنہ رفعہ،.... وقال سندہ ضعیف

23 ہو فی (مسند الفردوس، 1/289) بلا اسناد. وانظر (کنز العمال، 10/195). وقال الالبانی فی (الضعیفہ، 5/215): رواہ الدیلمی عن ابی الشیخ تعلیقاً عن ابراہیم بن رستم عن ابی بکر الفلستینی، عن برد، عن مکحول، عن معاذ بن جبل مرفوعاً. و ذکر ان اسنادہ ضعیف، وفیہ ثلاث علل، الاقطاع بین مکحول و معاذ، وان ابراہیم بن رستم منکر الحدیث، و ابو بکر لم یعرفہ

24 کذا فی جمیع نسخ: (ابن عساکر)، والذی فی (کنز العمال، 10/192)، و (الفتح القدیر) للسیوطی (108/3). (لک فی تاریخہ). و هو رمز للحاکم فی (تاریخہ)، لا لابن عساکر، و جاء صریحاً فی (ما رواہ





















اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر ہو جائیں تو ہم ضرور رحمن کے منکروں کے لیے چاندی کی چیتیں اور سبز ہیاں بنات جن پر چڑھتے، اور ان کے گھروں کے لیے چاندی کے دروازے اور چاندی کے تخت جن پر نکیہ لگاتے، اور طرح طرح کی آرائش دیتے جو کچھ ہے جیتی دنیا کے اسباب ہے اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لیے ہے۔ بہر حال امت کے بڑوں سے اس بارے میں آثار:

ابو عمر بن الجوفی رحمۃ اللہ علیہ نے ۴۴۴ھ میں حیان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: فاسق عام سے بچو۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جب یہ خبر پہنچی تو فرمایا: کوئی عام منافق ہے ۴۴۴ھ میں حیان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا، اس میں امومنین رضی اللہ عنہ، میرے ارادہ خیر کا ہے، فاسق عام کو وہ بڑا اپنے ہم سے بڑے گالین مثل فسق والی کرے گا پس وہ لوگوں پر معاملات کو مشتبہ کر دے گا۔ وہ سزاوارتہ ہو جائیں گے۔ اس کو ماہ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ اور امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روایت کیا۔<sup>14</sup>

میں عرض کرتا ہوں: مندرجہ بالا کی تائید تو قرآن شریف سے بھی ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا،

"كُذِّبَتْ عَنْكَ آتَانُ تَقُولُ مَا تَقْعُبُونَ" (الصف: 3)

توئی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہتے ہیں۔

اور فرمانِ عالی شان ہے کہ:

"أَتَا مُزَوَّنَ النَّاسِ بَانِبِرٍ وَتَسْنُونَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَسْتَنُونَ لِكُتُبٍ- أَفَلَا تَعْقِلُونَ"

(البقرة: 44)

کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو، انکے تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جہنم میں ایک وادی ہے جس میں صرف باہر شاہوں سے تعلق رکھنے والے قاری ہوں گے۔<sup>(۱۴۵)</sup>

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، فتنے کی جگہ سے بچو، عرض کی گئی وہ کونسی جگہیں ہیں؟<sup>(۱۴۶)</sup> فرمایا: امرات دروزہ جن سے تم میں سے کوئی امیر کے پاس آئے اور جہنم میں انہی تصدیق کرے، ورنہ اس کی خوشامد کرے۔<sup>(۱۴۷)</sup>

میل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پزرا اور مجھے وادی میں ایک طرف لے گئے، جب محرماء میں پہنچے تو انس بیا، چہر فرمایا، اے میں! بیت یس برتن سے پکڑ لوں میں سے زیادہ اچھا ہے جو یاد دیا، برے والے۔ جو میں تم سے ہوں، دیا، انھوں، دو تین طرح کے ہیں،

۱۔ شیخ حاصر  
۲۔ طالب علم جو نجات کے راستے پر نہ۔

۳۔ انتہائی درجہ کا ذلیل کوئی جو ابھرتے فتنے کی پیروی کرتا ہے۔

والتھو چھ جہنم کے، علم کے نور سے روشنی حاصل نہیں کرتے اور کسی باہر شوق رسن کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ اسے کیل اعم مال سے بہتر ہے، علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تمہاری، علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے ورنہ کا خرچ کرنا اس کو کم کر دیتا ہے۔ اس میں اعمی محبت ایک قرض ہے جس کا بدلہ دیا جائے گا۔ علم اس کو حاصل کرتا ہے اپنی زندگی میں رب کی محبت کرنے کے لیے اور وفات کے بعد معصیت کی بہتری کے لیے۔ مال کا خرچ مال کے زوال سے زائل ہو جاتا ہے اور علم حاصل ہے اور مال وہ ہے جس پر دعوت کی جاتی ہے۔ اسے میں مال کے خرچہ میں مر جاتے ہیں حالانکہ وہ زندہ ہوتے ہیں۔ (ضمیمہ سرور: وہ جاتے ہیں) علم باقی رہتے ہیں جب تک زمانہ باقی رہتا ہے حالانکہ ان کے جسم مسموم ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان کی مثالیں، لوں میں موجود درخت ہیں۔ بیشک یہاں علم ہے، ورنہ اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا، کاش میں پاتا اس علم کو حاصل کرنے والے۔ پھر

44 رواہ ابن عبد البر فی (جامع بیان العلم: 1097)

45 (۱) معبر بن رشید (جمہور: ۲۰۶) (۲) سنن ابی شیبہ (۳) سنن عبد بن ربیع (جامع بیان)

علم: ۱۱۱) (۲) سنن ابی شیبہ (۳) سنن عبد بن ربیع (جامع بیان: ۲۰۶)

فرمایا، اسے میرے اللہ، میں ایسا طالب پاتا ہوں جو اعتماد کے قابل نہیں ہے، وہ دین کو دنیا میں کمائی کا ذریعہ بناتا ہے، اللہ کریم جس بلا کی نعمتوں کے جب اس کے محبوب بندوں پر طعن کرتا ہے اور کی مخلوق پر حجت بازی کر کے غلبہ پاتا ہے، یا اہل حق پر بے جا تنقید کرتا ہے لیکن اس کے دل میں پہلا شبہ پیدا ہوتے ہی شک کی سیاق جم جاتی ہے، اس کا بصیرت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، نہ یہ نہ وہ، یہ قوہ خواہشات اور شہوات کا دارا ہوتا ہے، یا مال جمع کرنے اور ذخیرہ اندوزی کے سبب ہلاک ہونے والا، یہ دونوں ہی دین کی رعایت کرنے والے نہیں ہیں بلکہ چرنے والے جانوروں کے مشابہ ہیں۔ اسی طرح علم و معرفت ہوتی ہے، عالم کی موت ہے۔ پھر فرمایا، اب میرے بند، زمین اس سے خالی ہیں کہ اس میں تیر کی جنت قائم کرنے والے موجود ہیں غلام و شاخ غار پر یا پوشیدہ چھپے انداز میں تال انداز کشیاں، وہیلیں یا تھل نہ ہوں۔ لیکن آیتیں اور کہاں ہے دو کاتبین دین بہت تھوڑے ہیں، اور مقام و مرتبہ اعتبار سے بہت بلند ہیں۔ کہ جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی کشمکش کی سختی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اس علم و اپنے جیسے لوگوں کے سپرد دیتے ہیں اور اس علم کے بیچ کو ان کے دلوں میں بوسیت ہیں۔ یوں ان لوگوں کے سبب امور الہی کی حقیقت مضبوط رہ جاتی ہے، وہ یقین کی روت سے مل جاتے ہیں۔ در آسمان رہا کرتے ہیں امور کو کہ جن مہم سے بڑھنے والے ایک مشکل، نادیتے ہیں۔ اور محبت کرتے ہیں اس چیز سے کہ جس کے جہد، تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ وہ دنیا میں ان بدنوں کے ساتھ رہتے ہیں لیکن ان کی روحیں محلِ حق پر مصروف ہوتی ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کے نابین ہیں کہ زمین میں لوگوں کو اس کی طرف جانے والے ہیں۔ اشتیاق ہے ان لوگوں سے دیدار کا، میں اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے استغفار کرتا ہوں۔ اس کو ان امانتِ رحمت اللہ علیہ نے کتاب "مصرح" میں، درمختص رحمت اللہ علیہ نے کتاب "العلم" اور نصر رحمت اللہ علیہ نے کتاب "جہد" اور ابن مسعود رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا۔ اور ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب "الحلیہ" میں ذکر کیا۔<sup>(46)</sup>





دایک پہن تو میں نے اپنے نفس کا جائزہ لیا اور محسوس ہو کہ میرا نفس دین سے بہت دور ہو گیا ہے۔ تم لوگ جانتے ہو اور دیکھتے ہو کہ کیسے میں دھما وقت سے ملتا ہوں، تم لوگ اس بات سے بخوبی واقف ہو میں انہیں انتہائی ست کہتا ہوں، اکثر ان کی خواہشات کے خلاف کرتا ہوں، یہ بھی چاہتا ہوں کہ ان کے گھٹ تک جائے کی نوبت نہ آئے، اور نہ میں ان سے کچھ لیتا ہوں نہ ان کے ہاں پانی پیتا ہوں۔<sup>(56)</sup>

پھر اُمایہ ہمارے زمانے کے علماء کی سرائیل کے علماء سے بھی بدتر ہیں، وہ بادشاہوں کو صرف آسمان مور بقات ہیں یہ ان کی مرضی کے عین مطابق باتیں ہیں، اور اگر وہ ان کو اس چیز کی خبر دیں جو بادشاہوں پر اراقتیت ارم ہے اور اس میں بادشاہوں کی نجات ہے تو اس بات کو وہ نا پسند کریں گے اور ان کے ردِ ابطہ مشکل میں پڑ جائیں گے۔ لیکن یہ علماء کہتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے خلیفہ نجات کا باعث بنو گا۔

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، تم سے پہلے وہ لوگ میں ایک ایسی شخص تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت یافتہ اور بنی بک عظیم المرتبت تھے، بعد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرات بعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ عالمین نے پاس نہیں جاتے تھے بلکہ ان سے منع تھے۔ ان کے صاحبزادوں نے ایک دن عرض کیا، اب جان ابو ک، تمام ہر صحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے بدتر نہیں ہیں، وہ بادشاہوں سے پاس آتے جاتے ہیں اور حار و آرام پاتے ہیں اگر آپ بھی چاہیں تو تمانی اچھا ہو۔ تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بیٹو! دنیا مردور ہے اور کچھ دیکھتے تھے، میرے ہوتے ہیں، خدا کی قسم میں ہرگز ان کا شریک نہیں بن سکتا۔ صاحبزادوں نے عرض کیا، یوں تو آپ بے ہر دوسرا ان ہی وقت پڑ جائیں گے، تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ایمان کے ساتھ بے ہر دوسرا ان کی حالت میں مرنا میرے لیے زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں میروں مومن منافق یعنی منافق جو مال کھائے بھی اور سمیٹے

(56) انظر (الاحیاء 1/ 68) وسمون هو ان حرة حواصر، معروف سمون المحب، بتلمذ علی

البرقی سقطی، موفی 298ھ تقریبت الصوفیة لمسی (158)

51 اور وہ الغزالی فی (الاحیاء 1/ 76)

تھی۔ اہم حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کو خشست دے دی مگر وہ میں کیونکہ انہوں نے جان لیا کہ مٹی گوشت اور موناپ یعنی بے جسم کو پتہ نہ رہتی تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا، بادشاہوں کے دروازوں پر مت جا، بیشک قرآن و نبی کے تصور اذیہ وہاں حاصل ہوں گے اور وہ تمہارے دین کا نقصان زیادہ کریں گے۔ (53)

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: مامور دہانے بعد عیش ہے میری ان دوسوں طرف رہنمائی فرمائیے جن سے میں اللہ کے دین کے بارے میں مداحی حاصل کروں۔ تو حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے جواب فرمایا: اے اہل ایمان آپ سے پاس نہیں آئیں گے اور اہل دنیا کے پاس آپ نہیں جائیں گے۔ ہذا اپنے پاس شرف، ورہائیں کیونکہ وہ اپنی شرفیت و خیریت کے ساتھ میلا نہیں کرتے۔ (54)

ماہر فی رحمت اللہ علیہ، حضرت باقر بن سعد رضی اللہ عنہ سے حکایت کرتے ہیں، کہ وہ فرمایا کرتے تھے، جب تم میں سے کوئی شخص قہیدار ہو دیکھتا ہے تو اس سے مدحی بجا دانتا ہے اور آپ دنیا دار عالم دیکھتا ہے تو مخلوق سے تعذبات رکھتے ہیں اور مرتبوں سے افسوس سے متعلق ہیں، تو ان دنیا دار علماء سے لغت نہیں کرتے مگر اللہ وہ قہیدار کی نسبت زیادہ نفرت کے حقدار ہوتے ہیں۔ (55)

حضرت ابن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارے لیے دنیا باقی رہی اور تم دنیا کے باقی نہ رہے، تو دنیا کے طالب نہ رہو اور اس کو ماننے سے منع ہرگز نہ کرو یا یہ مدح اللہ کے فضل سے کہنے والے کی خوب کہا:

52 اورده الغزالي في (الاحياء: 1/ 69)

53 اورده الغزالي في (الاحياء: 1/ 69)

54 اورده الحديث في (الاحياء: 1/ 69)، والغزالي في (الاحياء: 1/ 69)

55 اورده الغزالي في (الاحياء: 1/ 76)

الیس مصیرو ذال زوال

هب الدنیا تساق ین عفو

أخذت ثم آرتن بارتحل<sup>(56)</sup>

وما دنیان الا مثل غر

دنیا و چھوڑو اور وہ تمہاری طرف آئے گی، دنیا کا انجام زوال ہے۔ تمہاری دنیا تو سائے مثل ہے، تم پر سایہ رے گی اور آگ بڑھ جائے گی۔

اور ایک دوسرے صاحب نے کہا:

أضغاث نوم أو كطل زائل

إن الدیوب یثملها لا یعدم<sup>(57)</sup>

دنیا مجھے ہونے خوابوں اور ڈھلنے والے سایہ کی طرح ہے مجھ دار انسان اس چیز سے دھوکہ نہیں کھاتا۔

حضرت غیاث ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، کہ مجھے قراء اور علماء میں سے کون بہاے جائے کا خوف ہے، تو لوگوں نے اس بات کا ناپہنچ دیا۔ غیاث ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ایسا میں نہیں بہتا بلکہ یہ قوس حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے<sup>(58)</sup> جو کہ اس عظیم اور حقیقہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ہیں۔

جناب عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے غیاث ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، قراءت پڑھو اور مجھے ان سے بچاؤ، اگر میں ان پر چند کرنے کے معاملہ میں بھی ن کی خواہش کی مخالفت کروں اور میں کہوں کہ یہ بیعت ہے اور وہ کہیں کہ یہ نرداب ہے، تو میں اس سے امن نہیں پاتا کہ وہ سلطان کے ذریعے میرے خون بہانے کی کوشش کریں گے۔<sup>(59)</sup>

56 انظر (الاحیاء 3/2089)، و (المحلی للسیوری 3/354) و (نہجۃ المجالس لابی سعد

البر: 1/29) ونسبہ لابی العتامة

57 انظر (الاحیاء 3/214)، و (المہد لاس ای الدب 23)، و (التبصرة لاس اخوری 52)

58 رواہ البیہقی (المحلیہ 7881) وانظر (ترتیب الدرک 3/389)

59 انظر: (فیض القدر: 2/80)



ماہ بن دینار مت مد علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں تمام خلقت کے بارے میں قادیان شہادت قبول کروں گا لیکن آپس میں ایک دوسرے کے بارے میں کوئی قبول نہیں کروں گا کیونکہ میں انکو آپس میں مد کرنے والا پاتا ہوں۔<sup>۱۱</sup>

میں مد علی القادی عرض کرتا ہوں: اگر وہ ظلم پر مد و کرتے والا ہو تو لازم ہے کہ اس کی مد ان کی مد کے بارے میں بھی قبول نہ کرے حال یہ کہ یا تو وہ خام و کایان ق۔

مثیل رمت مد علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: میرے لیے کھڑا قراء سے اور حیدر میں اور قی نہیں چاہتا میں اگر مجھ سے کوئی خطاب زدہ کوئی تو یہ مجھ پر نہیں لے گا۔ مجھ پر کوئی نعمت نہ آئے گی یہ مجھ سے مد کریں۔<sup>۱۲</sup>

وہ بیٹے کو بے حال و بے حال و بیان یاب۔

تشاغل قوم پر دنیاہم وقوم تخرنوا بھولام

فازمہ باب مرصائد وعن سائر اسبق غناہم<sup>۱۳</sup>

پتھر و کوں یہ ہیں کہ ان کو ان کی دنیا نے مشغول کر دیا اور چھاپے وک میں کہ جنہوں نے خود اپنے مومن عبادت کے لیے فارغ نہ کر لیا۔ پس اس کی رضائے کے لیے لازم ہو گئی اور ان کو ساری مخلوق سے بے پرواہ کر دیا۔

اور ایک دوسرے صاحب نے کہا،

ری سرف دی ۳۰۰ رحۃ قلوبہم من الدنیا مراۃ

وہ بھرتہ بھرت قہم ملون ارض شیتہم سباحۃ<sup>۱۴</sup>

۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱

میں صوفیاء و دہشتاؤں کے ان کے اس دور و میں سکون میں ہیں دنیا سے۔ جب میں ان کو دیکھتا ہوں تو ایسی قوم کو دیکھتا ہوں جو زمین پر بادشاہ ہیں اور ان کی صفات قابل ستائش ہیں۔

اور بعض شاخ فرماتے ہیں: جو کھانا تمہارے مقدر میں کھ دیا گیا کہ اسے تم کھاؤ گے تو اس کو تمہارے مدد کوئی نہیں کھا سکتا۔ پس اپنے رزق کو عزت سے ساتھ کھاؤ و ذلت کے ساتھ نہ کھاؤ۔

اور مشائخ سے اس قول کی سلسلہ حدیث مبارکہ سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے، رجال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: نہ اپنے غم نہ ہو جب میں نے جو آپ مقدر میں ہے وہ آپ کو ملے گا اور جو نہیں ہے وہ نہیں ملے گا۔

میں نے یہاں اس حدیث مبارکہ کی تائید اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان فرماتا ہے،

"قُلْ مَنْ يَصْبِرْ فَلَا مَكْتَبَ سَعَةٍ" (التوبہ: 51)

آپ فرمایا ہمیں نہ اپنے کام کو جو اسے ملے گا نہ اپنے کھانا

مشہور حدیث مبارکہ ہے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تمہاری قسمت میں ہے اس سے تم محروم نہ رہو گے اور جو تمہاری قسمت میں نہیں ہے وہ تمہیں مل نہیں سکتا۔

4، رواہ ابن ابی اسحاق (شرح بعد السبعہ 8)، و ابن عاصم (الأحاد و حسی 2826)، و  
اللائکی (شرح صواب لأعقاد 1180)، و سیہتی (المصنف و التقریر 237)، و ابو عیسیٰ  
(معرفۃ الصحاحہ 244) من طریق عیاش بن عباس، عن مالک بن عبد اللہ المعافری عن رسول  
اللہ ﷺ قال لعبد اللہ ابن مسعود (لا تكثر همك، ما بقدر يركن، و ما تدرق بئتك) و رواه السهتي في  
(شعب 1144)، و ابن رافع (معجم الصحاحہ 45/5)، و ابو نعیم (معرفۃ الصحاحہ 244)،  
من طریق رافع بن زید، عیاش بن عباس، عن عبد بن مالک المعافری، عن جعفر بن عبد اللہ بن الحکم،  
عن خالد بن رافع ابن النبی علیہ السلام قال لابن مسعود (لا تكثر همك) قال عراقی (نحو ریح  
الاحیاء 1، 1746)، رواه ابو نعیم من حديث خالد بن رافع، و عبد الحنفی فی صحیحہ، و رواه  
الاصفہانی (نحو ریح و تہذیب) من روايه مالك بن عمرو المعافری برسلا و قال ابن حجر في  
(الاصانہ 2/199)، الاضطراب فيه من عیاش بن عباس فانه ضعيف و قال ابو القاسم البهوی في  
(معجم الصحاحہ 2/238) و لا اعلم لحديث رافع هذا و لا أدري به صحیحہ ولا



اور ایک دوسرے صاحب نے فرمایا،

فَلْعَلَّ مَا تَخْشَاهُ بَيْسُ بَكَائِنٍ وَ لَعَلَّ مَا تَرْجُو دَلِيلُ يَكُونُ

سَيَكُونُ مَا هُوَ كَائِنٌ فِي وَقْتِهِ وَأَخُو لُجْهَاتٍ مُتَعَبٍ مَحْزُونٍ<sup>(71)</sup>

شاید کہ جس کا تجھے خوف ہے وہ نہیں ہونے والا اور شاید کہ جس کی تو امید رکھتا ہے وہ نہیں ہوگا، مقرر یہ ہوا کہ جو اپنے وقت میں ہونے والا ہے اور جاہل تو پریشان اور غمگین بن ہوتا ہے۔

اور ایک صاحب نے فرمایا،

جَرِي مُقَمِّمُ الْقَفَا بِمَا يَكُونُ فَسَيَبْنِي سَمْعُكَ وَاسْمُكَ

جَنُونٌ مَمْنُونٌ تَدْرِي سِرِّكَ وَبِزَاقِي عَشَابٍ تَدْرِي حَبْنِي<sup>(72)</sup>

تم تمہاری چلی درگاہ ہو، جسے وہ نام ہے جس کی بھی میں تو بھی رکھتی تھی، جنہوں نے تیرے تار و تار سے لے کر شش پیرے اور وہ تار و تار سے لے کر ماں سے پیپ میں بھی۔

بعض بڑے عالم نے فرمایا، ہم نے دنیا سے اس کے فوائد میں اور کثرت مصائب اس کے جلد فساد اور دنیا میں شریک لوگوں نے اس سے وقعت ہونے کے جب۔<sup>(73)</sup>

اپنے زمانے کے لوگوں نے اس کے پچھلے، ان کے دور کی اختیار کر کے اور دور کی کاظم دینے پر اور جو ضروری حقیقتیں ہیں ان کو لازم جاننے پر غفلت و سہولیت کا اہتمام ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ زیادہ نصیحت و اسے زیادہ بصیرت والے اور زیادہ نیک تھے۔ ان کے بعد زمانہ اتنا بہتر نہ ہوا کہ جتنا پہلے تھا۔

حضرت یوسف بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا، میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے تھا، "اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تحقیق اس زمانہ میں تمہاری اختیار کرنا، مخلوق سے میل جول کم کرنا بڑا ہے۔"<sup>(74)</sup>

71 انظر: (فيض القدير: 419/6)

72 انظر: (دب ادیب و الفہرست منورہ: 225)، و (سنة مہر لثعابی: 5/165)، و قد سماهما

لا بن الرومی

73 انظر: (فيض القدير: 143/6)، و (الاحياء: 4/420)





حضرت داود علیہ السلام نے فرمایا: دنیا سے بہرے ہو جاؤ اور اپنی فکر کا محور جنت و بناؤ اور لوگوں سے یوں دور بھاؤ جیسے شیر سے دور بھاگتے ہیں۔<sup>(۱)</sup>

میں ماحلی اٹھاری عرض کرتا ہوں: اس کی تائید کا نام اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے،

"قَفِرُوا إِلَى اللَّهِ" (الذاریات: 50)

اللہ کی طرف بھاگو۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے،

"تَبَتَّنْ أَيْنَهُ تَبْتَلُ" (المزمل: 8)

اور سب ٹوٹ کر اسی کے ہور ہو۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا،

یہ زمانہ بے خانہ و بے تہ و بے بند و بے قیود و بے راد و بے اتقا، بے گاہیوں تک کے موت آجائے۔<sup>(۸۰)</sup>

دشتِ برائیمیں اور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا،

انسان کو چاہیے کہ وہ ایسے جانے شہیت بن جائے، اپنے رب سے محبت کرے اور یہ نہ جائے کہ لوگوں سے معاملات و وجہات و دشتِ محسوس میں۔<sup>(۸۱)</sup>

جان و مال و تم مبادات سے یوں کہ جیسے اس سے ملنے کا حق ہے اور اس لوگوں از جاؤ کہ یہ جانے کا حق ہے تو تم نے مناجات و جلالت و پابا، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانوس ہوئے۔ خلق اور اس کے معاملات و مقاصد سے بے پرواہ ہو گئے اور لوگوں کی صحبت، کلام و سلام و دشتِ زدہ ہو گئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا،

جسیم العلم فی القرآن لکن

۱۰۰ اصغر (العزل للخطی ۱۵)، (در سبب العشریہ ۱۰)، (الاحیاء ۲/ ۲۲۲)

۸۰ انظر: (العزل للخطی: ۱۹) و (الاحیاء: ۲/ ۲۲۲)

۸۱ انظر: (فیض القدر: ۴/ ۴۱)









حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رات بھر قیام سے زیادہ محبوب چیز میرے نزدیک شرعی مسئلہ سمجھنا ہے۔<sup>(92)</sup> اور یہ بھی فرمایا: عالم اور شاعر دونوں ہی خیر میں شریک ہوتے ہیں اور باقی دنیا سارے لوگ ذلیل دھٹیا ہوتے ہیں، ان میں کوئی غیر نہیں ہوتی۔<sup>(93)</sup>

حضرت عطار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ عمر کی ایک مجلس دنیاوی تھیل تماشاؤں کی جگہ مجلسوں کا کفارہ ہے۔<sup>(94)</sup>

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایتنا رحمہات تزار کہ جو رات و قیام اور دن و روزہ رکھنے والے ہوں ان کی موت یہ ایک عام و موت سے کم تر ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کئے گئے حال و حریم میں تبتا جو بد رکھتا ہو۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان مانا جاتا ہے کہ تم نے کوئی حدیث بیان کی اور اس پر کسی نے عمل کیا تو یہ تمہارے لئے نیک و نفل کرنے والے کی مثل ثواب ہے۔<sup>(95)</sup>

حضرت عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: میں حضرت عید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پاس حاضر ہوا اور وہ انارک کی فرماتے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ: کس چیز نے آپ کو وہ انارک میں مبتلا کر دیا؟ تو انہوں نے فرمایا: کہ مجھ سے کسی نے کس چیز کے بارے میں پوچھا ہی نہیں۔<sup>(96)</sup> (کوئی نئی بات نہیں پوچھی)

92 انظر: (الاحیاء: 9/1)

93 رواہ ابی نعیم فی (مسندہ: 346)، و ابی نعیم فی (حلیۃ الاولیاء: 212/1)، و الاخری فی (احادیث العلماء: 42)

94 انظر: (الاحیاء: 9/1)

95 انظر: (الاحیاء: 9/1)

96 وردہ العری فی (الاحیاء: 11/1)، و ابن خلیفہ فی (المذکر: 56)، و رواہ ابن عبد البر فی (جامع بین العلم: 256)، و الخاکمی فی (مستدرک صحیح: 87)، و ابن کثیر فی (مسند الفروق: 1/29) و

قال ابن کثیر: فیہ نکارۃ شلیفۃ جللا

97 انظر: (الاحیاء: 11/1)

بعض لوگوں نے کہا، کہ علماء زمانوں کے سورج ہوتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اپنے زمانے کا چراغ ہوتا ہے جس سے لوگ روشنی طلب کرتے ہیں۔<sup>(۷۸)</sup>

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے علماء! نہ فوت تو لوگ جانوروں کی مثل ہو جاتے۔<sup>(۷۹)</sup>

حضرت ابی بن معیاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باپوں اور ماں سے زیادہ مہمان و شفیق نہ تھے، کیونکہ ماں اور باپ تو نہیں دنیا کی آگ سے بچاتے ہیں اور عمارت و آخرت کی آگ سے بچتے ہیں۔<sup>(۸۰)</sup>  
جان لیجئے کہ:

انسانی زندگی میں دو چیزیں درپیش ہیں۔ ایک دنیاوی آخرت میں سعادت ہے، قابلِ فخر ورجات کے جسموں میں جس چیز و وسیلہ سے دنیا جاتا ہے وہ صبر اور عمل ہے، اور ثلث اور خیریت عمل و نیکوئی میں صبر کے درپیش ہوتی ہے۔ جس دنیاوی آخرت میں فضائل و سعادت ہے وہ صبر ہے اور ثلث میں صبر کے فضائل سے۔ اور یہی صبر و تقویٰ نیز خیریت کا مدار ہے اس کے ثمر و ثمرات میں صبر ہی تو ہوتا ہے۔ آپ نے جان لیا کہ صبر کا ثمر تو قربِ احاطین کا ہے اور مائتہ مسرتین کے ملاقات ہے۔ اس سے بڑھ کر لوگ نام تو دیکھ لیں کہ بندہ صبر اور تقویٰ کے درمیان قربِ احاطین کا سبب بن جائے اور ان دونوں میں سے لے جائے گا صبر ہے۔

اسی صبر سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نصیحت فرمائی، "صبر حاصل کرو، خواہ تمہیں چھین دیں جان پڑے"۔ اس حدیث مبارکہ کو امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے تصانیف میں روایت کیا اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے "شعب

98 انظر: (الاحیاء: 1/11)

99 انظر: (الاحیاء: 1/11)، و (التبصر: 2/193)

100 انظر: (الاحیاء: 1/11)







تو آپ نے عرض کیا کہ میں محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاؤں گا۔ تو جناب سرئی سقطی رحمۃ اللہ نے فرمایا، پہل ٹھیک ہے ان سے عمر حاصل کرو، ادب سیکھو لیکن ہم کلام و مشقین کا جو وہ رد کرتے ہیں وہ نہ سیکھنا۔ جناب جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جب واپس تشریف لے جانے لگے تو جناب سرئی سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اللہ آپکو صاحب حدیث صوفی بنائے نہ کہ صوفی صاحب حدیث بنائے۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ مقصود ہے کہ جس نے عمر حاصل کرنے کے بعد تصوف میں مشغولیت کی تو اس نے کامیابی کو پایا اور جس نے عمر تصوف سے قبل ہی تصوف میں مشغولیت کی اس نے خود کو غلطے میں دس دیا۔ (108)

اور جان بچتے کہ جس نے حق و باطلوں سے ڈرے جہاں تو وہ مرانی کی جہوں میں حلال (یہ نامہ حق و باطلوں کا تعلق دونوں سے حسب سبب سے نہیں ہے) کی سبب بعض اصل حال سے فرمایا، نور طیب چیز ہے، باطلوں کو مایوسی دے کہ اس کی بات۔ اس میں حق و باطل، تو تم اس کے اصل و جہی جانو کہ اگر تم حق کی رو پر چلے والے ہو، اور اگر تم فتنہ تمیز اور دوؤں میں علم و فضل سے درجات کے بندگی کی مقارنات سے، اور احکامات پر اتنا دھڑلے کا رہو کہ جو حق پر امر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے غافل نہ رہنا، یہ نہ وہ اس مقصد میں سبب بند مرتبہ پر فائز ہیں، اور اس پر اتمام مت ہے کہ وہی چاہئے والا چاہئے، حق میں ان سے مرتبہ و نہیں یا ملتا جلتا، ان اقدار سے اس میں شدہ مٹی سے برابر بھی نہیں ہو سکتا، ان کی یہ اخصیات کام و فتنے سے سبب نہیں بلکہ علم آخرت اور اس کے راستے پر چلنے کے سبب تھی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اخصیات ان کی نشأت نماز و روزہ سے سبب نہ تھی، اور نہ ثبات روایات و فتاویٰ، بلکہ

108 انظر (قوت القلوب: 1/271)، و (الاحیاء: 1/22)

109 سبب ہذا القبول و حاتم ملاحظہ کیجی (الاصحاح و مؤسسۃ 1/244)، کیاسبب کی غی سبب طالب کہانی (عیون الانباء: 709)

110 و ہر من قول علی بن ابی طالب، انظر (الاحیاء: 1/35)، سبب (الاسماء: 2/539)، و (النزیعة الی مکرم الشریعة: 171)



ڈال رکھے ہیں۔<sup>(۱)</sup> حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان مبارک میں اس طرف اشارہ ہے کہ احکام و مسائل میں فتویٰ دین حکومت و سلطنت کے تابع ہیں۔ (یعنی جو حکمران ہے مسائل بتاتا بھی اسی کی ذمہ داری ہے۔) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کے دس حصوں میں سے نو حصے رخصت ہو گئے۔ لوگوں نے عرض کیا آپ یہ کیوں فرما رہے ہیں جبکہ ہمارے درمیان جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ابھی موجود ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہی مراد علمِ افتویٰ یا علمِ کام نہیں بلکہ علمِ باہد ہے۔<sup>(۲)</sup> دوسرا یہی تھا کہ ان کی مراد علمِ کام، علمِ مبارک، حق ہے، گزشتہ۔ تو اسے انسان تیرا کیا حال ہو گا کہ تو اس علم کی معرفت کے لیے وجہ نہیں کرتا کہ جس کے نو حصے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات سے ساتھ ہی فوت ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ نیکو مبارک ہیں جنہوں نے دین میں حاشیہ مہاشہ کی رائیں بند کیں۔ (دین نے بارے میں جابانہ بخشوں کو روک دیا۔)

آپ رضی اللہ عنہ نے صبح و شام لکوائے جب انہوں نے ایسی دو قرآنی آیات سے بارے میں سوال کیا جو ان سے خیال میں ایف دو سرے کے مخالف تھیں، آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے مان چھوڑ دیا، اور ان کو ان سے ملنے سے روک دیا۔<sup>(۳)</sup> پس حاصل کا یہ ہے کہ تین درجے سے اللہ تعالیٰ کی قربت مل سکتی ہے۔

1: صرف علم، اور وہ علم مکاشفہ ہے۔

2: صرف عمل، جیسے بادشاہ کا عدل کرتا۔

114 نظر (الاحیاء 23/1)، و (69/1)، و (توبہ المغلوب 228/1)

115 اور وہ بہذا اللفظ العراقی (الاحیاء 23/1)، و رواہ قطری فی (الکبر 8809-8810)، و

اس عساکری (تاریخہ 44-285) من حيث ابن مسعود مقصود اعلیٰ شطره الاول (مات ستمہ

عشار لعین) و قال البیهقی فی (المجموع 69/9) رواہ الطبرانی، مسند، و رجال ہذا حال الصحیح،

غیر اسد بن موسیٰ، و هو ثقة

116 رواہ ترمذی فی (مسندہ 146 و 150)، و عبد اللہ رافعی فی (المصنف 20906)، و ابن وصاح فی

(البدیع 148)، و الاخری فی (شریعہ 153)، نظر (الاحیاء 23/1)

3: تم، نعل، اور وسطیٰ آخرت نامہ۔

س تمام کا حصوں کا وہ یقین دونوں سے ہوتا ہے۔ پس اپنے بارے میں غور و فکر کرو کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عاموں میں ہونا چاہتے ہو یا نیک عمل کرنے والوں میں یا انہوں میں۔ پس دونوں جماعتوں میں سے جس قدر ممکن ہو اپنا حصہ حاصل کرو۔

خذ ما تراه و دع شيئاً ما سمعت به

في صلاة: شمس و يعينك من : جبل

۱۰۔ تم ایسا اس وقت کرنا چاہو، جو سنو اس وقت کرنا چاہو، سو رقیق و موجودی میں راضی کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگیوں میں جو نعمتیں یہ دعویٰ کر کے رکھ دی ہیں کہ ان کے خالق  
کی محبت و مصلحت میں ہیں تو کیا یہ دعویٰ تو ان نعمتوں کے لیے ہے۔

ایک تیسرے اور سے عظیم و بزرگ رہا ہے۔ علمِ نبیؐ کے جوابِ تہمتوں کے وہاں کی تاریکی  
 — مٹا دی۔ وہاں تہمتوں کے اندر — میں رہا ہے جس نے ان اہل علمین کے نور  
 سے فائدہ حاصل کر رہے ہوں گے۔ (119)

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: درخت بہت ہیں لیکن سب درخت چھل و در نہیں ہوتے، چھل بہت ہوتے ہیں لیکن سب چھل چٹھے نہیں ہوتے، علم بہت ہیں لیکن سب علم نافع نہیں ہیں۔ (۱۲۰)

اور یہ بات بوجہ اس لیے معلوم میں آئی، تصور کی ہی توفیق زیادہ علم سے بہتر ہے۔ تو عراقی رحمۃ اللہ علیہ اس کو سہ سے فرماتے ہیں کہ مجھے اس کو کوئی عمل نہیں ہے۔ اور اس کی

فائدة: في هذه الآية انظر كيف اقبلت السبعين (246) و (الحصان  
الاربعين 247) وخصصت الاربعة (406) وحررت الاربعة (375)  
118 انظر: (الاحياء: 1/25)



مثل جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں ذکر کیا جاتا ہے کہ انہوں نے ایک قصے سننے والے جو بصرہ کی جامع مسجد سے نکلا دیا یمن جب حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا کلام سنتے تو ان کو مسجد سے نہ نکال کیونکہ وہ علم آخرت کے حوالہ سے کلام فرماتے تھے۔ اس بات بھی ٹھیک نہیں ہے کیونکہ محدثین کا اجماع ہے اس بات پر کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ جان بچنے کے لیے حیدر کی غایت یہ ہے کہ سب معاملات کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اسباب و اسباب و اسباب و اسباب کی طرف سے نہ جائے۔ یہ ایسا شرف و امتیاز ہے کہ اس سے فی شمار میں سے ایک شرف ہے۔ اور قتل یہ ہے کہ انسان مخلوق سے شکایتیں اور ان پر غضب نہ کرنے و چوڑا دیا جائے اور اللہ تعالیٰ نے ضمیر پر راضی ہو جائے اور اس کو بحال رکھے۔

اس شرف والے مقام کے ثمرات میں سے ایک ثمر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قوس مبارک ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو عرض کیا: یا نبی! یا نبی! یا نبی! طیب و بلائیں! آپیارے صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "طیب نے ہی تو مجھے بیمار کیا ہے۔" (123)

121 مقرر (تقریب الاحیاء بعد اقی 1، 41)، و تمام کلامہ و وف ذکرہ صاحب الفردوس من حدیث ابی لہرداء، وقال (العقل) من (عنہ) و من حرجہ و لمہ فی (مسند)، و انظر (الاسرار المرفوعة للمصنف، 261)

122 انظر (الاحیاء، 34)، و (قوس الثوب 1، 256)

123 انظر (الاحیاء 1/33)، و (قوس الثوب 2، 36)، و (مختصر الادباء 1/507) و فیہامہ الغافل ابو بکر الصدیق، لکن مشہور من قول عبد اللہ بن مسعود، رواہ ابن سعد 3/285، و الشجر فی (امالیہ 2876)، و ابیہفی فی (الشعب 2267)، و ابن عساکر فی (تاریخہ 33/184 و 186)، و انظر الخبر الآتی



مبارک کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ (126)

رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا۔ یہ علوم اس لیے غریب ہو گئے کیونکہ لوگ ان علوم کو ذکر کرنے والوں کے دشمن ہو گئے۔

اسی لیے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، جب تم کسی عالم کے دوست زیادہ نہ کیجو تو یہ سمجھ لو کہ وہ عالم حق و باطل و خطہ مطہر کتابے اُمرہ حق بات بیان کرتا تو لوگوں کو اپنا دشمن بنالیتا۔ (127)

اسی لیے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، جب تم کسی عالم کے دوست زیادہ نہ کیجو تو یہ سمجھ لو کہ وہ عالم حق و باطل و خطہ مطہر کتابے اُمرہ حق بات بیان کرتا تو لوگوں کو اپنا دشمن بنالیتا۔

حاصل کا یہ ہے کہ علم کی تقسیم میں قسم محمودیہ ہے کہ جس کے ذریعے معرفت کی بندوبست و رہنمائی ہوتی ہے۔ وہ علم باہر اور اسکی صفات، افعال اور مخلوق کے بارے میں اسکی مشیت اور نیایدہ جزا کے حوالہ سے اسکی حالتوں کا علم ہے۔

پیشہ یہ علم بہت ندری ہے اور وسعت آخرت کی باتیں اور کامیابیاں حاصل کرنے میں۔ بلکہ اس میں جس قدر بھی و شش کی جگہ ہے۔ یہ ایک ایسا سمندر ہے کہ جس کی گہرائی و نہیں پایا جاسکتا۔ پتے دیوانہ و راستہ کی اطراف و اطراف پر منزلتے ہیں اور اس سے جس قدر ممکن ہو فیض حاصل کرنے کی و شش کرتے ہیں۔ کوئی بھی اس سمندر کی اطراف میں داخل اور فائدہ نہ حاصل کرے گا اسے انبیاء کرام علیہم السلام و راویہ و اصفیاء میں سے جو راجح علم ہیں۔ اس طور کہ ان کے حوالے مطابق جو ان کے درجات میں اختلاف ہے اور ان مرتب کے فرق کے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے مقدر میں کیے ہیں۔ یہ وہ پوشیدہ علم ہے کتابوں میں لکھا ہوا نہیں ہے بلکہ یہ صرف سیکھنے کے شوق اور آخرت کی

126 رواہ احمد فی مسندہ (5655)، و الاخری فی (العرفاء 5)، و ابیہ فی (ترہد 203)، و ہو حدیث حسن و مطر (قوت القلوب 1/248)، و (الاحیاء 1/38)  
127 انظر: (الاحیاء 1/38)، و (قوت القلوب 1/248)

فکر رکھنے والے علماء کے احوال کے مشاہدہ سے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اور اس کے  
مضمون میں مدد آخرت کے امور یعنی مجاہدہ، ریاضت، تفسیر، قلب، دینی معاملات میں  
مشغولیت اور ان میں داخل ہونے والوں سے دوری اور عام مخلوق کے احوال و چہوڑ  
کے راز و نیاز، انعام و عقاب، سلام و دیہ۔ رحمت اللہ علیہم کے حوالے سے ساتھ مشابہت کے  
ذریعے ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔ تاکہ واضح ہو جائے اس کی طلب پر کوشش کرنے والے  
نے اپنے بقدر اس سے رزق کیا نہ کہ اس کی طلب سے بغیر کوشش و محنت اس میں کچھ  
بمقام حاصل نہ ہو گا۔ بیشک کوشش و محنت ہی سعادت و نجات ہے اس کے علاوہ کسی دینی  
منجی نہیں۔ (128)

ہاں تبیہ کہ راجع ہے اللہ سبحانہ سے جو ہدایت یافتہ خلیفہ راشدین نے حکومت  
میں کی ہے وہ سب عام ممالک تھے اور ان سے احکام دیے جھوٹے اور حق کے  
معاذت سے بد میں اتنی دیکھیں کہ یہ مستقل تھے۔ یہ مملکت جن کے حل سے یہ  
مملکت سے خارج ہونے پر نہ ہوتا تو اس میں دوسرے فتنے سے مدد لیتے لیکن ایسا بہت کم  
ہوتا۔ ہاں علماء نے وہ دور آخرت کے لیے وقف کر لیا اور اس کے لیے خود وفادار کر  
لیے۔ اور فتنائی باتوں میں انہیں متعلق نہ رہا۔ وہ مملکتوں کی حفاظت کیا کرتے تھے۔  
وہ اپنے تمام دینی فریضے اپنے رب کی طرف توجہ کرنے والے تھے۔ لیکن ان کی یہ توجہ  
سے دیکھیں کہ ان میں کیا یہ ان خلیفہ راشدین کے علاوہ ممالک سے حکومت کی جہاں وہ یہ  
دوں نے سنبھالی جو اس سے قطع نہ تھے اور ان عمر قیامی احکام میں مستقل تھے۔ اور وہ  
تمام درجہ کی مسائل اور صورتوں میں فتویٰ جاری کرنے اور احکام صادر کرنے میں اقتدار  
و صاحب طرست مدد پانے پر مجبور تھے۔ علماء تابعین میں سے صرف باقی رہے جو تینوں میں  
دین کے ضوابط کا لازم رکھنے میں اور صف و صاحبین کے طریقہ پر پیشگی اختیار کرنے میں  
اپنی سرپرست قیام کرتے۔ چنانچہ اگر بھی احکام کی طرف سے ہدایت ہو تو وہ جانے سے پہلو تھی

کرتے، مجبوراً حکام کو بھی سخت روش اختیار کرنی پڑی، انہیں زبردستی سرکاری عہدوں پر بٹھایا گیا، درافتاء کی ذمہ داریاں تفویض کی گئیں۔ اس وقت لوگوں نے علماء کی یہ عزت دیکھی کہ امام حاکم دور والی سب کے سب ان کی طرف متوجہ ہو گئے حالانکہ وہ علماء ان سے اعراض کرتے اور ان کی طرف توجہ نہ کرتے۔ پس امر وہی نظر میں عزت و مقام و مرتبہ کے شوق نے ان میں طلب علم کا جذبہ پیدا کیا۔ چنانچہ ایک ایک عالم فتویٰ کے علم کے طرف متوجہ ہوا۔ حاکموں کے سامنے حاکم کی کاشف حاصل یہ۔ ان سے متعارف ہو کر عہدے اور اخراجات لیے۔ پس ان میں سے جنس کامیاب بھی ہوئے اور بعض ۵۰، ۱۰۰ یا ۲۰۰ تا ۳۰۰ روپے لین بن جاتے تھے کہ وجہ دولت و رفعت سے وہ بھی اپنا ایمان نہ بچاتے۔ غرض یہ کہ فقہاء جو مطلوب تھے وہ صاحب بن کے اور ابو نعیم کے دور رہنے سے باعث عزت و رتبہ ان کے درباروں میں حاکم کی وجہ سے ذیل افوارہ لگے۔ تمام ایسے علماء دین بھی بہ دور میں ماضی و رب نہیں اللہ تعالیٰ نے اسی ذات سے محفوظ رہنے کی توفیق دی۔ اس دور میں آشائش و فساد و فتنہ متعلق علوم کی طرف زیادہ توجہ تھے۔ یونہی درحقیقت یہی علوم سرکاری عہدوں کے لیے زیرریشیت رکھتے تھے۔ پھر ایک بہ برہان عدمت دور امر و حکام ظلم و جور جنہوں نے عقائد کے قواعد و بارے میں جوانوں کے مقابلے کو منع کیا اور اپنے آپ کو علمداروں کے واسطے اور ان کے فوائد و منافع اور سمجھنے کی صف میں شامل کیا۔ پس ان پر علم کلام میں منکرانہ و مزاحمتی بحثوں میں رغبت کا غالب ہوا۔ پس بوٹوں نے علم کلام دور اس کے متعلق حکام میں مشغولیت اختیار کی اور اسلام سے متعلق باقی تمام حکام کو پیہڑ دیدیا۔ مناظرانہ بحثوں اور فریق ثنائی پر اعتراضات کے طریقوں کو وضع کیا۔ دعویٰ یہ کیا گیا کہ اس طرح ہم دین دین الہی کا دفاع اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت اور بدعت کی حوصلہ شکنی کرنا چاہتے ہیں۔ چنگیز فقہاء بھی یہی کہا کرتے تھے کہ ہمارا مقصد دین کے حکام کا اپنی طرح جاننا اور مسلمانوں کی فتنہ خیزی ضروریات کی تکمیل کرنا ہے۔ اس میں حقوق کی بھلائی اور نصیحت پیش نظر ہے۔ پھر آچھ مراد حکام ایسے آئے جنہوں نے علم کلام میں مناظرانہ بحثوں کی ہمت افزائی نہیں کی ان کے خیال میں اس طرح کے مناظروں سے نہ صرف یہ کہ جھگڑے پیدا ہوتے بلکہ ان کی شدت میں اضافہ

ہو۔ شت و خون و رمل کی تباہی تک نوبت پہنچی۔ اور انہوں نے نعل کر لیا اپنے آپ کو منظر انہ فتنی بخشوں میں اور خصوصی طور پر امام اعظم ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ کے مذہب کی عین دوسرے پر بہت ہی بیان کرنے میں۔ لوگوں نے علم کلام اور دیگر فنون علم اسلام کو ترک کر دیا۔ ان لوگوں نے فقہ حنفی و شافعی کے اختلافی مسائل کو اپنا موضوع بنایا۔ اور فقہ مالکی و حنبلی کے اختلافات پر زیادہ توجہ نہ دی۔ اور یہ گمان کیا کہ ان کا مستند شریعی احکام کے ارادہ و رموز کی دریافت اصول و فروع کے حقائق کی بیان اور مذہب کے عقول اور ان کی دلیوں کی بیان کرنا اور فتویٰ کے اصول و ترتیب دینا اور ان کا عمل کرنا ہے۔ ان لوگوں نے ان موضوعات پر بہت ہی کتابیں لکھیں اور دلائل ذکر کیے۔ اور ان و منظر ان اقسام معلوم سے مزین کیا۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ لوگ آج بھی اس روش پر قائم ہیں۔ مگر معلوم نہیں کہ بعد میں نے آئے اس وقت کے یہ یا بعد فرمایا ہے۔ اور ان کا کام دنیا کی اور امام کے مذہب میں اختلافات معلوم کرنے کی طرف مائل ہو جائیں یا کسی اور علم کی طرف مائل ہو جائیں تو یہ بھی ان کے ماتھے اس طرف مائل ہو جائیں گے۔ اور یہی گمان کریں گے کہ اس علم میں وہ شفقوں میں وہی مہرینے۔ اور اس مشفقیت سے قریب بار کی تعالیٰ۔ عابدان ہونی مستعد نہیں۔ انہوں نے بادشاہوں و وہابیوں کی مشقیں کیا۔ اور انہوں نے گمان کیا کہ یہ بھی بہت سے مرتبہ ان امام عظیم العظمیٰ کی مشورت بھی ان کی مشاوری تھی مانی تھی جیسا کہ دادا اور جانی کے مسئلہ اور شریعت کی حد کے بارے میں اور امام پر خط کی وجہ سے جراثیم زہر ہونے کے مسئلہ میں ان کی مشاوری تھی جیسا اس عورت کے بارے میں نقل کیا گیا جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خوف سے پناہ پھر کر دیا۔ اور جیسا کہ مسائل و فیوض مران کے حدود کے بارے میں نقل کیا گیا۔ اور نقل کیا امام مالک، امام شافعی، امام محمد و امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہم کے مباحثوں کے بارے میں۔ (۱)



حضرت سفین ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو اداس دیکھا تو ان سے عرض کی گئی، آپ کو کس بات نے اداس کر دیا؟؟؟ تو انہوں نے فرمایا، ہم حیرت زدہ ہیں اہل دنیا کے بارے میں کہ ان میں سے کسی ایک سے ہر تعلق ہوتا ہے اور جب وہ علم سیکھ جاتا ہے تو وہ مہدید اریا قاضی یا وزیر بن جاتا ہے۔<sup>(۱۱۰)</sup> (اس کے دنیا طلب کرنے پر افسردگی)

ہم نے ہم کی فنیات میں تھوڑا سا ذکر دیا ہے اور کتاب "میں اعلم" کی شرح میں اچھے و برے علم میں فرق بیان کر دیا ہے۔

بعض آداب جو اہل عقل کو لازم ہیں وہ باقی ہیں۔

ان آداب میں سے یہ ہے کہ:

تمام طرح کی عبادات و معاملات میں نیت کو درست رکھے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ

"انما الاعمال بالنیات"<sup>(۱۳۲)</sup>

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

اور لازم ہے کہ پہلے کس کس اور برے اخلاق و افعال دنیا سے پاک کرنے میں۔

حدیث مبارکہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس شخص وہ علم حاصل کرے

کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کی جاتی ہے پھر اس کے ذریعے دنیا انہی کرے تو

وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو کو نہ پائے گا۔" امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ

رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مبارکہ کو بہترین اسناد کے ساتھ روایت کیا۔<sup>(۱۳۱)</sup>

اور بعض محقق نے اس بارے میں کلام کیا اور ان کے کلام کا مفہوم یہ ہے کہ، "ہم نے ہم

حاصل کیا غیر اللہ کے لیے پس علم نے افکار کر دیا جس سے کہ وہ نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کے

131 انظر: (الاحیاء: 57/1)

132 رواہ (البحاری: 1)، و (مسلم: 1907)، و (بوداود: 2201)، و (الترمذی: 1742)، و (السبی: 58/1)، و (ابن ماجہ: 4227)، و (احمد: 168) من حدیث عمر بن الخطاب

133 رواہ (بوداود: 3664)، و (ابن ماجہ: 252)، و (احمد: 8457)، و ابن عبد البر (جامع بیان العلم: 1143)، و الخطیب (المصنف لاحیاء الراوی: 18) من حدیث ابی ہریرہ مرفوعاً و مسندہ

حسن فیہ فلیحس سلیباً، و هو حسن الحدیث و انظر (تخریج الاحیاء: 74/1)







حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، "قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کی آنتیں باہر آجائیں گی۔ پھر اس کو چرک لکھ دیا جائے گا جیسے کہ گدھے چکی سے ارد گرد چھڑکاتا ہے۔ پھر دوزخی اس کے گرد اکٹھے ہو جائیں گے اور کہیں گے تمہارا کیا معاملہ ہے؟ تو وہ کہے گا، میں لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور لوگوں کو برائی سے راتھاتا لیکن خود نہیں راتھاتا۔ اس حدیث مبارکہ کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔<sup>(142)</sup>

اور شاید اس حدیث مبارکہ کا مقناہ اللہ تعالیٰ ہے۔ اس فرمانِ شان سے ہے،  
 "مَثَلُ تَزِينَ حَسَنُوْا شَوْرَةَ ثُمَّ نَهَيْتُمْ عَنْهَا كَمَثَلِ الْعَبْرِيْنِ لَأَسْفَارًا" (الجمعة: 5)

ان کی مثال جن پر قورات رہی تھی پھر انہوں نے اس کی حکم برداری نہ کی نہ دھیں  
 مثال ہے جو پیچھے پر کتابیں اٹھائے۔

اور اس پر مذکورہ بالا سے زیادہ مناسب یہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے،  
 "وَأَشْرَحْنَا نَبَا ابْنِ آدَمَ لِقَوْمِهِمْ لِيَتَذَكَّرُوا مِنْهَا فَاَشْفَعُوا مِنْهُمْ فَلَئِنْ اُولَٰئِكَ لَنُفَسِّخَنَّ عَنْهُمْ اَسْمَانَهُمْ فَكَانَ مِنَ الْغَالِبِينَ" (الاعراف: 175)

اور اسے محبوب انہیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں۔ تو وہ ان سے صاف  
 نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو مگر انہوں میں ہو گیا۔

"وَنُفِثْنَا مِنْهُمَا بِرُكْنٍ مَّا خَدَّ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّخَذُوهَا فَنَسُوهُ كَمَا تَكْنُسُ الْكُتُبَ. اِنَّ تَحْبِنَ عَلَيْهِ يَنْهَثُ اَوْ تَنْزَكُهُ يَنْهَثُ. ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِالْآيَاتِ. فَاَقْصُصْ اَقْصَصَ عَنْهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ" (الاعراف: 176)

اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا تابع ہوا  
 تو اس کا حال کہتے کی طرح ہے تو اس پر حمد کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان

۱۴۔ یہ سب نے ہمارے آئیں جھٹکے اور تم نجات نہ ہو کہ ہمیں وہ  
دھیان کرتے۔

حق پر ہر جا کہ نہیں صحت دی جا۔۔۔ یہ نہ دی جاے۔ وہ تو غوغا، شات کے پہچاری اور شیل  
تماشا جانے والے ہیں۔

اس وقت نین ٹوڑی رہتے مدحیہ نے فرمایا: علم نمل — رہتے کرتا ہے اگر نمل علم و جواب — قولہ نین، اگر نہ علم درست ہو جاتے۔





جی بن معاذ الرزقی رحمۃ اللہ علیہ سے مرضی کی کئی عہد و حکمت سب زائل ہو جاتے ہیں<sup>۱۴۹</sup> فرمایا، جب ان دونوں کے ذریعے دنیا طلب کی جاے تو یہ دونوں زائل ہو جاتے ہیں۔<sup>(۱۴۰)</sup> حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم ایسے عالم کو دیکھو جو دنیا سے محبت کرتا ہے تو نبھو دیکھو یہ دین اس کے بس کی بات نہیں کیونکہ جو جس چیز کا خواہشمند ہوتا ہے اسی میں مصروف رہتا ہے۔<sup>(۱۴۱)</sup>

میں ماضی قدری مرض مرتبہ میں مذکور بالا فرمان کی تائید میں حدیث مہر کہتے ہوئے لے: "مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرُ فُتْرًا" (۱۴۱)

جو کسی چیز سے محبت کرتا ہے اس کا فتنہ اس پر زیادہ مرتب ہوتا ہے۔

حضرت عبید بن جریب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، "جب تم ایسے عالم کو دیکھو جو بادشاہوں کے ساتھ گھلتا مٹاتا ہو تو وہ چور ہے۔" (۱۴۲)

اور پھر یہ اشعار فرمائے:

• سمیت سمیت مصلحت سہدی      • ومن یشترى دنياہ بالدين اعجب  
• سجب من ہذین من ہار دنہ      • ہدنا سوا ذل من ذلن اعجب

۱۴۸ • واداسہمی فی (الاحیاء ۱/۶۶۵)، وقال ورہ بن عدا مرفوعاً عن سہیؓ من اوجہ کتبہ صغیرہ وقال ابن خوری فی (الموضعیۃ ص ۱۶۸) انہ یعرف عدا من کلام الغضیل بن عیاض، ثم ساق اسنادہ الیہ

۱۴۹ انظر: (الاحیاء ۱/۶۰)

۱۵۰ • ہوی (حیاء غور امین ۱/۵۱) مسووالی عمرہ، لکن حواہی (جامع بیان العلم لابی عبد البر: ۱۱۷۴) مسووالی جعفر بن محمد

• • • اور ردہ سفی فی (ذرائع ۱/۴۲۵)، وسند (مسند الفردوس للذہبی) عن عائشہ وقال -بحاری فی (المصنف ۱/۶۱۶)، حررہ ابو نعیم ثم الذہبی من حدیث مقاتل بن حیان، عن داود بن ابی ہد، عن الشعبي، عن عائشہ بہ مرفوعاً

۱۵۲ انظر (الاحیاء ۱/۶۸)، وقد سلف ہم ۲ من حدیث ابی ہریرۃ مرفوعاً، ولا یصح رفعہ، فنظرہ عمہ

مجھے حیرت ہوتی ہے اس شخص پر جو مگر اسی کے عوض ہدایت بیچ دے۔ اور جو شخص دین کے بدلے دنیا خریدے اس پر اس سے بھی زیادہ حیرت ہوتی ہے۔ اور ان دونوں سے زیادہ اس پر حیرت ہوتی ہے جو دوسرے کی دنیا کے لیے اپنے دین کو فروخت کر دے۔

انہی آداب میں سے ہے:

حالم کو چاہیے کہ اپنے علم کے ذریعے دنیا طلب نہ کرے ان وجوہات کے سبب جو ہم پہلے ذکر کر چکے۔

حالم کے لیے درجات میں سے سب سے کم درجہ یہ ہے کہ وہ دنیا کی حقارت، اسے ٹھپاپن، اس کے معامات، اس کو چھوڑنے، آخرت کی عظمت، عزت، فو، صورتی اور اس کی ناشکی کو جان لے۔

دو درجہ کے کہ یہ دونوں متضاد ہیں۔ جیسا کہ دو دیوئیاں کہ جب تم ایک کو رخصی کر دو تو دوسری ناراض ہو جائے۔ اور جیسا کہ میزان کے اوپلز سے کہ جب ان میں سے ایک بھری ہوتا ہے تو دوسرا ہکا ہوتا ہے۔ اور جیسے کہ مشرق و مغرب دو سمتیں ہیں کہ ایک سمت کے قریب ہونے سے دوسری سمت سے دوری بڑھتی ہے۔ اور جیسے کہ پیالے کہ جس قدر ایک میں سے دوسرے میں نکھلیا جائے تو جس قدر دوسرا پیالہ بھرتا جائے گا۔ پہلا اسی قدر خالی ہوتا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں تنبیہ فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص آخرت سے محبت رکھتا ہے اس کی دنیا خراب ہے اور جو دنیا سے محبت رکھتا ہے اس کی آخرت خراب ہے۔ پس ترجیح دو اس کو جو باقی رہنے والی ہے اس پر جو فنا ہونے والی ہے۔

اس حدیث مبارکہ کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

ایسا شخص جو دنیا کی حقارت، ٹھپاپن، متلون مزاجی اور دکھوں سے ملی مذقوں کو نہ جانے تو پھر بعض حالات میں اسکی خوبصورتی بھی ختم ہو جاتی ہے اور ایسا شخص بے عقل ہوتا ہے۔ پس مشاہدہ اور تجربہ ہی اس کو ہدایت دیتا ہے۔

تو کیسے ہو سکتا ہے وہ شخص عام میں سے کہ جس کو عقل ہی نہ ہو۔

اور جو شخص آخرت کی عظمت و اہمیت اور اس کی بیشکلی گونہ جانتے تو وہ شخص کا ذہن یہاں کافر کہ جس کا ایمان سلب کر لیا گیا۔

تو کیسے ہو گا وہ شخص عام میں سے کہ جس کا ایمان ہی نہیں۔ اور جو شخص یہ نہ جانتا ہو کہ انبیاء آخرت کے متعدد ہیں اور ان دونوں کو جمع کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ امید رکھنا اس جگہ سے جہاں پہ ولی امید یہ توقع نہ ہو۔ اور وہ شخص تمام انبیاء کو جمع کرنا سلام کی شریعتوں سے اصرار ہے۔ بلکہ تمام قرآن کا منکر ہے اور وہ شیطان کا قیدی ہے۔ اس کی خواہشات نے اس کو دھوکا دیا کہ اس کی زبانوں میں سے جو شخص اس قدر نیچے درجہ کا ہو تو یہ اس کا معادنی نہایت میں شمار کیا جاتا ہے۔

آخرت و اولیٰ نبیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ اب عزت نے اس الفاظ میں خطاب فرمایا اور ولی عام میرے محبت پر اپنی خواہشات کو ترجیح دیتا ہے۔ میں اس سے ناخوش ہوں۔ اللہ اب عام یہ کہ اس کو اپنے اسرارِ مناجات سے محروم کر دیتا ہوں۔ اس کو اولیٰ نبیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے متعلق کسی ایسی عامت سے مت پوچھنے اس کو دنیا نے بدلوں کر دیا۔ وہ وہ قہیں میرے راستے منحرف کر دے گا۔ یہ وہ ہے جو بندوں کے حق میں راہ کے لٹیرے ہیں۔

اس کو اولیٰ نبیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سب ترغیب دہانی عقلی و عبادی و قلوبی خدمت کر رہا ہے اور اولیٰ نبیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جو شخص میرے نفسی مفروضہ بندے و راہ راست پر لے آتا ہے تو میں اسے عقائد اور دلائلِ قلب سے نوازتا ہوں۔ اور جو شخص اس قلب سے نواز جاتا ہے اس کو بھی مذہب نہیں دوتا۔<sup>1</sup>

1 روایات و احادیث (ترجمہ فارسی) و شجرہ فی الصبیحہ (407)، و احادیث (الاحیاء)، (60)، و (قوت القلوب: 1/244)

اُن وجہ سے حضرت خواجہ حسن بکری رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عباد کی سزا دل کا مرجہا ہے اور دل کی موت یہ ہے کہ اخروی اعمال کے عوض دنیا طلب کی جائے۔<sup>(۱۶۶)</sup>

یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے علما نے دنیا سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا، اے علم والو: تمہارے محل اور گھر قیصر و ساری کے محل دکھ جیسے ہیں اور تمہارے برتن فرعون کے برتنوں جیسے ہیں۔ تمہارے گناہ جہنم کے گناہ سے بدتر ہیں۔ تم شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ توبہ، پھر کہ شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں ہے۔<sup>(۱۶۷)</sup>

یہاں یہ بحث چاہیے کہ محفل ماں چھوڑ دینے سے وفی عالم آخرت کے زمرہ میں شامل نہیں ہوتا اس لیے کہ جاہ و منصب کا سر عام کے سر سے نہیں زیادہ تر۔

حضرت بشر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، روایت حدیث کے لیے حدیث کا لفظ استعمال ہو جاتا ہے۔ یہ لفظ ان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جب تم ان محفل و حدیث آتے ہو تو سمجھ لو کہ وہ منصب کی خواہش کا اظہار کر رہا ہے۔<sup>(۱۶۸)</sup>

حضرت نبیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، کہ حدیث کا فائدہ مال، اہل، عیال، عیال سے فتنوں سے بڑھ کر ہے۔<sup>(۱۶۹)</sup>

حضرت عیسیٰ بن عمیر نے فرمایا، اہل علم کے علاوہ سب مردہ ہیں، عمل کرنے والے عباد کے علاوہ سب غافل ہیں۔ خلاص فی العمل عباد سب غفلت میں مبتلا ہیں اور غفلتیں انہما و جان سے تک تذبذب کا تھارتیں۔<sup>(۱۷۰)</sup> اور ایک روایت میں یوں ہے کہ

154 انظر (الاحیاء 1/60)، ورواه ابن مبارک فی (مرجعہ 14/1) و من طریق ابیہمی فی

(المجلد 1/9)، و فی الشعب (1/596)، احمدی (مرجعہ 5/159)، و ابن سعد فی (تاریخہ 2/77)

155 انظر (لاحیاء 1/61)، و (معجمہ اسقر للسمی 245)

156 انظر (موت لعموب 1/233)، و (لاحیاء 1/67)، وروہ من المقری فی (معجمہ 2/7)، و

ابو نعیم فی (الحلیۃ: 339/8)

157 انظر: (الاحیاء: 1/61)

158 انظر: (الاحیاء: 1/61)

”مخاصین بڑے خطبے سے دوچار ہیں۔“ (۶۰) ”وہ خطبہ دورِ اصل اخلاص کا ریاہ کاری و منافقت میں بدل جاتا ہے۔“

بعض محققین نے فرمایا کہ: اس قولِ حق خطبہ دینے کے وہ یہ ٹھکانے کرے کہ اس کا اخلاص اس کی اپنی وجہ سے ہے۔

اس وجہ سے کہا گیا کہ مخاصین (دورِ پرزیر کے ساتھ) کا مرتبہ مخاصین (لامِ پرزیر کے ساتھ) سے زیادہ ہے۔

قرآن شریف کی سات قراتوں میں سے دو قراتوں میں یوں پڑھا گیا ہے،  
اللہ کریم کا فرمانِ عالی شان ہے،

”لَا تَدْرِي مَا يَخْفِي عَنْكَ“ (یوسف: 24)

بیشک وہ دیکھ رہا ہے جو وہ بندوں میں سے ہے۔

کہ وہ اس قراتوں میں دونوں حالتوں اور حقیقت کی دو نسبتوں مبارکی کسی اور حقیقت کی بھی پر بہت زیادہ تنبیہ ہے۔

یہ کہ اللہ ربِّ میں اس فرمانِ عالی شان میں متحقق ہے:

”وَمَا رَمْنَتْ أَذْرَمَنْتَ وَلَكِنْ يَدْرِي“ (الانفال: 17)

”اور میں محبوبوں کو تم نے پھینکی تم نے فی حقیقت نہیں بلکہ اللہ نے پھینکی۔“

اور آخری منزل میں جو سب سے اعلیٰ مقصد کی انتہا ہے وہ یہ جمع الجمع کا مرتبہ ہے۔

یوحیٰ من درانی رتہ اللہ علیہ نے فرمایا، جب آدمی طلبِ حدیث میں مشغول ہو جائے یا مکانِ کرنے کے یا سب رزق کے ذریعے سفر اختیار کرے تو سمجھو کہ وہ دنیا واری میں گم کیا گیا اور وہ حالی سند حاصل کرنے کے لیے حدیث سنتا ہے یا وہ ایسے بات کی طلب رکھتا ہے جس کی آخرت کی راہ میں کوئی حاجت نہیں۔ (۶۱)

179 اورث السمری (تبیہ بعدہ) 676 میں قول سهل بن عبد اللہ، ورواہ البیہقی فی الشعب: 6455) من قول ذی النون المصری

160 مصر (موت النبی) 224، و (الاحیاء) 61/1، و (الیس الالیس) 262

161 انظر: (الاحیاء) 61/1



بعض اکابر اسلاف فرماتے ہیں: علماء انبیاء آرام علیہم السلام کے رُودہ میں اٹھائے جائیں گے اور قاضی باہش ہوں گے رُودہ میں<sup>(۱۰۲)</sup> اور ان فقہاء کا حشر بھی قاضیوں کے ساتھ ہو گا جو اپنے علم کے ذریعے دنیا حاصل کرنا چاہتے ہوں۔<sup>(۱۰۱)</sup>

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ایک روز اپنی مجلس میں اٹھ کر تشریف لے جانے لگے تو خرمسان کے ایک شخص نے ایک تھیلہ پیش کیا جس میں پانچ ہزار درہم اور ایک باریک پیر کا ایک تھان تھا۔ عرض کیا کہ درہم خرچ کے لیے ہیں اور پیر اپنے لیے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اللہ تمہیں خیریت سے رکھے۔ یہ درہم اور پیر اٹھا لو اور اپنے پیس رہو، ہمیں ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر فرمایا، جو شخص ایسی مجلسوں میں بیٹھتا ہے جہاں مجلس یہاں منعقد ہوتی ہیں اور اس طرح کے غداروں کے قول کو لیتا ہے قیامت کے روز وہ اللہ تعالیٰ سے ماننے والے نہیں ہو کر جاے گا۔<sup>(۱۰۱)</sup>

انہی آداب میں سے یہ ہے:

علماء، کھانے پینے میں، زرق برق لباس میں، مکان میں ریب و زینت اور آرام طبعی کا رجا بن نہ رکھتے ہوں۔

بعد ان سب امور میں میندر روی اختیار کرتے ہوں۔ سلف و صالحین کی اتباع کرتے ہوں۔ جو نہایت سادہ اور معلموں زندگی بسر کرتے تھے۔ عام جس قدر تن آسانی سے دور رب کا ان قدر اللہ تعالیٰ سے قریب تر ہو گا۔ چنانچہ یہ واقعہ اس حقیقت پر شاہد عدل ہے جسے ابو عبد اللہ الخواص رحمۃ اللہ علیہ<sup>(۱۰۳)</sup> نے ذکر کیا، اور یہ حاتم الاصم<sup>(۱۰۴)</sup> کے ساتھیوں میں سے تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حاتم کے ساتھ ہستیاری میں داخل ہوئے۔ ہمارے قافہ میں تین سو بیس افراد تھے ہمارا حج کا ارادہ تھا اور میرے ساتھیوں نے اون کا لباس زیب تن

162 انظر (قوت القلوب 1، 270)، و (الاحیاء 1، 61)

163 انظر: (الاحیاء 1/67)

164 انظر (قوت القلوب 1، 249)، و (الاحیاء 1، 62)، احسن هو انصری

165 ابو عبد اللہ الخواص هو عیسیٰ، مصوف من اهل سنی صاحب حاتم الاصم

166 حاتم الاصم هو ابن عوان بن یوسف سلجی، اور اہل الری، ابو عبد اللہ حاتم الاصم، توفی سنہ (237ھ)، انظر: (السیر: 11/485)

یہ تو تھا اور کسی کے جی پاس تو شہ دن اور زار ادا نہ تھا۔ ہم سب ایک حوڈا کر کے ہاں  
 جھڑے جو سُرچند زیادہ مہار نہیں تھیں لیکن غریب نواز تھا۔ چنانچہ اس رات سو ڈاگر نے  
 اپنی امتحان کے مطابق ہمارے ضیافت کی۔ صبح ہوئی تو اس نے نہ تو تھکے ہوئے اور  
 نہ مروت ہے تو فرمایا: کیونکہ جی جگہ فقیہ شہ کی بیاری کی کے لیے جہان ہے۔ حاتم نے  
 فرمایا: کہ مریش کی حیثیت باعث اثر و ثواب ہے اور فقیہ کی ریاست جہان ہے۔ میں جی  
 تم سے بات چلتا ہوں۔ فقیہ کا نام محمد بن قتیل تھا اور اپنی لڑائی کے تو خفی تھے۔  
 اس نے تو خفی سے جب کہ درویش پینے کا ہمارے لیے نہایت خوب صورت اور ماندہ  
 بنا رکھا۔ حاتم نے اسے شہر سے روکے اور فرمایا: حاتم سے کھانا کھاؤ اور یہ  
 میں (میں) یہاں کی شہر کی ہوں۔ پھر ان کے خلیفہ کی باریت کی اور میں داخل ہوئے تو  
 یہاں سے حاتم کے واقعہ کے آراں میں اس کا انصاف ہے۔ اس کا نام مزید یہ ہے۔  
 پھر اس نے اس کے داخل ہونے میں قادی صاحب سے ہوا۔ فقیہ نے نرم و قوی تھ  
 اور وہی سے اس کے نرم و ہلکے۔ اس کے سے یہاں ایک خادم تھا جس کا نام  
 اس کے سے تھا۔ اس کی (اور) یہاں یا اور کو خفی سے اس کے سے حال اس کی دریافت  
 کے سے حاتم نے یہاں میں سے وہی کے سے۔ اس میں مناسبت ہے نہیں  
 نہیں کے لیے شہر کی قریب قریب یہاں میں نہیں مہوں کا۔ اس میں مناسبت ہے یا۔  
 اس کے وہی مسدود رہیں۔ تو حاتم نے یہاں۔ تو میں قتیل نے کہا: یہاں سے  
 نے اس کے قریب قریب یہاں میں سے اس کے سے حاتم نے یہاں میں سے پوچھنا چاہنا  
 ہوں۔ تو میں قتیل نے یہاں سے۔ تو حاتم نے فرمایا: یہاں میں سے حاتم نے یہاں میں  
 قتیل کے اور حاتم نے یہاں سے۔ تو حاتم نے فرمایا: میں قتیل آپ نے یہاں سے  
 حاصل کیا ۵۵۵۵۵ تو اس میں ملنے سے یہاں سے کتاب رسوں میں ملنے کیلئے سے حاصل  
 یہاں سے حاتم نے فرمایا: کتاب رسوں میں ملنے سے یہاں سے حاصل کیا ۵۵۵۵۵ تو اس میں  
 نے یہاں سے ملنے کیلئے نے حضرت جبریل میں سے ملنے سے حاصل کیا۔ تو حاتم نے  
 فرمایا: حضرت جبریل میں سے ملنے کے سے حاصل کیا ۵۵۵۵۵ تو اس میں قتیل نے کہا:  
 حضرت جبریل میں سے ملنے کے سے ملنے سے حضرت سے حاصل کیا۔ تو حاتم نے فرمایا: وہاں



سب لوگ حاتم کے پاس آئے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اے ابو عبد الرحمن سلامتی کا راز کیا ہے؟؟؟؟؟ فرمایا، اے ابو عبد اللہ، جب تک آپ میں یہ چار خصوصیات نہ ہوں گی تب تک آپ دنیا سے سلامت نہ رہیں گے۔

1: لوگ اُرجہالت سے پیش آئیں تو آپ درِ زُریں۔

2: اپنے جہل پر قابو رکھیں۔

3: اپنی چیز لوگوں کو دیں۔

4: لوگوں کے مال و متاع نہ چروہیں۔

جب آپ میں یہ خصوصیات ہوں گی تو آپ دنیا سے محفوظ رہیں گے۔<sup>(۱۴۱)</sup>

اعلافِ رحمہم اللہ تعالیٰ کی سیرت میں آماجِ زیبائش و ترک کرنے کے آثار موجود ہیں۔ اور اس میں تحقیق یہ ہے کہ مباح امر کے ذریعے زینت حاصل کرنا حرام نہیں ہے۔ لیکن اس وحدتِ مابین سے دل میں زیب و زینت کی پامیدار ہوتی ہے اور پھر اس کو چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ امورِ ممنوعہ سے ارتکاب، حق کے معاملہ میں منافقت اور مخلوق کی رعایت و معافیت اور دیگر دوسرے معاملات کے سبب ہمیشہ زیب و زینت ممکن نہیں ہوتی۔ ان امورِ ممنوعہ سے بچنا لازم ہے۔ کیونکہ جو شخص دنیا میں محو ہو گا تو وہ پھر اس سے سلامت نہ رہ سکے گا۔

آر دیناوی شاعر نے باوجود سلامتی حاصل ہوتی تو ترک دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر شدت نہ فرماتے، یہاں تک کہ جو دھاری دار کرتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیب تن فرمایا، وہ بھی اتار دیا۔<sup>(۱۴۲)</sup>

اور حکایت ہے کہ یحییٰ بن زید نوفلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام مالک بن انس رحمہ اللہ تعالیٰ کو خط لکھا:

166: انظر لہدہ قصۃ (حلیۃ الأولیاء 8/80)، و (الاحیاء 1/66)، و (تکسیر الانیس 142)

58: رواہ (بحرہ 2/57)، و (مسلم 556)، من حدیث عائشہ

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے، درود و نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل میں پہلے اور بعد میں آنے والوں پر۔

یعنی بن زید بن عبد الملک کی طرف سے ماک بن انس کے نام۔

مجھے یہ خبر پہنچی کہ آپ عمدہ لباس پہنتے ہیں اور عمدہ کھانے کھاتے ہیں اور نرم گداز پر تشریف فرما ہوتے ہیں اور اپنے دروازے پر دربان مقرر فرماتے ہیں۔

حالانکہ آپ صوم کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں اور لوگ قریب و بعید سے آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ کو اپنا ماہانتے ہیں اور آپ کے قول پر راضی ہوتے ہیں۔

اسی واسطہ سے اللہ نے ڈرینے اور عاجزی اختیار کیجیے، میں نے آپ کو خط لکھا نہایت سُرگت سے ہے، اس خط کو میرے اور اللہ کے عہدہ والی نہیں جانتا۔۔۔۔۔ اسلام

امام ماک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً خط لکھا۔

ماک بن انس کی طرف سے۔ جس بن زید رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے۔

آپ پر اللہ طرف سے سلامتی ہو۔

مجھے آپ کا خط ملا کہ جس میں شفقت و ادب سے متعلق میرے لیے نصیحت ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو تنویرِ حسیب فرمائے اور نصیحت کرنے پر جزا عطا فرمائے اور میں اللہ رب العزت سے توفیق طلب کرتا ہوں۔

نوٹی: حاکم بن علی نے اسے جو بلند و برتر ہے۔

بہرحال جو آپ نے فرمایا کہ میں عمدہ کھانا کھاتا ہوں اور عمدہ لباس پہنتا ہوں اور دروازے پر دربان مقرر کرتا ہوں اور نرم گداز پر بیٹھتا ہوں، جی ہاں ہم ایسا کرتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ماحسان ہے: "أَقُلُّ مِنْ حَرَمِ زِينَةِ اللَّهِ نَقَى خَرَجَ يَعْبادِهِ لَصِيْلَتِ مَنْ

الْبَزْؤُ" (الاعراف: 32)

آپ فرمائیے کہ میں نے حرام کی اللہ تعالیٰ کہ وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی اور پاک رزق۔



کی آسائشوں کی طرف مائل ہو کر اللہ تعالیٰ کے ان پر انعام سے متنفر ہو گیا ان پر انکار کرنے سے خاموش رہنے لگا اور ان کی چابیوں کرے گا۔ یا یہ کہ ان بادشاہوں کی حمایت کرنے اور ان کے حوالہ کو خوبصورتی سے بیان کرنے میں پر تکلف ہو جائے گا یا نہ یہ سب سراسر جھوٹ ہوگا۔ یا یہ کہ ان بادشاہوں کی دنیا سے کچھ حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اور یہ تو بربادی اور رسوائی کا سامان ہے۔

**اور انہی آداب میں سے ہے کہ:**

ہر وہ شخص جس کی طرف غصہ کی نسبت کی گئی ہو اس سے ساتھ تعلق نہ رکھے۔ یوں ہی سپاہیوں اور ظالم نوٹوں سے ساتھ بھی قطع تعلق نہ رکھے، ورنہ ہی ان کے ساتھیوں اور مددگاروں کی معاونت کرے۔

ایک بارے بارے میں ثابت ہے کہ وہ محدثی حفاظت سے یہودیوں کی تعمیر پر نگران مقرر کیا گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے بارے میں اپنے دل میں بہت شک پایا، اُن پر یہ شک تھا کہ وہ تہجد فاضل عدم میں سے تھا۔ لیکن اس جلد کا علم بنی ظالم تھا۔ تو میں نے حضرت سفین ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں مشورہ لیا تو انہوں نے فرمایا، تم تھوڑی زیادہ کٹنی شے پر بھی ان کی معاونت نہ کرنا۔ میں نے عرض کی، نہ یہ دیوار تو خدا میں مسلمانوں کی حفاظت کی ہے، نانی جاری ہے۔ فرمایا، ہاں اگر تم اس میں یہ بات داخل ہو جائے گی کہ تم بن ظالم نوٹوں سے ملاقات کرو گے تاکہ وہ تمہاری اجرت لائیں تو اس طرح تم ان لوگوں کی ملاقات کو پسند کرو گے جو اللہ کریم کی نافرمانی کرتے ہیں۔ (170)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، جس نے کسی ظالم کی بقاء کے لیے دعا کی تو یقیناً اس نے یہ پسند کیا کہ اللہ کریم کی زمین میں اس کی نافرمانی کی جائے۔ (171)





اور اسی قبیل سے ہے کہ چھ سالہ خمران کی قید میں تھے۔ اس نے ان میں سے کسی ایک کو بدایا تاکہ ان سے مٹی منگوا کر خط کے اوپر مہر لگائے۔ تو ان عالم صاحب نے فرمایا: مجھے خط دیجیے تاکہ میں دیکھوں کہ اس میں کیا لکھا ہے۔

**اور انہی آداب میں سے ہے کہ:**

فتویٰ دینے میں جلدی نہ کرے بلکہ توقف کرے اور اس سے بچے جب تک افتاء سے خلاصی ممکن ہو۔

اُسر سے متعلق پوچھا جائے جس کے بارے میں قرآن عظیم الشان، حدیث مبارکہ، اہتمام یا قیاس جلی سے علم حاصل ہے تو پھر فتویٰ دے۔ اور اُسر کے بارے میں پوچھا جائے کہ جس کے بارے میں علم نہیں تو کہہ دے کہ "میں نہیں جانتا"۔ اور اُسر کے بارے میں پوچھا جائے کہ جس کے بارے میں رہنمائی نہ ہو، اجتہاد ذریعے یا مذاہب اربعہ سے تو اہل امکان کوشش کرے کہ سائل کو وہ سب عام کی طرف لوٹا دے اگر یوں سائل کی بہترین رہنمائی ممکن نہ ہو تو اس لیے کہ امور شریعہ دینیہ بہت بڑا اور مشکل کام ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جس کسی مسئلہ کے بارے میں فتویٰ طلب کیا جاتا تو وہ فرماتے کہ میرے وقت کے پاس جاؤ کہ جس نے لوگوں کے معاملات اپنے اُمرے رکھے ہیں اور اپنے گلے میں ڈال رکھے ہیں۔<sup>(۱۶۶)</sup> اور فرمایا: سائل ارادہ رکھتے کہ وہ ہمیں ملنا لیں اور ہم پر سے گزر کر جہنم میں پہنچ جائیں۔<sup>(۱۶۷)</sup>

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: وہ شخص مجنون ہے جو لوگوں کو ہر اس معاملہ میں فتویٰ دیتا ہے جس کے بارے میں وہ اس سے فتویٰ طلب کرتے ہیں۔<sup>(۱۶۸)</sup> اور

175 انظر: (قوت القلوب: 1/228)، و (الاحیاء: 1/69)

176 انظر (الاحیاء: 1/9)، و (قوت القلوب: 1/266)

177 رواہ (مسند رمی: 187)، و ابن الجعدی (مسندہ: 520)، و دھیر بن حرب فی (العلم: 10)، و ابن

عبدالبرق (جامع بیان العلم: 2206)، و انظر (قوت القلوب: 1/228)، و (الاحیاء: 1/69)



حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر دس مسکے پوچھے جاتے تو آپ رضی اللہ عنہ ایک مسکہ کا جواب ارشاد فرماتے اور باقی نو مسکے کے جواب میں خاموش رہتے۔<sup>(181)</sup>  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نو مسکے کا جواب ارشاد فرماتے اور ایک مسکہ کے جواب میں خاموش رہتے۔<sup>(182)</sup>

اور وہ فقہاء جو فرماتے تھے کہ ان اداری (میں نہیں جانتا) تعدد میں ان علماء سے زیادہ ہیں جو فرماتے تھے اداری (میں جانتا ہوں)۔

ان فقہاء میں سے جو فرماتے "اداری" میں نہیں جانتا" تھے چند یہ ہیں: حضرت سفین ثوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام فضیل رحمۃ اللہ علیہ، اور حضرت بشر بن حارث رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی بلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس مسند میں یہ نو ہیں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہم، یقیناً وہ پانچ: جب ان میں سے کسی ایک سے کسی مسئلہ کی بابت واس یا جہ تاقہ وغیرہ انش کرتے کہ اس مسند سے جواب میں اس کا جوابی کفایت ہے۔<sup>(183)</sup> (یعنی حامل کوں سے پوچھنے کی نوبت نہ آئے)۔

اور ان روایت میں اتفاق ہے کہ جب کسی ایک سے سوال کیا جاتا تو اس سے وہ سر کی طرف ہوتے اور وہ سر سے صاحب سائل کو کسی اور کی طرف دھرتا اور وہ کسی اور کی طرف حتیٰ کہ پچھتے پچھتے سامعہ پہنچ کر طرف لوٹ آتا۔<sup>(184)</sup>

ان کی مثل مروی ہے کہ: اصحاب صفہ میں سے کسی ایک کو بھنا ہوا سر پیش کیا گیا وہ سخت فاقہ سے ہونے لگا، باوجود وہ سر سے کو ہدیہ کر دیا اور انہوں نے آگے ہدیہ کر دیا ہوں وہ ان کے درمیان ہی گردش کرتا رہا یہاں تک کہ پھر پہلے کے پاس آ گیا۔<sup>(185)</sup>

181 انظر: (قوت القلوب: 1/ 228)، و (الاحیاء: 1/ 70)

182 انظر: المصادر السابقة

183 قد رواه النسوی فی (المعرفة و تاریخ: 2/ 817)، و (الدرمى: 145)، و سور عبد الممشقی فی

(تاریخہ: 670)، و الخطیب فی (الفتیہ و المنقہ: 2/ 23)

184 رواه النسوی فی (المعرفة و التاريخ: 2/ 817)، و الخطیب فی (الفتیہ و المنقہ: 2/ 23)

185 انظر: (الاحیاء: 1/ 70)

بعض اکابرین نے فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چار چیزوں سے بچ کر رہتے تھے۔<sup>(۸۶)</sup>

۱: عہد انی سے ۲: وصی بننے سے ۳: امانت رکھنے سے ۴: فتویٰ دینے سے

بعض اکابرین نے فرمایا، وہ شخص فتویٰ دینے میں زیادہ جلدی کرتا ہے جس کے پاس عہد ام نہوتا ہے اور اس سے بچنے کی کوشش وہ کرتا ہے جو زیادہ پرہیزگار نہوتا ہے۔<sup>(۸۷)</sup>

صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جن میں پانچ چیزوں میں مشغول رہتے تھے،<sup>(۸۸)</sup>

۱: تلاوت قرآن کریم ۲: سجدہ کی تہجداری ۳: ذکر اللہ

۴: نیکی کی دعوت ۵: برائی سے روکنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پہلے پوچھا جاتا تو وہ فرماتا، ہمارے سرورِ مردہ عہد ام حسن بصری رمتہ اللہ علیہ سے یہ تین۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پہلے پوچھا جاتا تو فرماتا، حضرت ابن زید سے یہ تین۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے پوچھا جاتا تو وہ فرماتا، عید ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ تین۔<sup>(۸۹)</sup>

منقول ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ تین بیان کر دیں۔ پھر حضرت حسن بصری رمتہ اللہ علیہ نے تیس احادیث بیان کیں۔ اور جب ان سے ان کی شرح پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تین سے پاس صرف ان سے دو میں نے بیان کر دیں۔ پھر حضرت انس بصری رمتہ اللہ علیہ نے ایک ایک کر کے تمام حدیث کی شرح بیان کی۔ وہ ان کی عمدہ شرح اور ان کے حاشیے سے حیرت و حیرت و حیرت رضی اللہ عنہ نے انہی میں شکریاں کے اردووں و

۱۸۵ نظر: (قوت القلوب: ۱/ ۲۲۹)، و (الاحیاء: ۱/ ۷۰)

۱۸۶ افسر: (قوت القلوب: ۱/ ۲۲۹)، و (الاحیاء: ۱/ ۷۰)

۱۸۸ انظر التعلیق السابق

۱۸۹ وہ اس کی شبہ ۵۵۵۵، ابن سعدی (الطبقات ۱۰/ ۱۲۵)، و الحصبی (تاریخہ ۲/ ۲۹)

و تمامہ: اناسمنا و سمیم، و فنینا و حفظ

۱۹۰ انظر: قوت القلوب: (۱/ ۲۵۴)، و (الاحیاء: ۱/ ۷۱)

۱۹۱ رواہ ابن سعدی (الطبقات ۵/ ۱۴۰)، و السنوی فی (المعرفہ و التاریخ ۱/ ۴۷۵)، و الخطیب

فی (الحق و الحق: ۱/ ۱۵۴)، و وکیع فی (الحبر نقضہ ۲/ ۴۱۱)، و ابن عبد البر فی

(التمہید: ۳۰۳/ ۶)

ہاریں اور فرمایا، تم مجھ سے ہم کے بارے میں پوچھتے ہو حالانکہ تمہارے درمیان یہ بڑے عالم موجود ہیں۔<sup>(192)</sup>

اور انہی آداب میں سے ہے کہ:

عالم کو چاہیے کہ وہ علم باطن، دس کی نگرانی، راہ آخرت اور اس پر چھنے کی کیفیت کو جاننے کی زیادہ کوشش کرے۔

مجاہد، وراقہ کے ذریعے اس کے انکشاف کی چکی، میدان رکھے کیونکہ مجاہد کے ذریعے مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔ اور صوم قلوب کی باریکیوں سے سبب دل سے حکمت سے ختم ہوتے ہیں۔ کتابیں اور تعلیم اس میں کام نہیں آتیں بلکہ حلت و شہر سے بہرہ ہے۔ جو محض مجاہد، وراقہ، نظام کی و باطنی، دس، جاننے اور تنہائی میں مشہور قلب اور صاف فکر، و شیخ کے ساتھ غیر اللہ سے بہ تعلق ہو لہذا اللہ کو سب سے حضور حاضر و غائب سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ البس و چپائی اور شہدہ طبع ہے۔ تنہائی طاب علم ایسے ہیں جو علم دراز تک علم کھینچنے میں و تہن برتتے ہیں۔ اہلین علم و وراقہ بہت زیادہ برتتے ہیں جس کی وجہ سے اللہ عزوجل ان سے یہ حکمت کی ایسے سارا قبول دیتا ہے کہ عقلمندوں کی عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

"وَاتَّقُوا اللَّهَ، يَعْصِمَكُمْ اللَّهُ" (البقرة: 282)

اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "بِسْمِ اللَّهِ" کوئی شخص اپنے عمر پر عمل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو وہ علم بھی عطا فرمادیتا ہے جو اس کو حاصل نہ ہو۔" اس حدیث مبارکہ کو امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الحلیہ" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔<sup>(193)</sup>

192 نظر (الاحادیث، 71)، و (مطبوعات 1 + 25 + 255)

193 رور ابو نعیم (الحلیہ 16 + 17)، رور ان ذکر احمد بن حنبل حدیث الکلام عن بعض الصحابہ عن سہیل بن مہزیب، و ہم بعض مروءہ ذکر عن سہیل بن مہزیب، موضع حدیث الامام علیہ السلام و غیرہ، و هذا الحديث لا يحتمل بهذا الاسناد عن احمد بن حنبل





پر غصہ کرے گا بعد ان کو فریاد جانے گا جو کہ مسخر اور واسطہ ہے۔ پس جب یہ تحقیق ہے کہ سوز، چاند، ستارے، جمادات، حیوانات، نباتات اور تمام مخلوق صم باری تعالیٰ کے ماتحت ہے اسی طرح قدم اور ہاتھ لکھنے والے کے ماتحت ہیں۔

قدرت ازلہ ہی ہر چیز کی اصل ہے اور یوں اس کے دل پر توکل، رضا اور فرمانبرداری غائب جاتی ہے۔ پھر وہ غضب و حسد اور برے اخلاق سے بری ہو جاتا ہے۔

جس و مندرجہ بالا چیزوں پر تقویت حاصل ہو تو وہ رزق، صلح، اور غلوں کی متعلق سے بندہ بریں خان میں ہوتا ہے۔ اس کے اس کو اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ جو کوئی ایسا عمل کرے گا اس کو ایسا ہی ہوگا اور جو کوئی برا عمل کرے گا اس کو ایسا ہی ہوگا۔

اس یقین کا فائدہ یہ ہے کہ حرکات و سکنات اور غلطیوں میں صدق مراقبہ حاصل ہوتا ہے۔ اور یوں وہ تقویٰ میں مبالغہ کرتا ہے اور اس قسم برائی سے بچتا ہے۔ جب یقین غالب ہو جاتا ہے تو دشمنوں سے بہت زیادہ ہمتا اور زیادہ فرمانبرداری کرتا ہے۔ اس کو اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ اللہ رحمہم ہر حال میں اس پر مطلع ہے اور اس کے دل کے امور، پوشیدہ غم و فکروں و دلچسپیوں سے اس کو حاصل ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ نہان تہائی میں بھی اپنے تمام معاملات میں اب اس شخص کی طرح غور و نظر رہتا ہے جو بزرگ بادشاہ کے ماتے بیٹے اور بادشاہ کے وزیر کے ہوتے ہوئے تو دشمنوں سے بھٹتا ہے۔ یہ تمام معاملات میں باادب ریت اور خلاف ادب ہر بات سے بچتا ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "اِحْسَانٌ یَہُیَءُ لَکَ اَنْ تَعْبُدَ اللہَ رَبَّ اَحْزَنَ کَیْ عِبَادَتِہِ اَنْ تَعْبُدَہُ کَیْ تَقُوْلَ اَمْرًا لَکَ لَیْسَ بِکَیْ سَمُوْا فِیْہِ ذَمِّنٌ مِّیْنُ رَکْہُوْکَ وَہِ تَحْمِیْنُ دَکِیْہِ رَہَہُ" (۱۹۶)

اس طرح دو اپنی باطنی فکر میں یوں ہو جائے گا جیسے اپنے خجائے اعمال میں۔ یا یہ کہ اس کو یقین ہو جاتا ہے کہ اللہ کریم اس کے مخفی معاملات پر یوں مطلع ہے جیسے مخلوق اس کے



صرف ہم وید کرنے پر استغناء کرے گا تو وہ علم کا صرف ایک برتن ہو کر رہ جائے گا۔ اور عالم کے درجہ پر فائز نہیں ہو پائے گا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ہر ایک کے علم سے کچھ لے لیا جاتا ہے اور کچھ چھوڑ دیا جاتا ہے۔

اس حدیث مبارکہ کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے روایت کیا، اور "یٰۤاَبُو بَكْرٍ" "یٰۤاَبُو بَكْرٍ" "یٰۤاَبُو بَكْرٍ" (۱۸۸)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اور قرآن میں حضرت ابی بن عبس رضی اللہ عنہ سے سنا کر دیتے۔ پھر فقہ و قرآن میں ان دونوں سے اختلاف بھی کیا۔ (۱۸۹)

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ہمارے پاس جو چیزیں آیا ہیں اس تمام کو سہرا آٹکھوں سے قبول کیا۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف سے جو چیزیں آیا ہیں ان میں سے ہم نے کچھ لے لیا اور کچھ چھوڑ دیا۔ اور تابعین کی جانب سے جو چیزیں آتی ہیں ان میں سے ہم بھی انسان ہیں۔ (۱۹۰)

اور اب غیر سے کسی سنی بات پر تنقید کرنا ناپسندیدہ ہے۔ کتابوں اور اور تصانیف پر اعتماد بھی بہت بعید ہے۔

بلکہ کتابیں اور تصانیف تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اہل تابعین کے زمانہ میں موجود ہی نہ تھیں۔ بلکہ وہ تو ایک سو بیس جہزی میں وجود میں آئیں۔ تمام صحابہ کرام

198 کتاب التعلیق فی (توضیح حدیث الاحیاء، 1/92) وہ فقہ علیہ فی مطبوع الطبری، قال السجستانی فی (المقصد الحسنی، 213) ہو من فورہ منک، بل فی انطراوی من حدیث ابن عباس رحمہ اللہ و معنیہ التصحیح و ردہ السیوطی فی (درر المشتی، 166)، و قال عبد اللہ بن احمد فی (تاریخ اہل الحد) من طریق حکمہ عن ابن عباس و انط (الاسناد ذوقہ لمصنف، 68)، و قال قلی سبغی - نکون الراویۃ (بوجود من قولہ و مودع) او (انحد و ندع)

199 انظر: (الاحیاء، 78/1)

200 طبر (در بیع عدد 3، 690)، و (الاسماء لاس عبد اللہ، 144)، و (موت لقلوب، 1، 204)، و (الاحیاء، 79/1)

رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تمام تابعین رحمۃ اللہ علیہم کی وفات کے بعد، حضرت سعید ابن امیب رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور تمام کبار تابعین کی وفات کے بعد۔

بد پہلو، قادیانیت و کلمے اور کتابوں کو تصنیف کرنے کو ناپسند کرتے تھے تاکہ لوگ نہ لفظ و نہ قرآن کریم و نہ غور و فکر کو چھوڑ دیں۔ بعد فرماتے کہ حفظ کرو علم کو بیعت ہم نے کیا۔

ان اوجہ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سچے امام رضی اللہ عنہ کی ایک سیاست نے قرآن کریم، مصنف میں منع کرنے کو ناپسند کیا۔ اور فرمایا کہ ہم وہیے کرتے ہیں اور اصل اللہ سنائیے نہ یہ۔ اور خوف محسوس کیا کہ وہ مصنف پر پل نہ ٹھہرا سکتے۔ اور فرمایا: قرآن کریم و نہیات پر چھارتے ہیں کہ بعض میں و بعض میں دو سے دو سے حاصل کرتے ہیں اور پرستے ہیں تاکہ اپنی دلوں کی مصافحت و محبت کا باعث ہو۔

اسی کے حضرت امام رضی اللہ عنہ اور باقی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قرآن کریم کی تہمت نہ صرف قادیانیوں پر بلکہ ان پر بھی سے خوف محسوس کرتے ہوئے کہ انہیں لوگ نہ چھوڑ دیں اور نہ ہو جائیں۔ اور سیاست کی احتیاط کرتے ہوئے کہ لوگوں میں ظلمات و رقابہ قادیانیت و اوجہ سے اختلاف نہ پیدا ہو جائے اور کوئی فصل موجود نہ رہے کہ جن کی طرف رجوع کیا جاسکے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ مبارک اس کے لیے تھا اور قرآن کریم کو ایف مصحف میں جمع کیا۔ (201)

اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس کو ناپسند فرماتے تھے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اپنی موطا کو تصنیف فرمائیں۔

اور فرماتے تھے کہ اس نئی چیز کو نہ کرو جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نہ کی۔  
جیسا کہ احیاء العلوم میں ذکر کیا گیا۔<sup>(202)</sup>

یہ بھی مشکل ہی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے مسند تصنیف فرمائی ہو یا شاید کہ بعد میں اس پر مختلف رسائلے پائی ہوں۔ (یعنی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کیا کہ حدیث کی کتاب نہ لکھی جائے۔ بعد میں ان کے لیے واضح ہو گیا کہ ایسا کرنا جائز ہے۔)

کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے امام میں کتاب ابن جریر فی التہذیب اور المعروف التہذیب من مجاہد و عطاء و اسحاق ابن عباس رضی اللہ عنہم "مہ شریف میں تصنیف کی گئی۔ اس کے بعد عمر بن رشد اسعدی کی کتاب ابن میں تصنیف کی گئی۔ جس میں مصنف نے علم مشورہ و تنبیہ یاوران و بوب میں ترتیب دیا۔ اس کے بعد مدینہ طیبہ میں امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "موطأ" تصنیف کی گئی۔ اس کے بعد "جامع غنیان لشوری" تصنیف کی گئی۔<sup>(203)</sup>

پھر پندرہویں صدی ہجری میں علم الامم میں تصنیفات ہوئیں اور تحقیقات نے اہل علم کی طرف توجہ بہت بڑھائی۔ چنانچہ اس کی طرف اور تفصیلات و ران سے ساتھ و مظاہر نے کی طرف مائل ہو گئے۔ جس انہوں نے اس زمانے کے علوم میں تحقیقات کیں اور علم القلوب اور نفس کی صفات کے بارے میں جستجو اور شیطان کی سازشوں میں ڈوب گئے۔ بہت کم دلوں نے اس سے اعراض کیا۔ یوں بعد میں آنے والے وقت میں دین مزاں ہوتا گیا تو پھر یہ گمان ہو گا کہ تمہارے زمانے کے بارے میں۔ پس اس معاملہ کی منتہا اس نکار کے ظاہر ہونے پر کہ جس کے مقصود کی نسبت جنوں سے بنے جتنی پاگل پن سے ہے۔ بہتر ہے کہ انسان اپنے آپ میں مشغول ہو جائے اور خاموش ہو جائے۔ اسی طرح امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور تقیہ پانچ سو ہجری کے وقت کے بزرگ ہیں۔ تو یہ حال ہو گا

ہمارے زمانے کا۔ اور اب ایک ہزار ہجری سے زیادہ وقت گزر چکا ہے۔ اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے سے ہمارے زمانے کی دوری مشعل سے دوری کی مانند ہے۔ پس جو کوئی بھی دور ہوتا جانے کا وہ زیادہ اندھیرے میں آتا جائے گا۔

اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے نسلِ نساں! اور دن کے بعد تم لوگ برائی پاؤ گے۔ یہاں تک کہ اپنے رب سے جا ملو گے۔“ اس حدیث مبارکہ کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ (204)

اور انہی آداب میں سے ہے کہ:

”ماں + چاہے کہ وہ نے سے معذرت میں بہت زیادہ احتیاط کرتے اگرچہ عام عبادۃ اس پر اتفاق ہو گیا ہو۔“

یہاں نو کہ جہاں امام رضوان اللہ علیہ وسلم نے ہماری مبارک روایت کے بعد میں آنے والی شے میں وصال کی مطابقت میں دیکھو گے میں ڈال دے۔

چاہیے کہ مدافنِ یہ تہذیبوں میں غور و فکر کیا جائے تاکہ معلوم ہو کہ ان کے قواسم و افعال میں سب سے زیادہ اہم یا چیز تھی۔ یہ وہ تدریس، تصنیف، تذکرہ، تفسیر، صوم، رویت، معذرت، اوقاف، وصیتوں، ریاست، مال، بادشاہوں سے میل جول، خاندان میں حسن طرز کے متعلق تھی یا خوف، غم، فقر و محبہ، عبادت کی و باطنی مراقبہ، چھوٹے بڑے گناہ سے بچنے، شہواتِ نفسانی اور شیطان کے ٹکروں فریب سے بچنے اور علوم باطن سے متعلق تھی۔

تحقیق سے یہ بات جان سنیے کہ زمانہ بھر میں سب سے زیادہ علم، اللہ اور حق کے عرفان میں سب سے زیادہ قرب و واسطی شخص سے جو سچا کرامہ رضوان اللہ علیہ وسلم نے ہماری سب سے زیادہ

مشابہ اور اصناف کے طریقہ کو زیادہ جاننے والا ہے۔ پس جس نے بھی دین کی معرفت بالیقین حاصل کی انہی کے واسطوں سے حاصل کی۔

یہی وجہ ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی کہ آپ نے فدا کی مخالفت کی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم میں بہتر وہ ہے جو اس دین کی زیادہ پیروی کرے۔ (۱) مناسبت یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی موافقت میں موجود زمانے کے لوگوں کی مخالفت و خاطر خواہ نہ لاک۔ یونہی لوگ اس راہ کو مناسب سمجھتے ہیں جو ان کی طبیعت کو مل کرے اور ان کا نفس یہ اعتراف نہیں کرتا کہ یہ ان سے الگ ہے۔ خدائی کا سبب ہے۔ اور وہ مٹتی جاتی ہیں کہ اس سے علاوہ سنت کی وحی اور راہ نہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ: "وہی چیزیں ہیں عام اور یہ ت۔ بہترین کام اللہ عزوجل کا ہے اور بہترین یہ ت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔" نے نے معامات سے پتہ چلے کہ سب نے بری چیزیں دین میں نئی چیزیں ایجاد کرنا ہے اور دین میں نئی چیز بدعت ہے اور بدعت کفر ہے۔ نیز اور اپنی عمر کا نہیں تمہارے اس وقت کے زمانے کا۔ نیز اور اب وقت کے زمانے کے قریب ہے اور وہ دور سے وہ نہیں آئے۔ اس حدیث مبارکہ کا وہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے بہترین سند کے ساتھ ذکر کیا۔ (206)

حضرت ضیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے زمانے کی نیکی گزشتہ زمانے کی برائی تھی اور تمہارے زمانے کی برائی آئے وقت کے زمانے میں نیکی بن جائے گی۔ تم لوگ حق پر رہو

205 انظر: (قوت القلوب: 1/275)، و (الاحیاء: 80/1)

1. رواہ ابن ماجہ (46)، و النسبی فی (معرفۃ و تاریخ: 3/29)، و ابن صفی (الامانہ: 18)، و لاکنی فی (شرح الاعتقاد: 74) من حدیث ابن مسعود مرفوعاً و قال ابو صری فی (مصابیح: 10) حدیث مسند ضیفہ بن حاتم بحیول و رواہ موقوف معمر بن راشد 207، و من طریقہ لصری فی (الکبیر: 7513)، و البہقی فی (شعب: 4494)، و

رجال اسناد ثقات



اے جب تک کہ تم حق کو پہچانتے رہو گے، مرقہ لوگوں میں جو عام ہے وہ حق کو چھپانے گا  
نہیں بین کرتا رہے گا۔ (207)

بیشک یہ بات سچی ہے کہ اس زمانے کی نیکیاں سچے کرامتِ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ  
مبارک میں برائیاں سمجھی جاتی تھیں۔ مارے زمانہ میں مسجد و حجامہ انہیں آراستہ کرنا اور  
تعارف کی بازیوں میں بہت زیادہ مہر خرچ کرنا ورنہ ان میں قیمتی بیٹھوسے بچنے کو سبکی  
نہیں جاتا تھا۔ حالانکہ سچے کرامتِ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں مسجد میں چٹائی  
بچھانا بھی بدعت شمار ہوتا تھا۔

حالات یہ تھے کہ یہ نیکوئی بدعت میں سے ہے۔ پہلے تو اسے اپنے درمیان  
درمیان بدعت مہر کاٹ دیتے تھے۔ حالات قرآن کریم اور آذان میں ضمن کرنا بھی نئی  
بدعت میں سے تھے۔ پختہ کی میں مہاجر و انصاریت میں وہاں اور یہاں کی بدعت سے  
بارے میں سبب جدید فاش یہ بات تھی، اور نور اس کے حال و کرامت ہونے کے سلسلے  
میں تساہل برتا جاتا ہے۔

حضرت امیر المؤمنینؓ اور اہل بیتؓ نے منع فرمایا، مگر وہ ک خواہشات کے زمانہ میں  
وہاں کہہ کرے تابع ہیں، مگر تم پر وہ زمانہ آئے گا جس میں عمر و خواہشات کے تابع  
ہو گا۔ (208)

حضرت ابو سہیمان ادرانی رامت مد علیہ فرمایا کرتے تھے، ان کے دل میں وئی ایسی بات  
دل کی تو وہ اس پر عمل نہ کرتے تھے کہ اس کے بارے میں حدیث سن لے۔ پھر اگر وہ اس  
کے موافق ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔

حضرت ابو سہیمان ادرانی رامت مد علیہ فرمایا کرتے تھے، جس کے دل میں کوئی ایسی بات  
دل کی تو وہ اس پر عمل نہ کرتے تھے کہ اس کے بارے میں حدیث سن لے۔ پھر اگر وہ اس  
کے موافق ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔ (209)

۱۔ بعد الغلاء عن تقبّل الأفراس (۱۵۱) و هو فی (کتاب المعی) ۳/ ۵۰۱ ع۔ سیر میں حسن عسکری بن حامد و  
نسبہ لابن عسکر، و هو عند ابن عساکری (تاریخہ: ۹۱/ ۹۲-۹۲)

۲۔ ردّ یہودی فی دہک ۲/ ۴۰۲ و ایضاً (فوت محبوب ۱/ ۲۶۴) و (الاحیاء ۱/ ۵۲۱)

بعض علماء نے فرمایا: جس مسئلہ میں اسلاف نے شکوک کی ہے اس میں خاموشی اختیار کرنا ختم ہے، اور جس میں انہوں نے خاموشی اختیار کی ہے اس میں کلام کرنا تکلف ہے۔<sup>(10)</sup>

بعض عارفین نے فرمایا: ابدال لوگوں سے منقطع سوکر زمین کی مختلف اطراف میں چلے گئے ہیں۔ اور وہ عام لوگوں کی نظر سے اوجھل ہو گئے۔ اس لیے کہ ان میں موجودہ وقت کے علماء کو پہننے کی طاقت نہیں۔ اس لیے کہ یہ علماء اسرارِ الہی سے ناواقف ہونے سے باوجود خود کو عالم سمجھتے ہیں، اور جاہل لوگ بھی ان کو عالم ہی سمجھتے ہیں۔<sup>(11)</sup>

تاب الاحیاء، صوم "میں ہے کہ صوفیاء و مرام راسخہ اندہ تسلیم فرماتے ہیں، ہم حجاب بن، ہم سے ان کی مراد وہ حد تک ہیں جن پر بہت سے لوگ فی سانی باتوں کی پیروی کرتے ہیں یا ان میں نظر ان ظلمات کی وجہ سے قائم ہیں جو مذہب کے متعصب لوگوں نے بھرا رکھا ہے۔ یہ ہے۔ علم حقیقی تو انہیں سمجھنے سے فریضہ حاصل ہونے والے کثیف و مشاہدہ کا نام ہے، حجاب سے ہوتا ہے۔ حالانکہ یہی تو مطالبہ و مستودع ہے۔<sup>(12)</sup>

میں میں بن سلطان القدری عرض کرتا ہوں: وہ جانتا ہے کہ علم نورانی حجاب ہے اور جمادات تاریک حجاب ہے۔

جان پہنچے ان فہم عام لوگوں سے رستہ پر جانے والے جاہل لوگوں سے بہتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ محقق علماء ہیں۔ اس لیے کہ عام آدمی اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کریتے اور توبہ کرتا اور اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہے۔ اور یہ جاہل کہ نہ مانے کہ وہ عالم ہے وہ اپنے علوم میں مصروف ہوتا ہے جن کا مستودع دین کے راستے میں جانے سے انہی کی

209 روہ اس فی حاتم فی التفسیر (17+51)، وهو فی (الحمد 9 1299)، و (مزید)

بغداد: 368/5)، و (الاحیاء: 81/1)

210 انظر: (قوت القلوب: 1/296)، و (الاحیاء: 81/1)

211 انظر: (الاحیاء: 82/1)

212 انظر: (الاحیاء: 1/284)

اسم کا حصول ہوتا ہے۔ پس نہ وہ توبہ کرتا ہے اور نہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہے۔ بلکہ وہ اس پر قائم رہتا ہے یہاں تک کہ اس کو موت آجاتی ہے۔

پس نہ نہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرتے ہیں اور حسن خاتمہ طلب کرتے ہیں۔

جان پیچھا، عقل، علم کا منبع، مطلع، بنیاد اور معیار ہے۔ علم و رحمت سے بھل، سورج سے روشنی اور آنکھ سے بصارت کی مثال جاری ہوتا ہے۔

حدیث مبارکہ میں ہے: "ابو ذرؓ اپنے رب کے دھمات کی سمجھ حاصل کر رہا ایک آدمی کے دھمکنے کی تلقین کر رہا اور جان و دھمات وہ کہ جس کے کرنے کا حکم دیا گیا اور اس سے منع کیا گیا۔ جان کو کہ عقل سے سبب بنی تمہارے رب کے نزدیک تمہاری باندی ہے۔ اور جان کہ عقل وہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی طاعت کی گرجا، ایٹھ میں جیمنے کو متاثر کر دینی قدر و منزلت نہ نہ اور پراگندہ حال ہو۔

اور حامل موت جس نے اللہ تعالیٰ عزت کی نافرمانی کی، اگرچہ وہ دھمکنے میں بہت فوج و لشکر اور کمان و زور کی قدر و منزلت اور اپنی حالت اول و آخر متبع بناتا ہو۔ اللہ سے نزدیک بندہ اور فخریہ زیادہ عقل مند میں اس شخص سے جو کہ جاہل ہے، دھوکہ نہ لے دے۔ بات ہے کہ دنیا و اس کی تقطیر کرتے ہیں یہ وعدہ و وعید تو خود خسرو پائے اسے ہیں اس حدیث مبارکہ و ضعیف راویوں میں سے ایک راوی ابو ذرؓ تھے جس نے کتاب عقل میں حضرت ابو ذرؓ روایت کی کہ عنہ سے روایت کیا۔ اور سند حارث بن ابی امامہ میں داود سے روایت ہے۔ (211)

ایک حدیث مبارکہ میں یوں وارد ہوئے: "جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: "آئے تو آئے آئی۔ پھر فرمایا، پیچھے جاؤ وہ پیچھے چلے گئی۔ پھر اللہ کریمؐ نے فرمایا، مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو میرے نزدیک تجھ سے زیادہ ممتاز ہو۔ تیرے وجہ سے ہی میں پتھروں کا، تیرے ہی وجہ سے عطر کروں گا۔ تیرے

وجہ سے بنی مذاہب دوں گا اور تیر کی بنی وجہ سے وہ دوں گا۔ اس حدیث مبارکہ کو عبد اللہ بن امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے "زوائد الزہد" میں اچھی سند کے ساتھ مرفوعہ مرسلاً روایت کیا۔ ابن تیمیہ اور زرکشی نے یہ گمان کیا کہ اہل علم کا اتفاق ہے کہ یہ حدیث مبارکہ جھوٹی، موضوع، مردود اور مدفوع ہے۔<sup>(214)</sup>

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کی تحریف کی یہاں تک کہ اس میں مبالغہ آیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی عقل سیکی ہے۔<sup>(215)</sup> تو وہ لوگوں نے جہانم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت میں وشتش در مختلف نیلیوں کے بارے میں بتا رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عقل کے بارے میں انتقاد فرما رہے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے وقوف اپنی بے وقوفی کے سبب بدکار سے زیادہ بران برلیتا ہے اور در محشر بدترین حالت میں ہوگا۔ لوگ اپنی عقل کے مطابق جہنم درجات پر فائز ہوں گے۔ اس حدیث مبارکہ کو ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور ترمذی حکیم صاحب "ارادہ اور اصول" نے مختصر روایت کیا۔<sup>(216)</sup>

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "بندہ عقل کی انبیاء کی مثل نہیں، ماما، عقل صاحب عقل کو ہدایت دیتی ہے اور ہلاکت سے بچاتی ہے۔ جب تک کہ عقل کامل نہ ہو آئینی کا دین پر استقامت اور اس کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔" اس حدیث مبارکہ کو ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب العقول میں حارث بن ابو اسامہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا۔<sup>(216)</sup>

214 فہ السحابی فی المقاصد (ج 198) و حرجہ عبد اللہ بن احمد فی (روئد لہد، 1868) عن الحسن بن محمد، مرسلاً و انظر (السنن الکبریٰ لابی یوسف 508)، و (التذکرۃ للزرکشی: 189)

215 انظر (تخریج احادیث الاحیاء 1/ 39) و حرجہ احارث بن ابی اسامہ فی (مسندہ 81+، رابعا) و هو فی (نوافر الاصول 2/ 357) وقد صغفہ لعراق

216 انظر (تخریج احادیث لایحیاء 1/ 99)، و حرجہ احارث فی (مسندہ 812، روئد) و داود بن المحبر متروک، و اورده اس عراق فی (ترویج الشریعہ 1/ 213)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیشک انسان اپنے حسن خلق کی وجہ سے روزہ دار اور قیوم کرنے والے کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔" اور کسی بھی آدمی کے اچھے اخلاق اس وقت تک مکمل نہیں ہوتے جب تک اس کی عقل کامل نہ ہو اور جب اس کی عقل کامل ہو جاتی ہے تو اس کا ایمان کامل ہو جاتا ہے۔ پھر وہ اپنے رب باری تعالیٰ کی رحمت کرتا ہے اور اپنے دشمنین کی نافرمانی کرتا ہے۔ اس حدیث مبارکہ کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔ ابن عمر نے اپنے ماموں اور انہوں نے اپنے باپان (عمر و ابی) سے اس حدیث کو روایت کیا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مبارکہ کو مختلف کثرت ماثرہ حدیث میں روایت کیا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیشک ایمان کامل ہوتا ہے اور ایمان کامل ہونے پر عقل مکمل ہوتا ہے۔" پس عقل مکمل ہونے پر ایمان کامل ہوتا ہے۔ یہ تم دووں نے نافرمانی کی تو اس کو قتل ہو کر تن شریف میں ہے وہ نہیں سنا۔"

"وَبِذَلِكَ نَفَعْنَا لَعُقْلٍ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ سَعِيدٍ" (الملك: 10)

موتے یا بگڑے قوموں میں نہ ہوتے۔

اس حدیث مبارکہ کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔ (218)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، "جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد سے واپس تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو فرماتے سنا، فلاں فلاں سے زیادہ

217 قد عراقي (مجمع الحديث الاحياء 59/1) واحمد بن الحارث بن ابي اسامة، كوفي (التحفة خيرة المبرورين رواية شريفة 21/6) عن داود بن محرز، عن بقاس بن سليمان، عن عمرو بن شعيب، بهذا سند وداود بن المحرز موقوف وقد اوردته اس عراقي هذا الخبر في الاحاديث الموصوعة (نزهة السريعة 1/21) • اصل الحديث رواه (بو داود 4797)، و (حمد 24355)، و (حاكم 1/128)، وصححه، لم يخرجه الترمذي، انظر (تحفة الاشراف 12/329)

218 رواه الحارث بن ابي اسامة في (مسند 740، رواه)، وداود بن المحرز موقوف، واورده اس عراقي في (نزهة السريعة 1/215)

بہادر ہے اور نفس زیادہ تجربہ کار ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس بات کا علم نہیں۔ تو انہوں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پھر کیسے ہے؟؟؟؟؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جو عقل مقدر فرمائی انہوں نے اس کے مطابق جہاد کیا۔ ان کی مدد نصرت اور ان کی نیت ان کی عقلوں کے مطابق تھی۔ ان میں سے بعض کو مختلف مرتبہ حاصل ہوئے۔ اور جب قیامت کا ان کو کا تو ان کو ان کی نیکیوں اور عقلوں کے مطابق مرتبوں سے نوازا جائے گا۔ اس حدیث مبارکہ کو ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔ (219)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہوں نے عقل کے مطابق اللہ عزوجل کی اطاعت میں جہاد جہد کیا اور وہ آدمی میں مومنوں نے اپنی عقلوں کے مطابق کوشش کی۔ تو ان میں سے جو عقل کا زیادہ مستحق و فائز ہو گا وہ ہو گا جو ان کے میں زیادہ عقل و ہوش کا ہو گا۔ اس حدیث مبارکہ کو ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور حارث بن ابو اسامہ نے بیہی ثواب "مسند براء بن عازب" میں ذکر کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیہی ثواب "مجموعہ صحابہ" میں حضرت ابو عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ حضرت ابو عازب رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے ہیں اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے حدیثیں۔ اور یہ وہ حدیث ہے جس نے ساتھ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی۔"

حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا، عنہ فرماتی ہیں، "میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لوگ کس شے کی وجہ سے ایک دوسرے سے فضیلت پاتے ہیں؟؟؟؟؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عقل کی وجہ سے۔ میں نے عرض کی: اور

219 رواہ حارث بن ابی اسامہ فی (مسندہ 815) وهو معلول کسابقہ

220 رواہ الحدیث بن ابی اسامہ فی (مسندہ 819) وهو معلول وعنه کسابقہ و نظر ابن حجر لشرعہ 1 218

221 اور وہ بن حجر فی (الاصابہ 206 / 2) فی ترجمہ (ابو عازب)، وقال اخرجہ المعوی من طریق مسند بن عبد ربہ، احمد بن وکین، عن حنظل بن وددعہ، عن ابنہ، عن ابی عذاب

آخرت میں ۹۹۹۹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قتل کی وجہ سے۔ میں نے عرض کی: کیا ان کو ان کے اعمال کا بدلہ نہیں دیا جائے گا؟ ۹۹۹۹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کیا وہ قتل کے مطابق ہی قتل نہیں کرتے جو انہیں عطا کی گئی۔ پس جس قدر ان کو قتل عطا کی گئی ہے وہ اسی کے مطابق ہی قتل کرتے ہیں اور ان عملوں کے مطابق ہی ان کو بدلہ دیا جائے گا۔ اس حدیث مبارکہ کو ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اسی کی مثل صنادید اور اصول ترمذی صیغہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔ (۲۲۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے قتل کے اعتبار سے سب سے کامل وہ ہے جو سب سے زیادہ بد عزوجل سے ڈرتا اور اس کو ان کی وجہ سے زیادہ جاتا ہو اگرچہ وہ قتل میں تم سب سے فاقہ ہو۔ اس حدیث مبارکہ کو ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ (۲۲۲)

جان جیسے قتل ایک ایسا وصف ہے جس کے ذریعے انسان تمام جانوروں سے ممتاز ہوتا ہے۔ ان کے ذریعے اس میں موسم نظر یہ قبول کرتے اور جیسے وہی فکری سماعت کی تدبیر کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ دریں کو کہ یہ قوت اس حد تک پہنچ جائے کہ معانات سے انہیں چین چپان حاصل ہو جائے۔ اور لذت کی طرف پلنے والی شہوت کی فہم سے انہیں روک کر ڈے، یہی منزل مقصود اور بلند درجہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب انہیں سے روایت ہے۔ فرمایا:

رَأَيْتُ الْعَقْلَ عَقْلِيْنَ فَطَبِيعُوهُ وَمَسْجُوعُ

وَلَا يَنْفَعُ مَسْجُوعُ إِذَا لَمْ يَكْ مَطْبُوعُ

كَمَا لَا تَنْفَعُ الشَّمْسُ وَضُوءُ الْعَيْنِ مَسْجُوعُ (۲۲۴)

۲- ۲۔ یہوہ الحارث فی (مسند: ۸۲۳، روایت) وھو فی (بواہر الاصل: ۲/ ۲۵۶) وھو حید معلول عنہما، درس المعاد، وھو سرور، واوردہ الخیر، عن عروق فی (تہذیب الشریعہ: ۱/ ۲۹) ۲۲۳ رواہ (الحارث: ۸۲۰)، وعلتہ کسابقہ ۲۲۴ انظر: (الاحیاء: ۱/ ۸۶)



میں نے عقل کو دو صورتوں میں دیکھا، ایک فطر کی اور دوسری سنی ہوئی۔ اور سنی ہوئی اس وقت تک فائدہ نہیں دیتی جب تک فطر کی عقل موجود نہ ہو۔ جیسے سورج کی روشنی اس وقت تک فائدہ نہیں دیتی جب تک آنکھوں کی روشنی نہ ہو۔

حدیث مبارکہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی مخلوق عقل سے زیادہ عزت والی پیدا نہیں کی۔" اس حدیث مبارکہ کو ترمذی حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب 'انوار الاصول' میں ضعیف سند کے ساتھ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی کئی صحیحہ اور مرسلوں سے جمع کر کے روایت کے ساتھ فرمایا: (۱۰۲)

اور ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب 'الحیۃ' میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی۔ فرمایا: "اب وہاں طرح طرح کی بیویوں کا انتساب کرتے ہیں تو مختلف غلوں کا انتساب کر رہے ہیں تو ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ سے قرب میں بقوت ہے جو ہے۔" اس حدیث مبارکہ کی سند ضعیف ہے۔ (۱۰۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "جب تمہاری عقل میں خلاف ہو جائے تو تمہارا تمہارے رب سے قرب زیادہ ہو جائے گا۔" حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں ایسا کیا کرتا ہوں؟ (۱۰۳) اور شاہ فریاد اللہ عزوجل سے حرام کردہ کاموں کے اہتمام اور فحشاء و پابندی سے ادا کرتے رہوں۔ عقل مند ہو جائے۔ اچھے اہل اختیار و روایت میں تمہیں بند رہنے کی تلقین ہے اور عزت میں اضافہ ہوگا۔ جبکہ آخرت میں اللہ عزوجل کا قرب نصیب ہوگا اور عزت ملے گی۔" اس حدیث مبارکہ کو ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔ اور انہی کے واسطے حارث بن ابی اسامہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور ترمذی حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا۔ (۱۰۴)

225 قاله العراقي في (تخریج الاحیاء: 1/102)

226 قاله لعراقي في (تخریج الاحیاء: 1/102) وهو في (مسند السردوس: 5/325) واورده في

(تنزيه الشريعة: 1/242)

227 روه (الحارث: 226) وهو في (بردر الاصول: 2/328) وفي مسنده داود بن المحبر، وهو

مروك. و هو موسى بن جابر، وهو محمول، و مسند وضع واورده ابن عراق في (نزه

الشريعة: 1/217)



فرق آنکھوں کی روشنی میں فرق کی طرح ہے۔ کمزور بینائی اور تیز بینائی والے کے درمیان فرق محسوس ہوتا ہے۔ اور اللہ عزوجل نے مخلوق کو تدریجاً پیدا کرنے کا طریقہ جاری فرمایا ہے۔ حتیٰ کہ شہوانی قوت بچے کے باغ ہوتے ہی اس میں اچانک ظہر نہیں ہوتی بلکہ آہستہ آہستہ ظہر ہوتی ہے۔ اسی طرح تمام قوتیں در صفات تدریجاً ظہر ہوتی ہیں۔ اور جو شخص اس قوت میں موٹوں کے درمیان تفاوت کا انکار کرتا ہے، مگر وہ عقلی قوت سے خالی ہے۔ اور جس نے یہ خیال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل مبارکہ کسی ایسی بات پر انگوٹھوں میں رنے والے انواروں کی عقل کی طرح ہے تو وہ تو کسی دیہاتی سے بھی زیادہ گھنیا ہے۔ یہ نکتہ اگر یہ فرق نہ ہوتا تو علوم کے کھنڈے میں ہاتھوں کے مختلف درجات نہ ہوتے۔ اور اند فانی، ذہین اور کامل میں ان کی تقسیم نہ ہوتی۔

اند فانی وہ ہوتا ہے جو اچھانے سے بھی نہیں سمجھتا حتیٰ کہ امتداد و اس پر بہت زیادہ محنت کر لی پڑتی ہے۔ اور ذہین تو وہ ادنیٰ اشارے سے ہی سمجھ جاتا ہے۔ اور کامل وہ ہوتا ہے کہ عید، یہ بغیر بھی اس سے غفاق و مہر کا ظہور ہو جاتا ہے۔

"يَكَادُ يُبِينُهَا يَصْنَعُ وَيُؤْنَسُ تَسْتَسْنِفُ" (النور: 35)

قریب ہے کہ اس کا تیل بھوک نئے اُرجے سے آگے نہ چلے۔

دریہ انبیاء کرام علیہم السلام کی مثل ہے جو نہ سیکھنے اور سننے کے بغیر بھی ان کے باطن میں نہایت باریک اور پوشیدہ امور روشن ہو جاتے ہیں۔ اور اسے الہام کہا جاتا ہے۔

اسی کی مثل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو انیل علیہ السلام نے میرے دس میں یہ بات ڈالی کہ جس سے محبت کرنا چاہتے ہیں کریں بیشک آپ اس سے جد ہونے والے ہیں اور جب تک چاہتے ہیں زندہ رہیں باآخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرمائے والے ہیں۔ اور جو چاہیں عمل کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکی کا بہ نہ دیا جائے گا۔" شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے "الایات" میں حضرت سہل بن سعد سے یہ روایت نقل کی۔ اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے

"الاصغر" اور "الابسط" میں سین دونوں رویتیں ضعیف ہیں۔ اور نقل و نقل کے اعتبار سے قتل کے مختلف ہونے پر یہ حدیث درست کرتی ہے۔ (230)

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو چھ احادیث مبارکہ طویل ہے، اس کے آخر میں عرش کی عظمت کا ذکر ہے۔

فرشتوں نے بارگاہِ ربی قدس میں عرض کی: اے ہمارے رب! کیا تو نے عرش سے بری تھی؟ وہی نیز پید کی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں اس کو قتل ہے۔ انہوں نے عرض کی: اس کی قدر و منزلت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ اس علم کا احاطہ نہیں کیا جاتا۔ یہ سبھی ریت کے ذرات کی تعداد معلوم ہے۔ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میت میں سے ریت کے ذرات کی مثل قتل و مختلف قسموں میں پیدا کیا۔ بعض و مومن، ایک اور یا یا۔ بعض وہ ہوتے، ایک ہے، بعض و قتل ہے دینے سے، بعض و چار دینے سے، بعض و ایک فرق (یک پیون جس میں تشریح غدا آتا ہے)۔ جس وقت (۶۰ سالہ) وہ بعض و اس سے بھی زیادہ زیادہ۔

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قتل روایت کیا۔ اور ترمذی، تیسرے ائمہ علیہ السلام نے اس روایت کو کتاب الرزا اور اصحاب میں اس روایت کو مختصر ذکر کیا۔ (231)

ان قتل میں سے ہر قتل اپنی قتل و کینہ کی شے میں صرف مرتب ہے اور اس فن میں عام بن جاتا ہے۔ اور اس سے ماوراء دوسرے اس فن میں جامل ہوتے ہیں۔

جس سبب تمہارا اور ہو کہ قتل و علم میں فرق نہ ہو۔ تو جان و کہ ایک ہر شاہ نے اپنا بیٹا ایک عمر رمل (علم کی ایک قسم) کے نام کے سپرد کیا۔ تاکہ وہ اس کے بعد اس کے مطابق رمل کا علم سیکھے۔ پس اس رمل کے علم کے ماہر نے اس کے کو سکھانے کے لیے

۱۶۶۱ ج۱ (عراقی فی الترمذی) احادیث الاحیاء ۱ + ۱۱۱ اور وہ مصر فی (الابسط ۸ ج ۴) و ابو نعیم فی (الحلیۃ: ۲۵۳/۳)، و (الحاکم: ۳۶۰/۴) و صحیحہ

۲۵۶ ج۱ عراقی فی (تخریج احادیث الاحیاء ۱۰۲۵) و ہو فی بواہر الاحیاء ۲ (۳۶۸) لا اسناد

مدت تک کوشش کی تاکہ وہ اس کو حد کمال تک پہنچا سکے۔ پس وہ مل کا ماہر اس طرح کے کو بادشاہ کے پاس لے کر آیا اور کہا: جس قدر مجھے علم تھا میں نے اس کو تمام کا تمام سکھا دیا۔ لیکن میرے پاس اس کی سم عقلی اور عدم ذہانت کا کوئی مدق نہیں۔ تو بادشاہ نے کہا: وہ کیسے؟ تو رمل کے ماہر نے کہا: بادشاہ سلامت اپنے ہاتھ میں کوئی چیز چھپا لیں تو اور تجربہ کر لیں۔ پس بادشاہ نے اپنی انگلی اپنے ہاتھ میں چھپائی اور اپنے بیٹے سے کہا جو علم تم نے سیکھا اس کے ذریعے اس چیز کو جانے دو اس کے ہاتھ میں ہے۔ تو بیٹے نے کہا یہ کوئی معدنی چیز ہے اور دوسری مرتبہ یہ کوئی کون چیز ہے اور تیسری مرتبہ یہ کیا کہ ایسے چیز ہے کہ جس میں سوراخ ہے تو بادشاہ نے پوچھا وہ یہ چیز ہے؟ تو اس نے کہا: جی۔ پس اس کو اس کو عقل ہوتی تو وہ جان لیتا کہ چلی کا وجود ٹھکی میں ہے۔ تصور یہ جائز تھا۔

ان بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "وَتَذَرُ الْأَمْثَالَ لَخَرِّبُهَا لِنَاسٍ لَا يَعْقِلُونَهَا"

إِلَّا الْعُلَمَاءُ (العنکبوت: 43)

اور یہ مثالیں ہم دونوں نے لیے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم

والے۔

اور یہ ایک مشاعرہ ہے: ایک دن امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے روزہ کی تعریف بیان فرمائی کہ روزہ طلوع صبح سے لے کر غروب ہونے تک (کھانے پینے، جماع اور دیگر ممنوعات) سے رکنے کا نام ہے۔ تو یہ شمس نے کہا: اگر سورج غروب ہی نہ تو تو روزہ کی

انتہاء کیا ہوگی؟

اور ایک حدیث مبارکہ میں ہے: "اے ابن آدم، اپنے رب کی اطاعت کر۔"

عقلمند کہلائے گا۔ اور اس کی نافرمانی نہ کرو ورنہ جاہل کہلائے گا۔"

اس حدیث مبارکہ کو ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الحلیہ" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔<sup>(۱۳۲)</sup>

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "وَلَكِنْ كَثُرَتْهُ لَا يَعْلَمُونَ" (الانعام: 37)

ور لیکن ان میں سے اکثر تم نہیں رکھتے۔

خاصہ کلام یہ ہے کہ: عقل کو عقل اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ اپنے اصحاب کو سمجھ بوجھ دیتی ہے۔ اور ان کو اس چیز سے روکتی ہے جو اس شخص کے رائق نہیں۔ جیسا کہ "نہی" کو نہیں اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ نقش اور ناپسندیدہ چیزوں اور ان کی مثل سے روکتی ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ: عقل، بغیر نفس سوم کے فائدہ نہیں دیتی اور عقلی علوم، عقل کے بغیر فائدہ نہیں دیتے۔

یہی تحقیق کا نچوڑ ہے۔

واللہ تعالیٰ سے مجھے توفیق دینے والا ہے۔

اور یہ سب لیے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

نہا ہے بچے اور بچی رنے کی توفیق مدد و جل ہی عطا فرماتا ہے جو بلند اور عظیم ہے۔

اللہ ربہم رحمت و سلام ہو ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آس و اسباب رحمت و سلام  
اللہ علیہم اجمعین پر۔

## ماخذ ومراجع

1. طبقات الأوباء، ابن الملقن شرح، لندن أبو حفص عمر بن علي بن أحمد الشافعي المصري (ت ٥٨٠٤هـ)، ت. نور الدين شربل، من علماء الأزهر، مكتبة الحاحي، القاهرة، ط. الثانية، ١٤١٥ هـ - ١٩٩٤ م
2. مسند الإمام أحمد بن حنبل، الإمام أحمد بن حنبل (١٦٤ - ٢٤١ هـ)، شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد، و آخرون، د عبد الله بن عبد المحسن التركي، مؤسسة الرسالة، ط. الأولى، ١٤٢١ هـ - ٢٠٠١ م
3. دريغ صنها - أحبار أصبها، أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران لأصبها (ت ٤٢٣هـ)، ت. سيد كسروي حسن، دار الكتب العلمية - بيروت، ط. الأولى، ١٤١٠ هـ - ١٩٩٠ م
4. مستدرک علی الصحیح، ابو یوسف أبو عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري، مع تصحيح الذهبي في التلخيص والميرزا العراقي في التلخيص، والمناوي في فيض القدير وغيره، دراسة وت. مصطفى عبد القادر عطا، دار الكتب العلمية - بيروت، ط. الأولى، ١٤١١ - ١٩٩٠
5. شعب الإيمان، المؤلف أبو بكر أحمد بن الحسين لبتهقي (٣٨٤ - ٤٥٨ هـ)، المحقق أبو هاجر محمد السعيد بن بسيوي زغلول، دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان، ط. الأولى، ١٤٢١ هـ - ٢٠٠٠ م
6. حلية الأوصاء وطبقات الأصفياء، أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأسبهازي (ت ٤٢٣ هـ)، دار الكتاب العربي، بيروت.
7. تاريخ بغداد، للخطيب البغدادي، أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي (ت ٤٦٣ هـ)، دار الكتب العلمية - بيروت
8. الموضوعات، حماد الدين عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي (ت ٥٩٧ هـ)، تحقيق عبد الرحمن محمد عثمان، محمد عبد المحسن صاحب المكتبة السلفية بالمدينة المنورة، طبعة الأولى
9. الرسالة القشيرية، عبد الكريم بن هوارن بن عبد الملك القشيري (ت ٤٦٥ هـ)، ت. الإمام الدكتور عبد الحليم محمود، الدكتور محمود بن الشريف، دار المعارف، القاهرة
10. معالم التبريل (المعروف بتفسير النغوى) محيى السنة الحسين بن مسعود النغوى، ح. محمد عبد الله النمر، و آخرون، دار الطيبة للنشر و التوزيع، الرياض، ط. ٤، ١٤١٧ هـ.
11. لطائف الإشارات - تفسير القشيري، عبد الكريم بن هوارن بن عبد الملك القشيري (ت ٤٦٥ هـ)، المحقق إبراهيم السيوطي، الهيئة المصرية العامة للكتاب - مصر، الطبعة: الثالثة
12. تحريج أحاديث الأحياء، أبو الفضل العراقي (ت ٨٠٦ هـ)، المحقق، أشرف عبد المقصود، مكتبة طبرية، الرياض، طبعة لاولى، ١٤١٥-١٩٩٥
13. المقاصد الحسنة في بيان كثير من الاحاديث المشتهرة على اللسان، شمس لدين ابو الجبر محمد بن عبد الرحمن بن محمد السخاوي (ت ٩٠٢ هـ)،

- لمحقق، محمد عثمان الحسني، دار الكتب العربي، بيروت، الطبعة الأولى، ١٤٠٥هـ-١٩٧٥م
14. الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعه المعروف بالموضوعات  
لكبرى، علي بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي القاري  
(ت ١٤١٤هـ)، المحقق، محمد الصباغ، دار الأمانة / مؤسسه لرسالة -  
بيروت
15. الصعفاء، الكبير، أبو جعفر محمد بن عمرو بن موسى بن حماد العقيلي  
المكي (ت ٣٢٢هـ)، المحقق عبد المعطي أمين قلعي، دار المكنه العلميه  
- بيروت، الطبعة: الأولى، ١٤٠٤هـ - ١٩٨٤م
16. جامع بيان علم وفضل، أبو عمر يوسف بن عبد البر (ت ٣٤٤هـ)،  
المحقق أبو لأشبال البرهري، دار بن الحوزي - السعودية، الطبعة  
الأولى، ١٤١٤هـ - ١٩٩٤م
17. كبر العسا في سائر الأقوال والأفعال، علاء الدين علي بن حسام الدين  
بن قاضي حن القادري سادى الهندى لرهيقوى ثم لسبق فاصلى  
شهر بالمكتبة الهندى (ت ١١٧٥هـ)، لمحقق بكرى حياى صفوه السلف،  
مؤسسه الرساله، نسعه، الطبعة الخامسة، ١٤٠١هـ / ١٩٨١م
18. كشف الحجب، وميرزا الادب عبد الله شهر من لاحتحدث على ألسنه  
الدين، استعمل بن معبد العنوي، بعد حي (ت ١١٦٢هـ)، مكتبة القدسي،  
بمدينه حسنه لى القديسى القدسي، غام ليش ١٣٥١هـ
19. لفرانسيس سادى، شهاب، شهاب بن شهاب بن شهاب بن  
فدحسرو، أبو شجاع لندى لهداني (ت ٩٥٥هـ)، لمحقق لسعد بن  
سبولى رحول، مكتبة علميه برو، نسعه الأولى، ١٤٠١هـ  
١٩٨٦م
20. السلس لكبرى، أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب لساى (ت ٣٣٣هـ)،  
لمحقق د عبد الله سبيل سادى، سند لبروى حسن، دار الكتب  
العلميه، بيروت، الطبعة الأولى، ١٤١١هـ
21. الاحسان في تزيين صحيح ابن حبان، الأمير علاء الدين علي بن لندن  
الفارسي (ت ٧٣٩هـ)، جعفر ورجح أحدثى وعق عثم، شعب لاربوط،  
مؤسسه لرساله، بيروت، طبعة الأولى، ١٤٠٨هـ ١٩٨٨م
22. الكاس في صعفاء الرجال، أبو أحمد بن غدى بخرجاني (ت ٣٦٥هـ)،  
تحقيق: يحيى محمد عروى، دار الفكر - بيروت، الطبعة: الأولى، ١٤٠٩هـ  
١٩٨٨م
23. مجمع لروند ومنبع الفوائد، أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن  
سليم بن الهندي (ت ٨٠١هـ)، لمحقق حسام الدين القدسي، مكتبة  
القدسي، القاهرة، ١٤١٤هـ، ١٩٩٤م
24. مرقه لمصنوع سرح مشكاة لمصنوع، مصوف علي بن (سلطان)  
محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي الفاري (ت ١٠١٤هـ)، تحقيق:  
حن عباى، دار العلميه، بيروت - سان، الصعه الأولى، ١٤٢٢هـ -  
٢٠٠١م



- 25 فيص القدير شرح الجامع الصغير، زين الدين محمد المدعو بعبد  
الرووف بن تاج العارفين بن عبي بن رين العابدين الحدادي ثم الماوي  
المهاجري (ت ١٠٣١هـ)، المكنية المحاربة الكري - مصر، الطبعة الأولى،  
١٣٥٦
- 26 الأمثال، أبو غنيد القاسم بن سلام بن عبد الله البهروي البعادي (ت  
٢٢٤هـ)، المحقق لذكور عبد لمحمد قطمش، دار المموم للنراث،  
الطبعة الأولى، ١٤٠٠ هـ - ١٩٨٠ م
- 27 فضائل القرآن، أبو الحسن خضر بن محمد بن المغيرة بن محمد بن  
المستعبر بن الفتح بن إدريس المستعبري، السقي (ت ٤٣٢هـ)، المحقق  
محمد بن فارس السبوم، دار من حرم، الطبعة الأولى، ٢٠٠٨ م
- 28 السبب الصغير للبهقي، حمد بن الحسن بن علي بن موسى  
الحسن وحري الحرساني، أبو بكر البهي (ت ٤٥٨هـ)، المحقق عبد  
معتلي أمين قبيعي، دار دارسب (إسلامية)، كراتشي باكستان،  
الطبعة الأولى، ١٤١١ هـ - ١٩٨٩ م
- 29 الرغبة والرهبة، إسماعيل بن محمد بن الفضل بن علي البقري  
المسبحي البهي لاسمعي، أبو القاسم، سلف بنود اسمه (ت ٥٢٥هـ)،  
المحقق بنس بن صالح بن سعد، دار الحديث القاهرة، الطبعة الأولى  
١٤١٤ هـ - ١٩٩٣ م
- 30 المحروحين بن سعد بن سعد بن سعد، أبو حمزة، المدعي، السبي (ت  
٢٥٤هـ)، المحقق محمود برهمن، دار دار الوحي - حلب، الطبعة  
الأولى، ١٣٩٦ هـ
- 31 السعتم لاوسم، أبو القاسم سبيس بن أحمد مصري (ت ٢٠٠ هـ)،  
المحقق بن سعد بن سعد بن سعد بن سعد، أبو الفضل عبد  
الحسن بن سعد بن سعد، دار دارسب، دار دارسب، ١٤١٥ هـ -  
١٩٩٥ م
- 32 العن السدنة في الأحاديث، أبو هبة، حسن بن سعد بن سعد بن سعد  
الحسن بن علي بن محمد حوري (ت ٥٩٧هـ)، المحقق إرشاد الحق  
أثري، داره العنود لأثره، فطرس آباد، باكستان، الطبعة الثانية،  
١٤٠١ هـ / ١٩٨١ م
- 33 حياء علوم الدين، أبو حامد محمد بن محمد بن علي الطوسي (ت ٥٠٥هـ)،  
دار المعرفة - بيروت
- 34 سبب من ماحظ، ابن ماحظ أبو عبد الله محمد بن يزيد القروي، ومحة  
اسم بنس بنس (ت ٢٧٣هـ)، المحقق محمد بن سعد بن سعد، دار دارسب، كراتشي  
العربية - فيصل عيسى البابي الحلبي
- 35 مصباح برحاحة في رويد بن ماحظ، أبو عبد الله شهاب الدين أحمد بن  
بن بكر بن إسماعيل بن سبسم بن فاهز بن عنمر بن موصري الكندي  
اشافعي (ت ٨٤٠هـ)، المحقق محمد المثنى بكشودوي، دار العرسه -  
بيروت، الطبعة الثانية، ١٤٠٣ هـ

- 36 مسند النضر المنشور باسم البحر الرخاء، أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الحقيق بن حلال بن عبد الله يعني المعروف بالمرار (ب ٢٩٢ هـ)، لمحقق محفوظ الرحمن بن الله (ح ١ - ٩)، عادل بن سعد (ج ١ - ٧)، صبري عبد الحائق السافعي (ح ١٨)، مكتبة العلوم والحكم المدينة المنورة، طبعة الأولى، (بذات ١٩٨٨ م، وانتهت ٢٠٠٩ م)
- 37 مسند الشاميين، سليمان بن أحمد بن يونس بن مطهر النحوي الشامي، وبقسم مطبوع (ت ٣٦٠ هـ)، المحقق حمدي بن عبد المجيد سلمي، مؤسسة الرسالة - بيروت، طبعة الأولى، ١٤٠٥ - ١٩٨٤
- 38 فتح لغير غيب الهدية، الأمام كمال الدين محمد بن عبد الواحد السمرقاني بن لسكندري، المعروف بابن إلهام الحنفي (لسوق سنة ٨١١ هـ)، دار الفكر، لبنان، طبعة الأولى، ١٣١٦ هـ - ١٩٩٧ م
- 39 مسند في أخبار فارس، عبد الكريم بن محمد بن عبد الكريم، وبقسم أرفعي القروبي (ب ٦٢٣ هـ)، لمحقق عمر ابنه العبدوني، دار الكتب العلمية، الطبعة: ١٤٠٨ هـ - ١٩٨٧ م
- 40 تاريخ مدينة دمشق، وادع يسلمها ونسبته من حمها من الأماثل و... بن عبد الله الشافعي المعروف بابن عسائر (٢٩٩ هـ - ٣٧١ هـ)، دراسة وتحقيق محمد ابن نو سعيد عيسى بن عرفة، مطبوع، دار الفكر، الطبعة الأولى، ١٤٠٨ هـ - ١٩٩٧ م
- 41 مسند الإمام أبي الصنفعة والموسوعة وثروة أسني في لاهية، محمد بن عبد الله الأسدي (ب ١٢٢ هـ)، مكتبة المعارف، الرياض - المملكة العربية السعودية، طبعة الأولى، ١٤١٢ هـ - ١٩٩٢ م
- 42 المعجم الكبير، سليمان بن أحمد بن يونس بن مطهر النحوي الشامي، وبقسم المطبوع (ب ٣٦٠ هـ)، محقق حمدي بن عبد المجيد سلمي، مكتبة ابن سينا، القاهرة، طبعة الأولى، ١٤٠٨ هـ - ١٩٨٨ م
- 43 طبعة لكتاب ودم، مسند، أبو بكر جعفر بن محمد بن حسن بن مسعود بن عبد الله (ب ٣٢٠ هـ)، شرحه وحققه وعلق عليه أبو عبد الرحمن لمصطفى لأثر، دار تصحاح التراث، مصر، الطبعة الأولى، ١٤٠٨ هـ - ١٩٨٨ م
- 44 كشف الأسرار عن روائد البر، نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثبي (ت ٨٧٧ هـ)، محقق حبيب الرحمن الأعظمي، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة: الأولى، ١٣٩٩ هـ - ١٩٧٩ م
- 45 تذكرة الموضوعات، محمد طاهر بن علي صدقي الهندي الفتى (ب ٩٨٦ هـ)، دار طباعة المنبر، طبعة الأولى، ١٣٤٣ هـ
- 46 اندر المنشور في التفسير بالمشهور، عبد الرحمن بن أبي بكر، حلال الدين سبوح (ت ٩١١ هـ)، محقق جنت نجيب، دار حياء التراث العربي، بيروت، الطبعة: الأولى، ١٤٢١ هـ
- 47 تكفاه في علمه، مروية، أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الحنطيط البغدادي (ب ٤٦٣ هـ)، صححه أبو عبد الله السورقي،

قدّم إبراهيم حمدي لمدى، جمعه دائرة المعارف لعثمانية - حيدر آباد،  
الدكن، الصبعة الأولى، ١٣٥٧ هـ (صورتها المكتبة العلمية - المدينة  
المنورة، وغيرها)

48 اللآلئ المصبوغة في الأحاديث الموضوعة، عبد الرحمن بن أبي بكر،  
خلال لدين السبوطي (ت ٩١١ هـ)، المحقق: أبو عبد الرحمن صلاح بن  
مجد بن عويصة، دار الكتب العلمية - بيروت، الصبعة الأولى، ١٤١٧ هـ  
١٩٩٦ م

49 مسند أبي يعقوب، أبو يعقوب أحمد بن علي بن المثنى بن يحيى بن عيسى  
بن هلال النخعي، الموصى (ت ٣٠٧ هـ)، المحقق: حسين سليم أسد [ت  
١٤٤٢ هـ]، دار المصنوع بيروت دمشق، الطبعة الأولى، ١٤٠٠ - ١٣٨٤

50 بحار البحرة الشهيرة برويد المسانيد العشرة، أبو عباس شهاب الدين  
أحمد بن أبي بكر بن سعد بن سنان بن قاسم بن غسان البوسري  
الكنى السافعي (ت ٨٤٠ هـ)، قدم فضيلة الشيخ الدكتور أحمد محمد  
عبد الكريم، المحقق: دار المسكاد للبحث العلمي بإشراف أبو نعيم بن  
أبراهيم، دار الوطن بدمشق، الرياض، الطبعة الأولى، ١٤٢٠ هـ - ١٩٩١ م  
51 سيرة أبي داود، أبو داود سليمان بن الأشعث السجستاني (ت ٢٤٠  
٢٦٥ هـ)، محقق: عرب غيبه لمدى، سيرة محمد علي السيد، دمشق،  
١٣٨٩ هـ

52 سيرة الترمذي، محمد بن عيسى بن سعيد بن موسى بن أحمد  
الترمذي، أبو عيسى (ت ٢٦٩ هـ)، محقق ونعدي أحمد محمد شاكر (ت ١٤٠٠ هـ)،  
١، ومحمد فؤاد عبد الباقي (ت ١٣٠٠ هـ)، وإبراهيم عصبه عوض السيد، في الأهرار  
لشريف (ت ٤٠٠ هـ)، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر.  
الطبعة: الثانية، ١٣٩٥ هـ - ١٩٧٥ م

53 سير التوهم والاهتمام في كتب الأحكام، علي بن محمد بن عبد سلك  
الكندي الترمذي لمدى، أبو الحسن ابن الغضنفر (المبني ١٠٢٨ هـ)،  
المحقق: د. حسين بن سعيد، دار صيغة - الرياض، الطبعة الأولى،  
١٤١٨ هـ - ١٩٩٧ م

54 علل الترمذي الكبير، محمد بن عيسى بن سورة بن موسى بن نصحاك،  
الترمذي، أبو عيسى (ت ٢٧٩ هـ)، رتب علي كتب الجامع: أبو طائب  
انقاضي، المحقق: صبحي لساناني، أبو سعد طيبي، محمود خليل  
الصعدي، عالم الكتب، مكتبة النهضة العربية - بيروت، الطبعة الأولى،  
١٤٠٩

55 صحيح مسلم، أبو الحسن مسلم بن الحجاج قشيري البيسري  
(ت ٢٦١ هـ)، محقق محمد فؤاد عبد الباقي، مطبعة عيسى بن  
الحلي وشركاه، القاهرة، (ثم صورته) دار إحياء التراث العربي ببيروت.  
وغيرها، عام النشر: ١٣٧٤ هـ - ١٩٥٥ م

56 الدعاء للطبراني، أبو القاسم سيمان بن أحمد الطبراني (ت ٣١٠ هـ)،  
محقق مصطفى عبد القادر عطا، دار مكتب علمية - بيروت، طبعة:  
الأولى، ١٤١٣ هـ

57. المدخل إلى السنن الكبرى، أبو بكر البيهقي (ت ٢٥٨ هـ)، المحقق. د محمد صبيح الرحمن الأعظمي، دار الحلفاء للكتاب الإسلامي - الكويت
58. العلل الواردة في الأحاديث النبوية، أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي بن مسعود بن البعد بن دينار البغدادي الدارقطني (ت ٢٨٥ هـ)، المجلدات من الأول، إلى الحادي عشر، تحقيق وخبرج محفوظ الرحمن زين الله السقي، دار صيبة الرياض، الطبعة الأولى ١٤٠٥ هـ ١٩٨٥ م، والمجلدات من الثاني عشر، إلى الخامس عشر، عن محمد بن صالح بن محمد بن أبي دار ابن الحوري الدمام، الطبعة الأولى، ١٤٢٧ هـ
59. حلاق عباء، أبو بكر محمد بن حسين بن عبد الله الأحوي البغدادي (ت ٢٦٦ هـ)، قم سراجة صولاً وتصحيحاً وانعلاقاً على فصله الشيخ السعدي بن محمد الأنصاري، رئاسة دارت البحوث العلمية ولافتا، والدعوة والإرشاد - السعودية
60. مسند لست، أبو عبد الله محمد بن سلامة بن جعفر بن علي بن حبيب لقماني المصري (ت ٤٥٤ هـ)، المحقق حيدري بن عبد المحيد السقي، مؤسسة رئاسة بيروت، الطبعة الثانية، ١٤٧ - ١٩٨٦ م
61. شرح لست، يحيى لست، أبو محمد الحسن بن مسعود بن محمد بن عمر النور سافعي (ت ٥١٦ هـ)، تحقيق سعيد لاووط محمد هير شاوش، مكتب الإسلامي دمشق، بيروت، الطبعة الثانية، ١٤٢٢ هـ ١٩٨٣ م
62. طبقات الكبرى، محمد بن سعد بن سبيع الشامي البصري المعروف بن سعد، د س س تحقيق محمد عبد القادر حقا، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى، ١٤١٠ هـ - ١٩٩٠ م
63. في س أسعري، عبد الله بن بو لسعد هبة الله بن علي بن حسن، أسعري، أسعري، أسعري (ت ٤٢٠ هـ)، تحقيق سائق سائق محمد لطفاحي، مكتبة تحفي، القاهرة، الطبعة الأولى، ١٤١٢ هـ ١٩٩١ م
64. قصوريات، سعاد صهر بن، في خاتمة الشنبي أحمد بن محمد بن أحمد بن محمد بن إبراهيم سلفاً لأصناف، من صول أبي الحسن المصاير من عبد الحبير الطويري بن عبد الله الصوري الحسني، دراسة وتحقيق دسدر يحيى سوري، عيس سحر حسن، مكتبة اصواء لسلف، الرياض، الطبعة الأولى، ١٤٢٥ هـ ٢٠٠٤ م
65. من القوائد عربت لحسان، محمد بن عبد الله بن محمد بن صالح، أبو بكر سيسي لاهري المالكي (ت ٣١٥ هـ)، تحقيق حسام محمد بوقريش، دار بلاف الدولية - لكويت، طبعة الأولى ١٩٩٩ م
66. عقيداً والسقي، أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي (ت ٣٩٢ - ٤٦٢ هـ)، المحقق أبو عبد الرحمن عادي بن يوسف العراري، دار ابن الحوري السعودية، الطبعة الثانية، ١٤٢١ هـ

67. تهذيب الكمال في أسماء الرجال، جمال الدين أبو الحجاج يوسف المري (٦٥٤ - ٧٤٢ هـ)، حقق وصيغته نصير وعلي عيسى، د. شاعر عواد معروف، مؤسسة الرسالة - بيروت، الطبعة: الأولى، (١٤٠٠ - ١٤١٣ هـ) (١٩٨٠ - ١٩٩٢ م)
68. أخبار الشيوخ وأحلافهم، أحمد بن محمد بن الحجاج، أبو بكر المروزي (ب ٢٧٥ هـ)، حقق وقدم له وخرج بصورته عامر حسن صبري، دار النشر الإسلامية، بيروت، الطبعة الأولى، ١٤٢٦ هـ - ٢٠٠٥ م
69. طبقات الصوفية، محمد بن الحسن بن محمد بن موسى بن خالد بن سالم النيسابوري، أبو عبد الرحمن السلمي (ب ٤١٢ هـ)، المحقق مصطفى عبد القادر عطاء، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى، ١٤١٩ هـ ١٩٩٨ م
70. قوت القلوب في معاملة المحبوب ووصف طريق التبريد إلى مقام التوحيد، محمد بن علي بن عمدة الحارثي، أبو طالب المكي (ب ٣٨٦ هـ)، المحقق د. عاصم بن ربهيم لكتبي، دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان، الطبعة: الثانية، ١٤٢٦ هـ - ٢٠٠٥ م
71. المجالسة وجواهر العلم، أبو بكر أحمد بن مروان بن محمد البغدادي، القاضي المالكي (ب ٣٣٣ هـ)، المحقق أبو عبيدة مشهور بن حسن آل سلمان، جمعيته لدراسة الإسلام (البحر بن أحمد الحميم)، دار ابن حزم (بيروت - لبنان)، الطبعة الأولى، ١٤١٩ هـ - ١٩٩٨ م
72. نهج المجالس وأسس المجالس، أبو عيسى يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد الله بن عاصم السري القرطبي (ب ٤١٢ هـ)، الكتاب رقم اليد عبر موافق للمطبوع
73. السيرة لأبي الجوري، جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوري (ب ٤٩٧ هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان، الطبعة الأولى، ١٤٠٦ هـ - ١٩٨٦ م
74. ترتيب المدارك وتقريب المسالك، أبو الفتح القاضي عياض بن موسى البخاري (ب ٥٤٤ هـ)، المحقق جزء ١ ابن ناويط، (طبعة)، ١٩٦٥ م، جزء ٢، ٣، ٤، عبد القادر بصحروي، ١٩٦٦ - ١٩٧٧ م، جزء ٥، محمد بن شريف، جزء ٦، ٧، ٨، سعيد أحمد أعزب، ١٩٨١ - ١٩٨٣ م، الناشر: مطبعة فضالة - المحمدية، المغرب، الطبعة: الأولى
75. الفرج بعد الشدة، أبو بكر عبد الله بن محمد بن عبد بن سفيان بن فليس، البغدادي الأموي القرشي المعروف بابن أبي الدنيا (ب ٢٨١ هـ)، خرج وعق عليه أبو حنيفة عبد الله بن عيسى، دار الريان للتراث، مصر، الطبعة: الثانية، ١٤٠٨ هـ - ١٩٨٨ م
76. الاحاد والمثاني، أبو بكر بن أبي عاصم وهو أحمد بن عمرو بن الصبحاك بن محمد البشيري (ب ٢٨٧ هـ)، المحقق د. باسم فيصل أحمد بجواره، دار اربعة الرياض، لطبعة الأولى، ١٤١١ - ١٩٩١ م
77. شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة، أبو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور، الطبري اللالكائي (ب ٤١٨ هـ)، تحقيق أحمد بن

- سعد بن حمد بن العامري، دار طنبه - السعودية، الطبعة، الثامنة، ١٤٢٣ هـ / ٢٠٠٣ م
- 78 لفصاء والفدر، أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي بن موسى السبيعي (٢٨٤ - ٤٥٨ هـ)، تحقيق محمد بن عبد الله آل عامر، مكتبة العيكان الرياض، السعودية، الطبعة الأولى، ١٤٢١ هـ / ٢٠٠٢ م
- 79 معرفة الصحابة، أبو عبيد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (ب ٤٢٠ هـ)، تحقيق عادل بن يوسف العرابي، دار بوضر لستير، الرياض، الطبعة الأولى، ١٤١٩ هـ / ١٩٩٨ م
- 80 معجم تصحاح، أبو الحسن عبد الوافي بن قانع بن مرزوق بن واثق الأصبهاني، بغداد (ب ٢٠١ هـ)، تحقيق صلاح بن سالم المنبري، مكتبة العرب - الكويت، مدينة المنبر، الطبعة الأولى، ١٤١٨ هـ
- 81 الأئمة في سيرة الصحابة، أبو القاسم حمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (ب ٨٠٢ هـ)، تحقيق علي محمد الحارثي، بيروت، الطبعة الأولى - ١٤١٢ هـ
- 82 الجامع الصحيح، للإمام حافظ أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري (ت ٢٥٦ هـ)
- 83 المعجم لأبي إسماعيل، أبو بكر محمد بن إبراهيم بن علي بن عاصم بن راس الأصبهاني الحروري، المشهور بأبي إسماعيل (ب ٣٨١ هـ)، تحقيق أبي عبد الحسن عادر بن سعد، مكتبة برشد، الرياض، شركة لرياض لستير و سويغ، الطبعة الأولى، ١٤١٩ هـ / ١٩٩٨ م
- 84 كتاب السيرة في شرح السيرة، أحمد بن محمد بن علي الأنصاري، أبو القاسم، حجة نيس، المعروف بسيرة الرقعة (ب ٧١٠ هـ)، تحقيق محمد بن محمد بن مسعود، دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، م ٢٠٠٩
- 85 سيرة المسجونين ورحله محبوسين، صبيح بن علي، أبو الفتح حسبي بن نجدي نحسي (ب بعد ٦٢٥ هـ)، تحقيق محمد ذيب الحادري (ت ١٢٢ / ١٤٢٤ هـ)، دار صادر، بيروت، الطبعة الأولى، ١٩٩٧ م
- 86 جامع العلوم والحكم في شرح خمسين حديثاً من جوامع الكلم، زين الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن شهاب الدين البغدادي ثم الدمشقي لشهير بن رجب (٧٢٦ - ٧٩٥ هـ)، التحقيق، شعب الاربابووط - إبراهيم باحس، مؤسسة رسالة بيروت، الطبعة لسانه، ١٤١٧ هـ - ١٩٩٧ م
- 87 أمراض القلب وسفوفها، بقي الدين أبو عباس أحمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد الله بن أبي القاسم بن محمد ابن تيمية الحراني الحنبلي الدمشقي (ب ٧٢٨ هـ)، المطبعة السلفية - القاهرة، الطبعة الثانية، ١٣٩٩ هـ
- 88 التوضيح بأسر في الدُّعَا عَنْ شَيْءِ أَبِي الْقَاسِمِ ضَيْئِ اللَّهِ عَيْنٍ وَسَلَّم - (وعدك حواشي لجماعته من العلماء منهم الأمير الصنعائي)، ابن الوزير، محمد بن إبراهيم بن علي بن أميرضي بن المفضل الحسبي القاسمي، أبو عبد الله، عر لدين، من ب انورير (ت ٨٤٤ هـ)، تقديم فضيلة الشيخ لعلامة بكر بن

عبد الله أبو زيد، اعني [ب] علي بن محمد العمري، النشر: دار عالم الفوائد للنشر والتوزيع

89. أدب الدين والدنيا، أبو الحسن علي بن محمد بن محمد بن حبيب البصري البغدادي، الشهير بـ «ماوردي» (ت ٤٥٥ هـ)، دار مكتبة الحياة، الطبعة: بدون طبعة، تاريخ النشر: ١٩٨٦ م

90. يسمه الدهر في محاسن أهل العصر، عبد الملك بن محمد بن إسماعيل أبو منصور الثعالبي (ت ٤٢٩ هـ)، المحقق: د. محمد محمد قميحة، دار الكتب العلمية بيروت/لبنان، الطبعة الأولى: ١٤٠٣ هـ ١٩٨٣ م

91. الجنون، عمرو بن بحر بن محبوب الكناي بنولاء، بليثي، أبو عثمان، لشهر بنجاح (ت ٢٥٥ هـ)، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الثانية، ١٤٢٤ هـ

92. عيون الاحبار، أبو محمد عبد الله بن مسلم بن قبيصة لسوري (ت ٢٢٦ هـ)، دار الكتب العلمية بيروت، ربح النشر ١٤١٨ هـ

93. شوار المحاصرة واحبار السدرة، المحقق: علي بن محمد بن أبي الفهم داود سويحي لصري، أبو علي (ت ١٨٤ هـ)، دار النشر ١٣٩١ هـ

94. لصده ولصديق، أبو جابر بن محمد بن علي بن محمد بن لعدس (ت نحو ٤٠٠ هـ)، المحقق: الدكتور برهم بكلاي، دار الفكر المعاصر - بيروت - لبنان، دار الفكر دسوق سوربه، الطبعة الأولى، ١٤١٩ هـ ١٩٩٨ م

95. نرالد في لمحاصر، منصور بن الحسن ابراهيم، أبو سعد الأبي (ت ٤٢١ هـ)، المحقق: خالد عبد اعني محفوظ، دار الكتب العلمية - بيروت /لبنان، الطبعة: الأولى، ١٤٢٤ هـ - ٢٠٠٤ م

96. العرب، أبو سليمان حمد بن محمد بن ابرهم بن الحفص السني المعروف بصحفي (ت ٣٨٨ هـ)، الطبعة اسلسه، القاهرة، الطبعة الثانية، ١٣٩٩ هـ

97. كشت لشرار عن أصول فجر لإسلام الردوي، علاء الدين، عبد العزيز بن أحمد البحري (ت ٧٣ هـ)، وبها مشاهير «أصول لردوي» [وقد تم وضعها بأعلى الصفحات في هذه النسخة الإلكترونية]، شركة الصحافة العثمانية، إسطنبول، الطبعة: الأولى، مطبعة سنده ١٣٠٨ هـ - ١٨٩٠ م

98. إثارة الفوائد المجموعة في الإشارة إلى الفوائد المسموعة، صلاح بن أبو سعيد حبيل بن كيكدي بن عبد الله لدمشقي العلاني (المتوفى ٧٦١ هـ)، المحقق: مرق بن هباس ال مرروق الزهراني، مكتبة العلوم والحكم، الطبعة: الأولى، ١٤٢٥ - ٢٠٠٤ م

99. العبد الفريد، أبو عمر، شهاب الدين أحمد بن محمد بن عبد رزاق ابن حبيب ابن حيدر بن سام المعروف بابن عبد رزاق لأندلسي (ت ٢٢٨ هـ)، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى، ١٤٠٤ هـ

100. غريب الحديث، أبو محمد عبد الله بن مسلم بن فنيبه الدينوري (ت ٢٧١ هـ)، المحقق: د. عبد الله الحبور، مطبعة العالي - بغداد، الطبعة الأولى، ١٣٩٧ هـ

101. المجموع لأخلاق البراري و ذب السامع، أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي (ت ٤٦٣ هـ)، المحقق د محمود الطحان [ت ١٤٤٤ هـ]، الناشر مكتبة المعارف - الرياض
102. المذكرة في الوعظ، جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد لحوري (ت ٥٩٧ هـ)، المحقق أحمد عبد الوهاب فتوح، دار المعرفة بيروت، الطبعة: الأولى، ١٤٠٦
103. المدخل إلى صحيح الفقه الأوزي، الخاتم أبو عبد الله، محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدون، ليسانس (ت ٤٥٥ هـ)، دراسة وتحقيق د. ربيع هادي غنيم المدحجي، مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى، ٢٠٠٤
104. مسند الفروقي أمير المؤمنين أبي حنيفة عمر بن الخطاب رضي الله عنه، أبو علي نواب نعم، أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي المصري ثم دمشقي (ت ٧٧٤ هـ)، المحقق إمام بن علي بن مام، دار الفلاح، بيروت - مصر، الطبعة الأولى، ١٤٢٣ هـ - ٩ - ٢٠٠٢ م
105. الرحمة في طلب الحديث، أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي (ت ٤٦٢ هـ)، المحقق نور الدين سحر، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى، ١٣٩٥
106. الكشف وبيان عن تفسير القرآن، أحمد بن محمد بن إبراهيم الثعلبي، أبو سحر (ت ٥٢٧ هـ)، تحقيق الإمام أبي محمد بن عاشور، مراجعة وادقيق الأستاذ خير ساعدي، دار كتاب التراث العربي، بيروت - لبنان، الطبعة: الأولى، ١٤٢٢ هـ - ٢٠٠٢ م
107. الأحاديث لسندرة أو المستخرج من الأحاديث المختارة من لم يخرج له البخاري ويسمى في صحيحه، أحمد بن علي بن عبد الله محمد بن عبد الواحد المصفي (ت ٦٤٣ هـ)، دراسة وتحقيق الدكتور عبد المنك بن عبد الله بن - جنس، دار حمير للطباعة والنشر والتوزيع - بيروت - لبنان، الطبعة: الثالثة، ١٤٢٠ هـ - ٢٠٠٠ م
108. سوان الزمان في طبقات الأئمة، أحمد بن القاسم بن حنيفة بن موسى بحراني موفق بنس، أبو عباس ابن أبي أصيبعة (ت ١١٨ هـ)، محقق الدكتور نزار رضا، دار مكتبة الحياة - بيروت
109. الإشراف على مذهب العلماء، أبو بكر محمد بن إبراهيم بن المنذر البغدادي (ت ٢١٩ هـ)، تحقيق صغير أحمد أنصاري أبو حمدة، مكتبة مكة الثقافية، رس الحبيسة الإمارات لعربية المتحدة، الطبعة: الأولى، ١٤٢٥ هـ - ٢٠٠٤ م
110. لدرعة إلى مكارم الشريعة، أبو القاسم الحسين بن محمد المعروف بـ رعب لأصفيائي (ت ٢٥٥ هـ)، تحقيق د أبو البرد أبو زيد العمري، دار السلام - القاهرة، عام النشر: ١٤٢٨ هـ - ٢٠٠٧ م
111. بؤادر الأصول في أحداث الرسول ﷺ، محمد بن علي بن الحسن بن بشر، أبو عبد الله، الحكم الرمدي (ت نحو ٣٢٠ هـ)، المحقق. عبد الرحمن عميرة، الناشر: دار الجيل - بيروت



112. مسند الموطأ لجوهري، أبو اناسم عند الرحمن بن غنيب الله بن محمد العافقي، الجوهري المالكي (ت ٣٨١هـ)، تحقيق: لطفي بن محمد الصغير، طبع بن علي بن سريح، دار العرب للإسلامي، بيروت، الطبعة الأولى، ١٩٩٧م
113. صفة الصفوة، جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد، حوزي (ت ٩٧هـ)، المحقق: أحمد بن علي، دار الحديث، القاهرة، مصر، الطبعة: ١٤٢١هـ/٢٠٠٠م
114. المصنف، أبو بكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني (١٢٦ - ٢١١هـ)، المحقق حسب الرحمن الأعظمي، المجلس العلمي، بيروت، دار الكتب الإسلامية، بيروت، الطبعة الثانية، ١٤٠٢هـ - ١٩٨٢
115. اسد وسفهي، محمد بن وصاح لفرطلي، تحقيق ودرسه عمرو بن عيسى بن عيسى، مكتبة بن عيسى، القاهرة، مصر، مكتبة العلم، جدة، السعودية، الطبعة الأولى، ١٤١٦هـ
116. الشريعة، أبو بكر محمد بن الحسين بن عبد الله الأخرقي البغدادي (ت ٣٠٠هـ)، لمحقق الدكتور عبد الله بن عمر بن سليمان الدمشقي، دار ونس برس، الطبعة الثالثة، ١٤٢٢هـ - ١٤٢١هـ
117. حسان بن علي، أبو الفتح حسان بن علي الموصلي (ت ٣٩٢هـ)، **مجد على التجار، عالم الكتب، بيروت**
118. محاسن الأئمة، وهو جزء لشعر وسجع، أبو اناسم الحسن بن محمد المعروف بأبي عبد الله الأصبهاني (ت ٥٠٢هـ)، تحقيق: دار الأرقم بن أبي ربه، بيروت، الطبعة الأولى، ١٤٢٢هـ
119. حرم لأب وخطاب، أبو جحد حموي، أبو عبد الله بن علي بن عبد الله حموي، لارزي (ت ١٢٧هـ)، المحقق: عيسى بن عيسى، دار الكتب، بيروت، دار التجار، بيروت، الطبعة الأولى، ٢٠٠٤م
120. قصص وسنن، جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد جوري (ت ٥٩٧هـ)، المحقق: د. محمد لطفى نصيب، المكتبة الإسلامية، بيروت، الطبعة الأولى، ١٤٠٦هـ - ١٩٨٨م
121. العرب، أبو بكر محمد بن الحسين بن عبد الله الأخرقي البغدادي (ت ٣٦١هـ)، لمحقق: دار الكتب، دار الحديث، بيروت، مكتبة، بيروت، الطبعة: الأولى، ١٤٠٣هـ
122. أدب الأدب، أبو الحسن علي بن محمد بن محمد بن حبيب البصري البغدادي، لسهر بالورد، (ت ٤٤٥هـ)، دار مكتبة الحديث، الطبعة الأولى، **طبعة، تاريخ النشر: ١٩٨٦م**
123. مكت على مقدمة ابن الصلاح، أبو عبد الله بدر الدين محمد بن عبد الله بن بهادر التركشي الشافعي (ت ٧٩٤هـ)، المحقق: د. زين العابدين بن محمد بن علي، أصوات السيف، الرياض، الطبعة الأولى، ١٤١٩هـ

- 124 الحوشر المصنف في طبقات الحنفية، محمد بن محمد بن نصر الله بن سالم بن أبي الوفاء الفرسى الحنفى المصرى (٦٩٦ - ٧٧٥ هـ)، وهو أول من صنف في طبقات الحنفية، مطبعة مجلس دائرة المعارف النظامية - حيدر آباد الدكن - الهند، [وهى نفس طبعة (مير محمد كسب حاشية - كراتشى)]، الطبعة: الأولى، ١٣٣٢ هـ
- 125 السيار في ادب حمنة القرآن، أبو زكريا محيى الدين يحيى بن شرف النووي (ت ٦٧٦ هـ)، حققه وعنى عليه، محمد الحجار، الطبعة الثالثة بربطه ومنتحة، ١٤١٤ هـ - ١٩٩٤ م، دار ابن حزم للطباعة والنشر والتوزيع - بيروت - لبنان
- 126 الروض لداني (المعجم الصغير)، سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطهر الحنفى الشافى، أبو القاسم القسرى (ت ٥٣٦ هـ)، المحقق: محمد شكور محمود خاچامير، المكتب الإسلامى دار عصر، بيروت - عمان، الطبعة الأولى، ١٤٠٥ - ١٩٨٥
- 127 المحاسنة وحوشر بعلم، أبو بكر أحمد بن مروان بن محمد السورى القاسى السبكى (ت ٣٢٣ هـ)، المحقق أبو عبدة مشهور بن حسن بن سليمان، جمعية التريث الإسلاميه، بدمشق أم الحشم، دار ابن حزم (بيروت - لبنان)، الطبعة الأولى، ١٤١٩ هـ - ١٩٩٨ م
- 128 لكتبة في علم العرب، أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن بهادر الحنفى البغدلى (ت ٤١٣ هـ)، صححه أبو عبد الله اسوقى، دار ابن حزم، بيروت - لبنان، جمعية دار المعارف لعمدة - حيدر آباد، المذكر، المصنف لادنى، ١٣٠٦ هـ، (مكتبة المكتبة العممية اسكنه المنورة، وغيرها)
- 129 روضة العقلاء وشرعية الفقه، محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن محمد بن سعد بن سعد، القاسى، أبو حاتم، بدرجى، السنى (ت ٢٣٤ هـ)، المحقق: محمد محيى الدين عبد الحسنة، دار لكتبة عممية - بيروت
- 130 مسند سخاوى بن همام، أبو يعقوب إسحاق بن إبراهيم بن محمد بن إبراهيم الحنفى المرورى المعروف - ابن راقون، (ت ٢٣٨ هـ)، المحقق: عبد القادر بن عبد الحق المروسى، مكتبة الإنصار لكتبة المنورة، الطبعة: الأولى، ١٤١٢ - ١٩٩١
- 131 مسامات، أبو بكر عبد الله بن محمد بن عميد بن سفيان بن هبش البغدلى الاموى شافى المعروف بن أبي الدنيا (ت ٢٨١ هـ)، المحقق: عبد القادر حمد عصف [ت ١٤٠٣ هـ]، مؤسسه، لكتبة الثقافة - بيروت، الطبعة: الأولى، ١٤١٣ - ١٩٩٣
- 132 فتصا، عمدة العصف، أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الحنفى البغدلى (ت ٤١٣ هـ)، المحقق: محمد نصر الدين الانبى، مكتب الإسلامى بيروت، الطبعة الرابعة، ٣٩٧
- 133 برهذ والرفيق لابن الميرك، من روايه الحسين المرورى (وملحق بحجره زيدات من رواية عمه بن حمد)، عبد الله بن المبارك المرورى (ت ١٨١ هـ)، حققه وعنى عليه، حبيب الرحمن الأعظمى، قائد نشره محمد

- عفيف الرعي، يادون حظي من محقق<sup>١</sup> حبيب الرحمن الأعظمي، ووكيل  
مجس إحياء المعارف بـ (ماليكاون) ناسك (الهند)
134. التاريخ عن أبي زكريا يحيى بن معين - رواية أبي الفصل العباس بن محمد  
بن حاتم الدوري ع<sup>٢</sup>، أبو زكريا يحيى بن معين، ضمن كتاب: يحيى بن معين  
وكتابه التاريخ، دراسته وترتبت وتحقق. الدكتور أحمد محمد نور سيف،  
مركز البحث العلمي وإحياء التراث الإسلامي - مكة المكرمة، الطبعة الأولى،  
١٣٩٩ - ١٩٧٩
135. معجم السفر، صدر الدين، أبو طاهر الشلبي أحمد بن محمد بن أحمد  
بن محمد بن إبراهيم سلم<sup>١</sup> الأصبهاني (ت ٥٧٦هـ)، المحقق عبد الله عمر  
البرودي، المكتبة الحارثية - مكة المكرمة
136. نسيم العاقلين بأحاديث سيد الانبياء واسرسلن لسميرقندي، أبو الليث  
نصر بن محمد بن أحمد بن إبراهيم اسميرقندي (ت ٢٧٣هـ)، حقق وعلق  
علم<sup>١</sup> يوسف علي بدوي، دار ابن كثير، دمشق - بيروت، الطبعة الثالثة،  
١٤٢١ هـ - ٢٠٠٠ م
137. تيسر إيسر، حسان الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد  
البحوري (ت ٥٩٧هـ)، دار الكتاب العربي، بيروت، لبنان، الطبعة الأولى،  
١٤٠٥ هـ / ١٩٨٥ م
138. سير أعلام النبلاء، شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (ت  
٧٤٨ هـ)، تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب  
الزهراني، تقديم: بشار عود معروف، مؤسسة الرسالة، الطبعة الثالثة،  
١٤٠٥ هـ - ١٩٨٥ م
139. تريب لندرك وثقرب عسات، أبو الفضل القاضي عيسى بن موسى  
البحسني (ت ٥٤٤هـ)، لمحقق: حر. ١ من دوت لندركي، ١٩٦٥ م،  
حر. ٢، ٣، ٤ عبد القادر بصحروني، ١٩٦١ - ١٩٧٠ م، حر. ٥ محمد بن  
شريف، حر. ٦، ٧، ٨ سعيد أحمد عرب ١٩٨١ - ١٩٨٢ م، مطبعة فصاة  
المحمدية، المغرب، الطبعة الأولى
140. لخصت وادب للسن، أبو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سعيد  
بن قيس البغدادي الأموي بقرشي المعروف باسم أبي الدنيا (ت ٢٨١هـ)،  
سحق: أبو سحاق لحويي، دار الكتاب العربي - بيروت، الطبعة الأولى،  
١٤١٠
141. المعجم، أبو يعلى أحمد بن علي بن المشي بن يحيى بن عيسى بن هلال  
بن عيسى، الموصلي (ت ٧٣٧هـ)، المحقق إسماعيل الحق الأري، إدارة العلوم  
الأثرية - فيصل آباد، الطبعة الأولى، ١٤٠٧
142. مران الاعتدال في نقد لرجال، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد  
بن عثمان بن قنار البغدادي (ت ٧٤٨هـ)، تحقيق علي محمد الجبوري، دار  
المعرفة للطباعة والنشر، بيروت - لبنان، الطبعة الأولى، ١٣٨٢ هـ - ١٩٦٢ م
143. دم الكلام وهلال، أبو بصير الهروي (ت ٢٨١هـ)، محقق: عبد  
الرحمن بن عبد العزيز اشبل (ت ١٤٢٥ هـ)، مكتبة العلوم والحكم -

151 تمرر، المستمرة في الأحداث المستترة، عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (ب 911هـ)، تحقيق الدكتور محمد بن بطي، لصاع، عمادة شؤون المكتبات - جامعة الملك سعود، الرياض

- 152 نسخة الأشراف لمعرفة الأطراف، جمال الدس أبو الحجاج يوسف بن عبد الرحمن المري (ت ٧٤٢هـ)، المحقق: عبد الصمد شرف الدين، طبعة. المكتب الإسلامي، والدار القيمة، الطبعة: الثانية: ١٤٠٣هـ، ١٩٨٣م
- 153 الإبانة عن شريعة الفروع الناحية ومجاسة الفرق المدمومة، أبو عبد الله عبيد الله بن محمد بن نظة العكبري الحسيني (ت ٣٨٧هـ)، المحقق: رضا معطي، وعبدان الاثيوبي، ويوسف الوائل، والوليد بن سيف النصر، وحمد التويجري، دار الريد للشر وانتوزع، الرياض، الطبعة: الأولى، ١٤٢٦هـ - ٢٠٠٥م
- 154 تفسير القراء العظيم لاس أبي حاتم، أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدريس بن المسر المسمى، «خططي، الرزي بن أبي حاتم (ت ٢٢٧هـ)، المحقق أسعد محمد الصب، مكتبة نزار مصطفى الباز - المملكة العربية السعودية، الطبعة: الثالثة - ١٤١٩هـ
- 155 بحث الباحث عن روائد مسند الحارث، «حارث بن أبي أسامة (١٨٦ - ٢٨٢هـ)، المنتهي نور الدين عبي بن سليمان بن أبي بكر الهيثمي الشافعي (٧٣٥ - ٨٠٧هـ)، المحقق د حسن أحمد صالح السكري، أصل التحقيق: أعروحة دكتوراه للمحقق، سبعة لسنة تقسم لدراسات العبادات جامعة الإسلامية، مركز حديثه لسنة والسيرة النبوية المدينة المنورة، الطبعة: الأولى، ١٤١٣هـ - ١٩٩٢م
- 156 ندر الشريعة المرفوعة عن الأخبار الشعبية لموضوعه، نور الدين، عبي بن محمد بن علي بن عبد الرحمن ابن عرق الكناي (ت ٩٦٢هـ)، لمحقق عبد الوهاب عبد اللطيف، سيد الله محمد الصديق العماري، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة: الأولى، ١٣٩٩هـ

## العروة في الحج والعمرة فتاوى حج و عمره

مؤلف

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

## طلاقِ ثلاثہ کا شرعی حکم

مؤلف

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی  
(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت الہدٰی پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی  
(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت الہدٰی پاکستان)

ناشر

جمعیت اشاعت الہدٰی پاکستان



محترم القام جناب..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ جمعیت اشاعت الہسنت پاکستان اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت ہر ماہ ایک  
مفت کتاب شائع کرتی ہے جو کہ پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک بھیجی جاتی ہے گزشتہ دنوں جمعیت اشاعت  
الہسنت (پاکستان) نے آئندہ سال 2023ء کے لئے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی نئی پالیسی کا اعلان کیا ہے  
جس کے تحت ممبر شپ حاصل کرنے کی فیس 100/- روپے سالانہ ہی کو برقرار رکھا گیا ہے۔

اس خط کے ذریعے آپ سے التماس ہے کہ آپ اس خط کے آخر میں دیئے ہوئے فارم پر اپنا مکمل نام اور پتہ  
خوشخط لکھ کر ہمیں مئی آرڈر کے ساتھ ارسال کر دیں تاکہ آپ کو نئے سال کے لئے جمعیت اشاعت الہسنت  
پاکستان کے سلسلہ مفت اشاعت کا ممبر بنایا جائے۔ صرف اور صرف مئی آرڈر کے ذریعے بھیجی جانے والی رقم  
قابل قبول ہوگی، خط کے ذریعے نقد رقم بھیجنے والے حضرات کو ممبر شپ جاری نہیں کی جائے گی۔ البتہ کراچی کے  
رہائشی یا دوسرے جو حضرات دہلی طور پر دفتر میں آکر فیس جمع کروانا چاہیں تو وہ روزانہ شام 5 بجے سے رات  
12 بجے تک رابطہ کر سکتے ہیں، ممبر شپ فارم جلد از جلد جمع کروائیں۔ دسمبر تک وصول ہونے والے ممبر شپ فارم  
پر سال کی پوری 12 کتابیں ارسال کی جائیں گی البتہ اس کے بعد موصول ہونے والے ممبر شپ فارمز پر مہینے  
کے اعتبار سے بتدریج ایک ایک کتاب کم ارسال کی جائے گی مثلاً اگر کسی کا فارم جنوری میں موصول ہوا تو اسے  
11 کتابیں اور اگر کسی کا فروری میں موصول ہوا تو اسے 10 کتابیں ارسال کی جائیں گی۔

نوٹ: اپنا نام، پتہ، موجودہ ممبر شپ نمبر (مئی آرڈر اور فارم دونوں پر) اردو زبان میں نہایت خوشخط اور خوب  
واضح لکھیں تاکہ کتابیں بروقت اور آسانی کے ساتھ آپ تک پہنچ سکیں۔ نیز پرانے نمبر ان کو خط لکھنا ضروری نہیں  
بلکہ مئی آرڈر پر اپنا موجودہ ممبر شپ نمبر لکھ کر روانہ کر دیں اور خط لکھنے والے حضرات جس نام سے مئی آرڈر بھیجیں  
خط بھی اسی نام سے روانہ کریں۔ مئی آرڈر میں اپنا فون نمبر ضرور تحریر کریں۔ تمام حضرات دسمبر تک اپنا فارم جمع  
کرا دیں۔

ہمارا پوئل ایلرکس یہ ہے:

علامہ مہربان قادری (معاون محمد سعید رضا)

جمعیت اشاعت الہسنت پاکستان

شعبہ نشر و اشاعت 021-32439799

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھا دار، کراچی۔ 74000

0314-2021215

نام..... ولدیت.....  
مکمل پتہ.....

..... قریبی مشہور جگہ.....  
..... سابقہ سیریل نمبر.....

نوٹ: ایک سے زائد افراد ایک ہی مئی آرڈر میں رقم روانہ کر سکتے ہیں اور فارم نہ ملنے کی صورت میں اس کی فونو  
کاپی استعمال کی جاسکتی ہے۔ برائے کرم اپنا موبائل نمبر ضرور تحریر کریں تاکہ رابطہ کرنے میں آسانی ہو۔



# جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان کی سرگرمیاں

## جمعیت اشاعتِ اہلسنت

کے تحت صبح، دوپہر اور رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآنی پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

مدارس  
حفظ و ناظرہ  
(البلین، للبنات)

## جمعیت اشاعتِ اہلسنت

کے تحت صبح، دوپہر اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی درس نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

درس نظامی  
(البلین، للبنات)

## جمعیت اشاعتِ اہلسنت

کے تحت رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی تخصص فی الفقہ الاسلامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

تخصص  
فی الفقہ  
الاسلامی

## جمعیت اشاعتِ اہلسنت

کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

دارالافتاء

## جمعیت اشاعتِ اہلسنت

کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ فقیر، عالم، اہلسنت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نورمہر سے رابطہ کریں۔

مفت  
سلسلہ  
اشاعت

## جمعیت اشاعتِ اہلسنت

کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء کرام کے تادرونیاب مخطوطات، عربی وارڈ بک مطابہ کے لئے دستیاب ہیں۔

کتاب  
لائبریری

## جمعیت اشاعتِ اہلسنت

کے تحت ہر اتوار عصر تا مغرب ختم قادریہ اور خصوصی دعا، تسکین روح اور تقویت ایمان کے لئے شرکت کریں۔

روحانی  
پروگرام

## جمعیت اشاعتِ اہلسنت

کے تحت دینی و دنیاوی تعلیم کے حسین امتزاج سے اپنے بچوں اور بچیوں کو مزین کریں۔ صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔

النور  
اکیڈمی

## جمعیت اشاعتِ اہلسنت

کے تحت خواتین کے لئے ہر پیر و منگل صبح دس سے گیارہ بجے درس ہوتا ہے جس میں شرکت کے لئے صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔

درسی  
شفاء شریف